یخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شئ قدیر

درین زمان برکات توامان وسعادات اقتران کتاب مستطاب متضمن

معجزات حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین

35

کتاب معارج الفضائل

در معجزات ائمہ اثنا عشر

یکی از مصنفات افاضت آیات افصح الفصحا ملک الشعرا شاعر بے نظیر دبیر الدولہ

دبیر الملک منشی مظفر علیخان صاحب بہادر سہادر جنگ متخلص بہ اسیر مرحوم

لکھنؤ

در مطبع اثنا عشری سید عابد علی رضوی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام خداوند لوح و قلم | کیا جس نے ہستی کا دفتر رقم
ازل سے ابد تک جو تقدیر ہے | فقط کن کی وصلی پہ تحریر ہے
نہیں سادہ اوراق لیل و نہار | مضامین کے در اس مین مطلب ہزار
ورق پشت قدرت کے ہیں آسمان | ستارے ہیں یا نقطۂ امتحان
کیا جب شمولیت مین ایجاد حرف | لکھا دفتر انس و جان حرف حرف
الف سے ہی احمد کا روشن خطاب | ہوا حرف باغاز ابو تراب
عیاں بین سے ہے سما تا سمک | لکھا حرف فا بستگی کو فلک
جہیم و جنان جلوہ گر جیم سے | سہ و مہر روشن ہوئے میم سے
ملا اوج کرسی کو لکھا جو کاف | ہوا مستقر قاف سے کوہ قاف
ہوا باعث چشمۂ فیض عین | ہزاروں کھلی راز لکھا جو غین
اشارہ کیا صبر کا صاد سے | ضلالت گریزاں ہوئی ضاد سے
عناصر کے پہلے لکھے مفردات | تکلم بنکیا موج آب حیات
وہ مفرد جو ہیں جان دو قالب ہوئے | دو قالب میں یکجا مرکب ہوئے
عجب خط روشن خوش اسلوب ہے | یہ قطعہ عناصر کا کیا خوب ہے

ہوئی خلق سب صنعت پاک سے
بنی آگ سے ہیں بشر خاک سے

شگوفہ گل و گل ثمر ہو گیا
وہ ہر آن قطرہ قطرہ گہر ہو گیا

قد راست سرو چمن کو دیا
رخ صاف در عدن کو دیا

درخشندہ کی بزم تارے تراب
جلائے چراغ مہر و آفتاب

زمین نور انجم سے روشن ہوئی
چراغوں سے یہ بزم گلشن ہوئی

زمانے کو قدرت سے پیدا کیا
یہ سب کارخانہ ہویدا کیا

بشر جن ملک نجم شمس و ناہید
جو پیدا ہوئے سب ہیں اسکے عبید

وہ خالق ہے اسکا یہ مخلوق ہیں
وہ رازق ہے انکا یہ مرزوق ہیں

کسی سے بھلا ہو سکے کیا کلام
کہ حکمت سے خالی نہیں کوئی کام

سوا اسکے نظر کیا کریں اہل دید
کہ شان اوسکی ہے یحکم ما یرید

کشایندہ باب امن و پناہ
زدایندہ ظلمت اشتباہ

فرازندۂ آسمان رفیع
نوازندۂ بیکسان و وضیع

وہ حکمت کہ دروازہ جسکا نہین
وہ قدرت کہ اندازہ جسکا نہین

وہ چاہے ابھی آسمان ہو زمین
وہ چاہے بنے خاک چرخ برین

ذلیلوں کو کرتا ہے دم میں جلیل
جلیلوں کو کرتا ہے دم میں ذلیل

عجب طرفہ شان خدائے بلند
نہ پہونچے جہان وہم کی بھی کمند

وہ ہستی کہ جسکا ابد نام ہے
نہ آغاز ہے اور نہ انجام ہے

نہ تھا کوئی بھی اوسکی اوپر نہیں تھا
رہے گا نہ کوئی رہے گا خدا

کیا جو کسی نے نظارہ کیا
کیا جو کسی نے اوسے سن کیا

جہاندار و دانا ہے مافی الضمیر | زہے نام نامی سمیع و بصیر
نگہبان گویا وہ خاموش ہے | عطا پوش ہے وہ خطا پوش ہے
نہیں کوئی نیرنگ پیشہ ہے وہ | ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ ہے وہ
پرے دانش اہل فہم تنگ سی | جدا اوسکی ہستی ہے ہر رنگ سی
نہ گل ہے نہ لالہ نہ بو ہے نہ رنگ | نہ آتش نہ نیر نہ شیشہ نہ سنگ
نہ ابرو نہ گیسو نہ نور نگاہ | نہ تجلی نہ بجلی نہ خورشید و ماہ
نہیں سنگ ہر ایک فرسنگ ہے | قیاس اس جگہ توسن لنگ ہے
ہر ایک جا ہے اسپر جہاں میں نہیں | زمین میں نہیں آسمان میں نہیں
وہ پیدا کنندہ ہے ہر قوم کا | نہیں نام ہرگز وہاں لوم کا
رحیم و کریم و جمیل و جلیل | عظیم و حلیم و کفیل و وکیل
غفور و شکور و قدیر و خبیر | محیط و معین و بصیر و کبیر
حفیظ و قریب و ودود و مجید | منیع و منزہ حمید و معید
رؤف و عطوف و عزیز و مجیب | حکیم و جواد و بدیع و نجیب
زہے طرز حکمت زہے صنع پاک | کہ صنعت سے گویا ہے مشت خاک
ہدایت کو بھیجے پیمبر امام | کہ ہو مہتدی خلق عالم تمام
وہ دانا وہ بینا وہ غفار ہے | وہ عادل وہ قادر وہ ستار ہے
رہ مدح کیونکر کرے کوئی صاف | جب احمد کریں عجز کا اعتراف

مناجات باری تعالیٰ

الٰہی تیری مرحمت ہے وسیع | الٰہی تیری سلطنت ہے رفیع

نہیں کوئی ایسا جو ناکام ہے | زمانے پہ بخشش تیری عام ہے
سیہ رو جو آیا ہوا رو سفید | کب اس در سے سائل پھرا نا امید
گدا تیرے در کا جو یارب ہوا | بر آئی مراد اوسکا مطلب ہوا
بھلا کون تجھ سے نہیں فیض یاب | دعا کسکی تو نے نہ کی مستجاب
ہوا جو طلبگار قرب حضور | کیا اسکو تو نے نہ رحمت سے دور
عنایت کرم لطف کیا بات ہے | کہ رزاق مطلق تیری ذات ہے
پرا تیری کوئی بھی دانا نہیں | سوا تیرے کوئی توانا نہیں
ترا حکم نافذ ہے پروردگار | قضا تیری پھرتی نہیں زینہار
نہیں دخل تغییر و تبدیل کا | جو کچھ لکھ گیا لکھ گیا لکھ گیا
سدا پوش اول میں آخر میں تو | خطا پوش باطن میں ظاہر میں تو
تیری تابع حکم ہیں خاص عام | نہیں کوئی دم مارنے کا مقام
گرسنہ نہیں یہاں کوئی زینہار | تونگر گدا سب ہیں روزینہ خوار
کرم سے ترا سب زمانے پہ عام | کسے رزق ملتا نہیں تا بشام
میں سمجھا کہ اس میں بھی اک راز ہے | در توبہ محشر تلک باز ہے
جو گمراہ سارے زمانے کا ہے | جو آئے تو پھر حکم آنے کا ہے
برابر نظر دشمن و دوست پر | نہیں منحصر مغز پہ پوست پر
خدایا میں بندہ گنہگار ہوں | عقوبت کرے جو سزاوار ہوں
ترا ایک بندہ ہوں میں بے ہنر | تری عبد احقر کا ہوں میں اسیر
حقیقت ہے کیا خاک میں رونا | کری خاک گردن کشی مشت خاک

گنہگار خاطی ہوں عاصی ہوں میں — گرفتار دام معاصی ہوں میں
کیا ہے مجھے حب دنیا نے مست — فراموش ہے مجھکو عہد الست
نہیں چھوڑتا ساتھ دم بھر گناہ — سراپا خطا ہوں سراسر گناہ
نہیں دھیان کچھ روز میعاد کا — گنہ مجھ میں جوہر ہے فولاد کا
تو ہی سر انجام میرا نہیں — خطا کی سوا کام میرا نہیں
جہاں تک ہو ناقص مجھے بھی ہوس — کہ ہر دم گرفتار ہے نفس کے بس
شکستہ سفینہ ہو گرداب میں — ہیں کشتی نشین عالم خواب میں
لگا ہے تیغ آفت نکالے ہوئے — ہیں غفلت میں گردن کو ڈالے ہوئے
گنہگار نادار ہے کہاں الٰہی قدیر — کہ رحمت خاص ہو دستگیر
الٰہی الٰہی میرا دل ہو صاف — الٰہی الٰہی ہوں عصیاں معاف
خدایا خدایا ہو دفع بلا — خدایا خدایا ہوں تجھ سے ملا
معاصی میری عفو کر عفو کر — خطا سے میری در گذر در گذر
سوا تیرے کس سے میں چاہوں پناہ — کوئی اور معبود ہے لا الہ
میں بندہ ہوں تیرا میرا تو خدا — نہیں کوئی بندے کا تیرے سوا
سوا تیرے ہے کون پروردگار — کرم کر کہ ہوں تجھ سے امیدوار
عیاں تجھ سے میری اصول و فروع — تری حکمت آخر ہو جس سے شروع
کہیں باعث تیرہ مجھے نہ ہو — ذرا نزع کے وقت سختی نہ ہو
میں عاصی ہوں اپنی طرف دھیان کر — حساب لحد مجھ پہ آسان کر
زبان کو نہ لغزش ہو وقت حساب — نکیرین کو دوں بخوبی جواب

رہوں راہ حق میں میں ثابت قدم　　کہ نکلے ائمہ کے الفت میں ہم
علی ساتھ جنکے وہ ہیں روز حشر　　شفاعت محمد کرینگے روز حشر
ہوا و ہوس غیر مرغوب ہوں　　جو غالب ہیں جنپر وہ مغلوب ہوں
دعا کر مجھے راحت عافیت　　ملے ہو میسر گوشہ عافیت
ملے خواب گہہ آرام میں　　پھنسائے نہ مجھکو فلک دام میں
تو مجھکو نہ ہو وسوسہ باطل سے　　عنایت ہو ایمان کامل مجھے
بڑی آرزو مجھکو رحمت کی ہے　　تمنا گلستان جنت کی ہے
نہ تکلیف سے ہو بسر یا الٰہ　　کشادہ در رزق کر یا الٰہ
بحق نبی بادشاہ زمن　　بحق علیؑ و حسینؑ و حسنؑ
پئے فاطمہ دختر مصطفےٰ　　گرفتار ہے جو بخیر النسا
پئے عابد و باقر نیک ذات　　پئے جعفر و کاظم خوش صفات
پئے روح پاک جناب رضا　　برائے تقی شاہ ارض و سما
برائے نقی جانشین رسول　　پئے عسکری نور چشم بتول
پئے مہدی و من امام زمان　　کہ ہے حکم میں اونکے سارا جہان
مجھے دو جہان میں نہ محتاج کر　　دعائیں کرون جو وہ مقبول کر
الٰہی کی تا زیست الفت رہے　　مرون میں تو ایمان سلامت رہے
میری رزق کی غیب سے ہو سبیل　　نہ کر مجھکو بندوں میں یا رب ذلیل
شب گور جب ہم گذرگاہ ہو　　چراغ ہدایت سے پر راہ ہو

سبب تالیف کتاب

حقیقت مین دیکھو تو کیا کچھ نہین
اجل سے پہنچو دو قدم ہی کم
پہنچ آگئے کیا جو سفر آراستہ
یہان دیر رہنے سے حاصل نہین
اٹھی کیسے کیسے عزیز و قریب
بہلاتا تھا دل جنسے وہ سب گئے
چھپی شمع دور افلاک مین
جنہین زیست مین یار ہمدم کہا
گئے قطع جنکے لیے پیرہن
شب و روز رہتا تھا ہاتھ مین جنکا ہاتھ
جو رہتی تھے پہلو مین آٹھون پہر
جو ہر وقت ہمپیشہ تھی زور مین
چمن غارت پایمالے ہوا
وہ محفل نہین اب وہ ساقی نہین
زمانے نے کیا کیا دکھائی نہ رنگ
کہین اس سرا مین ٹھکانا بھی ہی
کہان یار ہمدم کہان غمگسار
ضعیفی مین کیسا جوانی کا لطف
کرون حال اپنا بھی اب کچھ بیان

مگر یہان سوا اسکے تھا کچھ نہین
جو اول عدم ہی تو آخر عدم
میرا دل ہی دنیا سے برخاستہ
جہان دل لگانے کے قابل نہین
ہوا گوشہ نشینی سب کو نصیب
تنہا کیا پاس سے سب کوئی
نہان ہو گئی خاک مین
اونہین کا لیے ... کیا
بیٹھا یا اونہین اپنے ہاتھون کفن
چلا دینگے تا اوست کی سا
لٹایا اونہین تخت غسل پر
اتارا اونہین ساتھ گور مین
پھر اگھر عزیزون سے خالی ہوا
کوئی زیست کا لطف باقی نہین
کسی رنگ مین یہان نہین ہی درنگ
جو آیا ہی یہان وہ سکو جانا بھی ہے
فقط رہ گیا مرگ کا انتظار
رہا ہی گیا زندگانی کا لطف
اب تسی کے قابل نہ ہی داستان

امیٹھی کا قصبہ ہو آباد سے
وہ مولد ہے میرا وہ میرا وطن
رفیعان صاحب حشم اوٹھ گئے
ہوا سن جو نو دس برس کا مرا
پدر سے میرے گذرا جنت مقام
محبت علی دینی خوش نہاد
پڑھی فارسی دان و عالی نژاد
وہ عباس ابن علی باوفا
کبھی شعر کہتے سو تھے کچھ انتخاب
غرض یان جو خدمت میں حاضر ہوا
عنایت سے مجھکو پڑھانے لگے
ہوا فارسی میں جو روشن سواد
بہت طالب علم آنے لگے
ہوئی فکر روزی کا مذکر ہوا
وہان جمع مشغولیان جو ہوا
ہوئی شاعری وقت اوقات جب
ہوس شعر رنگین کی کرنے لگا
کیئے جمع دیوان دیکھے تمام
زبان عرب کی ہوئی احتیاج

وہ حکمت وہ دانش کی بنیاد ہو
چمن ہو خزان دیدہ لیکن چمن
رئیسان عالی ہمم اوٹھ گئے
سوے لکھنؤ لائی بخت رسا
یہ دیکھی علے ملک جنکا ہے نام
بڑی شیعہ پاک و صاف اعتقاد
وہ اولاد عباس میں نامدار
علمدار فوج شہ کربلا
کہ کرتے تھے ایل تخلص جناب
نہایت پسندیدہ خاطر ہوا
رہ علم و دانش بتانے لگے
پڑھائیں کتابیں بنا اوستاد
شب و روز تعلیم پانے لگے
کتب خانے میں اپنے نوکر ہوا
پڑا شغف نویسی کا مجھکو مزا
ہوا شعر کہنے کا بھی مجھکو ڈھب
تلاشیں مضامین کی کرنے لگا
ہوئی یاد چھپاون کی رنگین کلام
ہوئی فکر اسکا بھی کیجیے علاج

چچا میرے تھے میر سید علی
وہ وقاق عقلی تھے وہ حلیم

بہت صرف میں نحو میں انتخاب
وہ حکمت میں منطق میں تھے لاجواب

حدیثوں سے کام اور قرآن سے
تصدق ائمہ پہ سو جان سے

حقیقت میں وہ سخن خوب ہی
چہار الیعوں آپ نے نظم کے

پڑھاتے ہیں کی میری محنت کمال
رہا گرم وہ مدرسہ چار سال

جہاں نے کچھ ایسا کیا انقلاب
ہوا تنگئی قوت سے اضطراب

وہ پڑھنی پڑھانے کی صحبت گئی
پڑی فکر روزی کی راحت گئی

کچہری میں القصہ کی نوکری
کہ کچھ یاد تھی طرز انشا گری

بسر ان ہوئی عمر کی ہشت سال
زہی شان رزاقی ذوالجلال

جو عالم تھے کاظم علی میرزا
مشرف میں خدمت میں ان کی ہوا

حدیقہ پڑھا علم حاصل کیا
وہ کامل تھے مجھکو بھی کامل کیا

سبھی میر قاسم علی سے پڑھا
کہ ہیں عالم و صاحب اتقا

رہا شاعری کا بھی کچھ خیال
کہ ہر شرک عناد نہایت تھا

گیا بندہ اشعار میں جا بجا
سبھی میں شاعروں سے سوا

سنیں سچ اس بات کا کچھ خیال
کہ مجھکو بھی ہو شاعری میں کمال

مگر لوگ تعریف کرتے تو ہیں
مجھی بھی یہ پرچی گذرتی تو ہیں

تواریخ کی سیر شام و سحر
لغت کی کتابیں ہیں پیش نظر

غرض جب ہوئے زیب تخت و کلاہ
جہاندار امجد علی بادشاہ

بڑی نیک طینت بڑی نیک ذات
سعیں شریعت فرشتہ صفات

ہوے اونکے خان بہادر وزیر ۔ مقدس محب جناب امیر

ملی لفظ امداد سے گر حسین ۔ عیان نام نامی ہو با زیب و زینت

کرم وہ خان بہادر ہوی ۔ فلک قدر یتی ہے بہادر ہوے

ابھین سی جو دولت کا ہو التیام ۔ تو ہو آشکارا خطابی بھی نام

خدا نی یہ دی اونکو قدر بلند ۔ نہ پہونچا دل سور کو بھی گزند

جو تا شام زیب وزارت رہی ۔ تو تا [illegible] صرف عبادت رہی

کمال صداقت کیا جو کہا ۔ ملک کیا خدا اونسے راضی رہا

خبر ہر گھڑی خاص کی عام کی ۔ بڑھایا انھونے رونق اسلام کی

فزون روز تائید باری رہے ۔ بدستور بہ خاکساری رہے

بزرگ اونکے ہر چند تھے نامدار ۔ خدا نے کیا انکو عالی وقار

سوا انوار دل سی چمکا یہ نور ۔ سنو ذکر اجداد بھی بہان فرد

جد انکے جو اعلا ہین با عز و شان ۔ وہ ہین قوم بنگش سے شہباز خان

حکومت کا سامان خداداد تھا ۔ وطن کشور فرخ آباد تھا

وہ نواب جنکا کہ احمد تھا نام ۔ جو خان قوم بنگش مین تھی احترام

یہ مختار تھے اونکے سرکار مین ۔ معزز مکرم تھے دربار مین

خدا نے دئے تین اونکو پسر ۔ شجاعت مین جرات مین تھی شیر نر

اک ایک کا نام باز ید خان ۔ تو تھی خان منگل بھی یکتا جوان

سی خان کا جو ہو التیام ۔ تو فرزند ثالث کا روشن ہو نام

سوا انکو سب سے لیاقت ملے ۔ انھین کو پدر کی ریاست ملے

گئی خان احمد جو زیر زمین
عیان نام اوسکا بھی ہے بیدرنگ
مصاحب ہوئے اوسکے بیٹا اور
کرتے تھے جو آشفتہ طبع نہیں
تلون کی جب رنگ ظاہر ہوئی
خلل دیکھکر رنگ دربار مین
نجف خان نے کی انکی عزت زیاد
ہوئے اکبر آباد کے قلعہ دار
گئے کار شایان جو تھے تمام
سقو اونکے اولاد کا بھی شمار
کلان دخترک تھے جو عفت مآب
گیا اوسکے شوہر نے جب انتقال
دلیری مین دل کے برابر جگر
سقو دوسری دخترک کا بھی حال
وہ خان نام تھے جنکے اول نجیب
پدر اس صبیتہ کی شوہر کی تھی
سکو نہ نام آور جو تھے باتمیز
کمروان نام اونکا جو مین آشکار
سوم دخترک اوسکے تھی نامزد

ہوا اونکا فرزند مسند نشین
جو مفتاح نستعلیق تھی باہم [illegible]
شجاعت نے پایا مقام ظفر
بہر کہتے تھے عقل سلیم نفیس
بہت ناگوار ایسے خاطر ہوئی
پیدا آمد نجف خان کی سرکار مین
شب و روز ہوتی تھی رفعت زیادہ
ملا تو بیانے کا بھی رتبہ [illegible]
ہوئے انکے گھر مین مدار المہام
پسر تین تھے بیٹیان اونکے چار
وہ تھی زوجہ خان افراسیاب
علی گڈہ مین کی مرہٹونسے جدال
بہری تو بیان نکلے [illegible] وزرا
کہ شوہر تھے اونکے [illegible] کمال
سپاہ ان مین صاحب حشمت [illegible]
وہ [illegible] مسلیہ [illegible] سکے تھے
[illegible]
تو خان بعد [illegible] ہوئے [illegible] افغان
نسب کی کہ نسب مین ہو اسکی سند

چہارم جو دختر تھے عفت پناہ — وہ بھی جی وقت تم بہ فضل اِلٰہ
ہوئے پیدا ہوا بیٹیوں کا تو حال — کرو حال بیٹوں کا بھی اب خیال
چہار ہیں کہ اولاد دلبر پسر — عیاں پور ثالث سے نام پدر
علی بخش ہے خان تو ظاہر مقام — جو آخر بہادر تو اوّل امام
وہ خان بہادر بڑی ذی وقار — فلک شان فلک قدر عالی تبار
سنو انکی نانا کا نام بلند — کہ تھے وہ بھی ذی رتبہ گا ارجمند
جنکی سے دولت کا ہے التیام — تو خان بہادر دوم احتشام
یہ ابھی تک پیدا وہ نکے جو تھے مردان — فلک جاہ نواب اسد اللہ خان
کروں کیا رقم طول تحریر ہے — سنو اب خلاصہ جو تقریر ہے
کہ وہ خان والا شان فلک احترام — کہ ہے نام ہیں جنکے بخش امام
وہ بھی لکھنؤ آئے تھے ایکبار — کہ تھا آصف الدولہ کا اقتدار
علاقہ نہیں آیا کرہل کا ہاتھ — ہوئے ناظم الملک شوکت کی ساتھ
رہے جس جگہ جاہ و رفعت رہی — ہمیشہ امارت ریاست رہی
ہوئے انکے وہ پور عالی نژاد — کہ ہے جنسے سرسبز نخل مراد
کمالات خان والا کے جو نور عین — وہ خان بہادر عطائی حسین
ملک انتظام دولت سے کر اعتبار — تو نام خطاب بھی ہوا آشکار
تمکنت جو سری اُنسے سن ہیں حکم — وہ ممدوح نواب عالی همم
ہوئے اُنکے تائید رب دستگیر — خدا نے کیا انکو اعظم وزیر
لقب اشرف الدولہ صاحب شعور — کہ ہیں جانی بیگم کی دختر کی پور

غرض حال نواب کیا کیا کہون
بڑے ہی عابد و زاہد و دیندار و حلیم
کیا اوس محلے مین پہلے قیام
رہی وان مکانات کرکے خرید
وزارت کا رتبہ جو حاصل ہوا
لیئے مول تھا ایسکے ہمراہ کروہ
مکان وہ پسند طبایع ہوی
سر نو سے ان سب کی تعمیر کی
اسی سے ہی آباد کا التیام
کوئی باغ پیدا این اس جا جو تھا
کیا خوب طیار و آباد باغ
عجب عشرت آباد ہی وہ سواد
زمین آسمان سے زہی عز و فر
دکانون سے ہے رشک مہتاب کو
وہان بسنے والون کو آرام ہے
طبیعت مین ہین حق پرستی کیطور
ملازم ہین اک مجتہد با صفا
ہمیشہ سے ہے لله تقسیم زر
دیا زر اگر مستحق کو دیا

حقیقت مین تھوڑا ہی جتنا کہون
عقیل و فہیم و کریم و رحیم
که ظاہر ہی تحسین گنج اسکا نام
که دولت ہی ظل ہما سی سعید
سہ نوبت بتدریج کامل ہوا
مکانات مرزا اسکندر شکوہ
خلف اونکے عباس بابیگ ہوے
رسائی مکانون کی تقدیر کی
یہ ہی نام مشہور ہی خاص و عام
عنایت سے سلطان کی وہ بھی ملا
وہ موسوم ہوا اب بہ اسد باغ
که باغ جنان جس سے آتا ہی یاد
دو رستہ ہین بازار رشک القمر
دعا لوگ دیتے ہین نواب کو
زمانے کی گردش سی کیا کام ہو
بجز رونق دین نہین حرص اور
نمازین ہین مسجد مین صبح و مسا
ادا کرتے ہین مومنون کی خبر
کیا کام جو وہ خدا کا کیا

جو ہین میرزا حاجی خوش سیر — لیا باغ اون کا دیا افرنگو زر
بنائے قریب اوسکے درگاہ پاک — ملک جسکو کہتے ہین روحی فداک
وہ درگاہ عباس ابن علی — کہ ہین پیش حق جنکے رتبے جلے
وہان مجلسین ہوتی ہین صبح و شام — زیارت کو جاتی ہین سب خاص و عام
لکھا حال نواب عالی مکان — کرون حال اپنا بھی اب کچھ بیان
مین تھا ایک بندون مین جیلہ نیاز — نہ حق تھا کچھ ایسا کہ کرتا مین ناز
عنایت سے مجھے بھی کیا محکمہ — کیا میر منشی دیا محکمہ
عنایت کی مجھ پر رہی جو نظر — کیا کام مین نے سخن مختصر
مسرت سے گذری مری تین سال — ہوی مقدرت بھی مجھے حسب حال
مری ساتھ تھی جو عزیز و قریب — موافق رہا اونکی بخت و نصیب
خدا کا کرون کیا مین شکر و سپاس — کہ یہ بھی تھا بیرون وہم و قیاس
نہ یہان حسن صورت نہ یہان حسن خط — جو املا غلط ہے تو انشا غلط
نہ کیونکر یہ دل شکر کا دم بھری — خدا میرے محسن پہ احسان کرے
ہوئی بعد ازان گردش روزگار — کہ کچھ اس جہان کا نہین اعتبار
دگرگون ہوے آسمان و زمین — فلک نے کیا مجکو خانہ نشین
کیا میری زوجہ نے بھی انتقال — نہایت ہوا میری دل کو ملال
پڑی میرے سر پہ بلا پر بلا — یہان تک کہ دنیا سی دل اٹھ گیا
بہت کر چکا مین زمانے کی سیر — الٰہی ہوا انجام میرا بخیر
سخن مختصر دل تھا برخاستہ — کہان مین کہان بزم آراستہ

کہ ناگاہ سلطان کا آیا خواص ۔ مجھے لے گیا تا بدیوان خاص
وہ واجد علی شاہ صاحب سریر ۔ کہ ہی سلطنت جنسے رونق پذیر
عجب شہ رعایا کا محبوب ہی ۔ خدا کو خوشی اوسکی مطلوب ہی
کہان ایسے شہ ہونگے ایام مین ۔ رعایا ہی سب جنسے آرام مین
فلک فر فلک جاہ والا حشم ۔ عدالت شجاعت مروت کرم
جہانبان جہانگیر ظل خدا ۔ نجابت جلادت سخاوت عطا
سدا پایہ تخت اونکے بلند ۔ نہ پہنچے کبھی چشم بد سے گزند
کیا خلق مجھہ شخص ناچیز سے ۔ بٹھایا مجھے پاس تمیز سے
عنایت ہوئی مجکو ایسی کتاب ۔ کہ ہی فی الحقیقت گل انتخاب
کیا نظم مین نے ہوے شاد شاد ۔ مجھے بھی تو اونکی خوشی تھی مراد
مجھے اس سے جسدم فراغت ہوئے ۔ تو مائل غزل پر طبیعت ہوئے
کہا دل نے کیا اس سے ہوگا حصول ۔ مضامین عشق و جنون ہین فضول
وہ کر نظم ہو جس سے حاصل ثواب ۔ سپر تیغ غم کے ہو روز حساب
اماموں کے کچھ معجزے کر بہم ۔ کہ وہ قالب نظم مین ہون رقم
کئے نظم مین نے بغرض معجزات ۔ کہ اس نظم سے ہی امید نجات
مضامین کی پہلے رہی جو تلاش ۔ وہ نامہ ہوا ثبت بے ارتعاش
یہ نامہ لکھا مین نے بہر معاد ۔ یہی نام اسکا ہوا ہی خوش نہاد
جو سوال ان پہ ہی نام ثانی رقم ۔ اوسی مین ہی تاریخ اے محترم
یہ امید اب قدر دانون سے ہی ۔ توقع یہ صاحب زبانون سے ہی

کہ مجھ سے ہوئی ہو جو کوئی خطا	کریں اس سے اغماض اہل عطا

فصل اول در بعضی معجزات رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد حبیب خدائے غفور	کہ نور اونکا اول ہی آخر ظہور
جہان پست سارا وہ بالا نشین	گل اولین ثمرۂ آخرین
محمد کا بھی کچھ عجب نام ہی	اسی نام سے دل کو آرام ہی
یہی میم ہے تاج ملک و ملک	یہی باعث ماہ و مہر و فلک
اسی ح سے ہی حمد خالق عیان	صلی ہین ملی اونکو آغوش جنان
یہی دال اونکے دلالت پہ دال	مسخر کیا ملک دل بے جدال
ہوئے پہلے آدم سے پیدا رسول	ہوئے بعد سب کی ہویدا رسول
وہ ہی سید انبیائے سلف	گہر ذات حضرت کی قدرت صدف
خلیل خدا ہین نبی خدا	حبیب خدا ہین صفی خدا
عطا اونکو منصب نبوت ہوئی	سند ہمکو بہر شفاعت ہوئی
فلک زیر فرمان شاہ مبین	علم آفتاب و ستارہ نگین
عیان آپ سے قدرت کردگار	مجسم ہوئے رحمت کردگار
سلیمان کو ہی ناز خاتم پہ کیا	کہ یہ آپ ہین خاتم الانبیا
گردن کیا ہین ظاہر صفات جناب	کہ قایم ہی بالقسط ذات جناب
شرف آپ سے تاج لولاک کو	زمین بوس سے فخر افلاک کو
بچھایا جہان ہین عجب خوان فیض	کہ ہین دشمن و دوست مہمان فیض
ملی خلوت خاص رب جلیل	کہ جس جا نہ تھا دخل جبرئیل

عجب کیا ہی معدوم اگر سایہ تھا
کہ سارا بدن نور پیدا یہ تھا

وہی مہبط خاص جبرئیل ہین
وہی معدن وحی و تنزیل ہین

انھین سے منور رخ اسلام کا
کہ تھا کام تبلیغ احکام کا

فروغ گل و لالہ و ماہ و مہر
سراج منیر زمین و سپہر

وہی قہر خالق وہی دستگیر
وہی ہین بشیر وہی ہین نذیر

حقیقت کا کون ایسا جویا ہوا
خدا کس سے پردے مین گویا ہوا

نہ کرتے جو فرمان رسول انام
نہ ہوتی تمیز حلال و حرام

رہ راست سب کو بتایا کئے
مشقت ہمیشہ اوٹھایا کئے

رہی گرچہ دشمن سب اہل فساد
کیا راہ خالق مین کیسا جہاد

کہ کفار کو دین گوارا ہوا
جو حق تھا وہ صاف آشکارا ہوا

خدا کی جو تھے بات مطلوب کی
رسالت کی تبلیغ کیا خوب کی

عجب کار معجزنما سے ہوا
کہ جس سے ظہور خدا سے ہوا

دلائل سے باطل کو باطل کیا
ادا حق سلطان عادل کیا

جو اعجاز سب انبیا کو ملے
وہ کلیۃً مصطفیٰ کو ملے

شہ انبیا تھے رسالت مآب
وہ اس بوستان مین گل انتخاب

رسولون کی سردار ختم الرسل
وہان جزو تھے ان مین اعجاز کل

ہدایت سے مقصود ذات رسول
کہ اشکال سبہی سے نتیجہ حصول

فلک پر مسیح آئینہ دار ہین
بہار نسیم گلچین گلزار ہین

وہی ہود و ادریس کے پیشوا
وہی خضر و الیاس کی رہنما

جو یوسف نے حضرت سے چاہی پناہ — ہوا اہل اندوہ زندان دیاہ
بتایا کسے درد ایوب کا — دیا ساتھ رونی ہین یعقوب کا
نہ ہوتا اگر راہبر حکم شاہ — سر طور ملتے نہ موسیٰ کو راہ
اگر آپ کا دم نہ سیکھتے مسیح — تو مردون کو زندہ نہ کرتے مسیح
لیا نام جب ٹل گئے سب بلا — ہوئی بطن ماہی سے یونس رہا
بلا آ چکی تھی سماعیل پر — ہوئی تیغ آفت کی حضرت سپر
اعانت نہ کرتے جو ان کے رسول — تو آدم کی ہوتی نہ توبہ قبول
نہ کرتے اگر نوح طوفان مین یاد — نہ ملتی سفینے کو بادِ مراد
زبان زد ہی گر راہ کنعان بھیج — خدا نے دیا ان کو حسن ملیح
نہیں نور رخسارۂ ایک شاہ — ٹھہرتی نہ تھی ایک کی بھی نگاہ
جو گیسو مین تھی نکہت مشکناب — تو پیدا عرق سے ہوا یہ گلاب
کہان سے کوئی لائے ایسی زبان — کہ تعریف حضرت ہو اس سے بیان
نکالے ثنا کی کوئی کیا سبیل — کہ عاجز ہے اندیشۂ جبرئیل
کیا اس پہ تعریف کا اختتام — خدا خوب آگاہ ہے والسلام
بیان کس سے ہو وصف ذات رسول — سنو اب ذرا معجزات رسول

معجزہ ۱

سنو گوش رغبت سے ای خاص و عام — کہ راوی ہین صادق علیہ السلام
ضیا بخش دل ہے کلام جناب — عیان صبح صادق سے ہو آفتاب
کہ چودہ منافق شب چاردہ — شب چاردہ لیل تکمیل سے

ہوئی صبح جس جا کا عقبہ تھا نام | کیا قصد قتل رسول انام
وہ تاریخ ذی الحجہ تھی چودھوین | جناب رسالت تھی مسند نشین
ادھر ماہ ادھر تھی رسالت مآب | فلک پر قمر خاک پر آفتاب
قمر سے ادھر چاندنی کا ظہور | ادھر نور رخ غیرت برق طور
شرف تھا یہ مسند سے تعظیم کو | کہ مہتاب نکلا تھا تسلیم کو
سیہ دل منافق ہوئی باریاب | سیہ زاغ جیسے پئے شب ماہتاب
کیا آکے غوغا یہ پیش رسول | کہ اے گنج علم فروغ وصول
بہت قدر والا ہے پیش کریم | اشارہ کرو ماہ کو ہو دو نیم
دو نیمہ اگر آج ہو جاے ماہ | تو سمجھین کہ کونین کے تم ہو شاہ
کشادہ ہمارے دل تنگ ہون | دوئی کو کرین دور یکرنگ ہون
سنا جب نبی نے یہ انکا سوال | ہوا زرد گو روے اقدس تھا لال
کہ نازل ہوئے دفعتاً جبرئیل | دیا آکے حکم خداے جلیل
کہا اے شہ یثرب رسول انام | خداوند عالم کا تم پر سلام
کہا ہے خدا نے یہ کیا بات ہے | تمھین حکم حل مہمات ہے
نہین حکم عالی سے باہر ذرا | یہ سب آتش و خاک و آب و ہوا
جہان دار تم سب جہان آپ کا | زمین آپ کی آسمان آپ کا
زبان ہے کلید جنان آپ کے | کلید جنان ہے زبان آپ کے
اگر حکم دو خاک ہو جاے مشک | کہو تو ابھی تازہ ہو نخل خشک
تامل نہین ہو ادھر سے کبھی | نہ کہئے تو بدلے نہ برسے کبھی

جبھی تو کیا شکر رب جہان — سر پاک اٹھایا سوے آسمان
زہے زور دست رسالت مآب — دو نیمہ ہوا دفعۃً ماہتاب
فلک پر دو نیمہ قمر ہو گیا — وہین نصف اِدہر نصف اُدہر ہو گیا
قمر گر دو تھا مثل قاف قمر — ہوا شق تو دو نقطے آئے نظر
جو دو ماہ کی ایک صورت ہوئی — دو چشمی دو ہا ہلاکت ہوئی
سنبھالے قلم ہی یہ تشبیہ سست — یہ دونون مثالین نہین ہین درست
کہ رہتا ہے کچھ ربط باقی بیان — وہان پر تھا کوہ حرا درمیان
کیا آخرون نے نہ اس پر قرار — مگر یہ کہا انشقاق نمودار
ہوا جس طرح ایک سے دو قمر — کہو دو سے ہو ایک بار دگر
ہوا دونون ٹکڑون مین یون التیام — ملین دونون لب جیسے بعد کلام
جدائی پہ وصلت مقدم ہوئی — عیان صورت حرف مدغم ہوئی
مثالین ہین یہ بھی خلاف قیاس — تفارق ہے ان مین بھی کچھ ہم لباس
یہ تشبیہ ہے خوب اے ذی شعور — علی و نبی جس طرح ایک نور
مگر اس جگہ ہے عجب اتفاق — گیا دل سے انکے نہ کفر نفاق
کہا سب نے آئین جو اہل سفر — ہمین اور شہرون کی بھی دین خبر
ہوا ہو وہان بھی یہ امر عظیم — کہ دیکھا ہو سب نے قمر کو دو نیم
تو البتہ اسکا یقین لائین گے — یقین رسول مبین لائین گے
غرض آئے اہل سفر بالتمام — کہا حال شق القمر بالتمام
نہ اسپر مسلمان وہ بدخو ہوے — فقط قائل سحر و جادو ہوے

معجزہ ۵

۳

روایت ہے یہ عائشہ سے قسم
گئے تھے کسی کام کو مصطفےٰ
پھری اس طرف سے جو گردوں جناب
گئے یوں کہ جیسے قدم پر گرے
وہ جاتا تھا اجلال و شوکت کے ساتھ
ادھر دیکھتے ہوئے آپ راجع ادھر
غرض دی در عائشہ پہ صدا
بھی آئے مشکل کشا کے لئے
جو در ہے مشکل کشا کھل گیا
کہاں آیا جو رب مکان ہو گئے
بالفت علی اس کو حیدر کے ساتھ
کہا سب نے حیدر وہ بالا ہوا
تجلی بدہ تھا وہ صحن مکان
ہوا تا گماں ایسا ابر آشکار
علی و نبی دونوں پنہاں ہوئے
جیسے اس طرح دونوں گردوں جناب
وہ بدلی ہوئی جسکی ہر طرف
ہوئے جلوہ گر مہر و ماہ ابر سے

گرفتہ ہیں سے کہ گھر میں رسول امم
بجا جناب رسول خدا
کہا سب نے ہے رجعت آفتاب
پھرے یوں کہ عالم کی طالع پھر کے
وہ آتا تھا باران رحمت کے ساتھ
پھرے جس طرح سے ضمیر خیبر
چلے ہیں سمت خیبر اودا
بہت پھیر دی کی مدد انکے لئے
در فیض و باب سخا کھل گیا
قدم سے زمین آسمان ہو گئے
حمائل کئے دونوں گردن پہ ہاتھ
عیاں گرد مہتاب بالا ہوا
سر و چہرہ دونوں زمین آسمان
پھر اگر حضرت کے طاؤس وار
وہ تخت روان پہ سلیمان ہوئے
ہوا جیسے ... آفتاب
نمایاں ہوئی روشنی ہر طرف
علی در سالت پناہ ابر سے

کہ تھا دست احمد مین اُسوقت سُتہا
تر و تازہ اک خوشہ انگور کا

ہر اک دانہ سے سبز باغ امید
بشکل عقد ثریا سفید

کہ ہین کہکشان ابر و اسقدر
کہ یکسلک ہو اُس سے سالک گہر

وہ انجم تھے افلاک توحید کے
وہ دانے تھے تسبیح تحمید کے

غرض نوش خود چند دانے کئے
کئے دانے اُسکے علی کو دیے

بڑھے اور دانون سے شان علی
بھرا موتیون سے دہان علی

جو دانہ دہن سے ہوا آشنا
تصرف نے ہنستا ہنر آ گیا کہا

کہا عایشہ نے کہ ختم رسل
بہار گلستان ہر جزو کل

سبے آپ کا سبز باغ مراد
مگر اس عنایت سے مین کبی ہون شاد

تبسم کیا یون نبی نے کہا
یہ حصہ ہے مخصوص آل عبا

یہ ہین میوہ باغ خلد برین
شریک ان مین ہو غیر ممکن نہین

لیے اہل حق ہین بہشتی طبق
جو ارباب حق ہین یہ انکا ہے حق

نہین کوئی کہتا ہے ایسے ثمر
پیمبر وصے پیمبر کو

کہان یہ شرف ہر کسی کو ملا
نبی کو نبی کے وصے کو ملا

سنا عایشہ نے یہ جب حسن تا
خموشی ہوئی اسکی قفل دہن

معجزہ

۳ حدیث یہ کرتے ہین اکثر بیان
کہ راوی ہین وہ صاحب عز و شان

اگر اہلبیت حبیب انام
تو آتی ہین صافی علیہ السلام

نکلتے ہین جس راہ سے مصطفی
نکلتے تھے مانند حکم خدا

سرِ راہ ہر ایک سنگ و درخت
ہوا خواہ ہر ایک سنگ و درخت

کوئی بہرِ تسلیم ہوتا تھا خم
کوئی سجدہ کرتا تھا زیرِ قدم

یہ چلاتے دیتے تھے ہر شے صدا
سلام علیک اے رسولِ خدا

گواہی رسالت کی دیں سنگ و خشت
کریں اسپہ انکار کفارِ زشت

تھے انکا سمجھیں وہ ہم خدا سے لڑیں
عجب عقل تھے آن پہ پتھر پڑیں

معجزہ ۴

بہارِ گلستانِ ختم الرسل
وہ صادق جو ہیں حاکمِ جزو و کل

یہ لیتے ہیں تازہ روایت رقم
جسے لکھے ہے سروِ جنت قلم

کہ اک مرد جسکا تھا انجام نیک
مثل ہے کہ نیکو کے ہیں کام نیک

خدا جسکو دیتا ہے توفیقِ خیر
وہی باغِ ایمان کی کرتا ہے سیر

گیا خاتم الانبیا کے حضور
چمنے روے رنگین سے کھلنے لو

یہ کی عرض بستہ ادب باندھ کر
خدا نے کیا تمکو خیر البشر

گل افشان کوئی نخلِ اعجاز ہو
عنایت سے بندہ سرفراز ہو

کہ ہو غنچۂ دل مرا باغ باغ
کرے بوے اسلام خوشبو دماغ

پیمبر نے کی عرض سائل قبول
لگے اسکے نخلِ تمنا میں پھول

برابر تھے حضرت کی واں دو شجر
جدا دونوں تھے ایک دیگر سے دو

کہا مصطفے نے یہ دونوں سے خطاب
کہ ہوں ایک جا جمع دونوں شتاب

وہ اعجاز تھا آپ کے ذات میں
پڑی جان جسمِ نباتات میں

چلے نخل دونوں بشکلِ قدم
ہوئی بات کی بات میں وہ بہم

بہم ہو گئے ٹل گئے برگ و بار — کہ ہون جیسے بچھڑی ہوئی ہمکنار
ملا جب وہ نہین حکم شاہ انام — گیا جا کے اپنے جگہہ پہ قیام
وہ سائل بہت سبکے حیران ہوا — ہوئی پھر ہدایت مسلمان ہوا
گلستان جنت مین گھر مل گیا — ہدایت کا اُسکو ثمر مل گیا
بہت کام جان اوسکا شیرین ہوا — گلستان ایمان مین گلچین ہوا

معجزہ

۵ روایت ہی یہ شہر آشوب سے — حکایت ہی یہ شہر آشوب سے
کہ شاہ دو عالم رسالت پناہ — فروزندہ طالع مہر و ماہ
درخت ایک تھا خشک آئی وہان — بہار آتی ہے جیسے بعد خزان
دیا تکیہ پشت اُسکو قرار — شجرہ سبز ہو کر ہوا میوہ دار
تہے انکا سے جناب رسول — کہ پہل اوسکو حاصل ہوئے اور پھول
نباتات جب اُن سے ہون بارور — لے کیون محب کو نہ حُب کا ثمر

معجزہ

۶ سنو اور بہی ایک نقل صحیح — کہ ہے معتبر پیش عقل صحیح
ہوئی مرد اعرابئی نامور — سفر مین گیا پیش خیر البشر
کہا آپ نے جو ہو تیری رضا — سمجھے جانب خیمہ ہون رہنما
ہوئی اُسکی خواہش تو بولے یہ شاہ — صداقت سے کہو کلمۂ لا الٰہ
گواہی یہ دی وہ خدا ہی احد — محمد رسول خدا سے صمد
وہ بولا کہ اے شاہ عالم پناہ — کوئی آپ کے بات کا ہی گواہ

کہا شاہ نے ہے جو پیش نظر / برومند و سبز و تازہ شجر
یہ کہو اسکے نزدیک جا کر ذرا / بلاتے ہین تجھکو رسول خدا
ابھی ہوگے جنبش تبھی آئے گا / تجھے حال اعجاز کھل جائے گا
گیا مرد اعرابی تا سوے / بحکم پیمبر قریب شجر
جو تبلیغ اوسنے رسالت کی کی / روان ہو روان ہو یہ آواز دی
شجر کو سر دست جنبش ہوئی / کہ طالع پست جنبش ہوئی
چلا سر کے بل پیش شاہ امم / زمین راہ دیتی تھی ہر ہر قدم
ہوا آکے استادہ تازہ شجر / حضور شہنشاہ جن و بشر
سر شاہ آفاق پہ بے سخن / ہوا چتر کے طرح سایہ فگن
کہا شہ نے ہو حکم رب جہان / زبان کھول اسوقت اے بے زبان
بیان کر بیان کر یہ کہتے ہین ہم / نہین برگ تیری زبانو سے کم
گواہی ہماری حقیقت پہ دی / شہادت ہماری رسالت پہ دی
سخنور شجر ناگہان ہو گیا / جو پتا تھا گویا زبان ہو گیا
صدا دی کہ بے ریب و شک ہین حضور / فرستادۂ خاص رب غفور
تمہین پیشوا ہو تمہین رہنما / رسول خدا خاتم الانبیا
لگا کہنے مرد عرب تب یہ بات / کہ اے شاہ دین سرور کائنات
کہو جائے اپنی جگہ پر شجر / مرا نخل امید لایا ثمر
پھرا وہ شجر یہ مسلمان ہوا / تماشائے باغ ایمان ہوا
کہا اب جو ہو عرض میری قبول / کرون سجدہ مین آپ کو یا رسول

نبی نے کہا سجدہ کب ہے روا | کسی آدمی کو سوائے خدا
بجز حق جو سجدے کا ہوتا جواز | مین دیتا اجازت کہ بعد نماز
کرین عورتین شوہرون کو سجود | بڑی قدر ہے پیش رب ودود
غرض اسنے کی عرض یا مصطفیٰ | مین جاتا ہون اب جانب اقربا
کرونگا مین بیا نکی دعوت اونہین | بتا ونگا راہ شریعت انہین
وہ آئے تو آئے حضور رسول | نہین مین کرونگا سعادت حصول
غرض ہوکے رخصت گیا وہ جوان | کتب مین ہے اسکا یہین تک بیان

معجزہ

ابوذر سے یہ نقل منقول ہے | ۷ کہون مختصر داستان طول ہے
کہ دو مرد آئے حضور جناب | کہ تھا عامر و بکر اونکا خطاب
کہا اتنی تکلیف فرمائیے | کوئی معجزہ ہمکو دکھلائیے
جواب اونکو فوراً نبی نے دئے | کف پاک مین سنگریزے لئے
تہی سنگ لیکن ہاتہ مین جنکو شاہ | سجا ہی جو گوہر کا ہو اشتباہ
کف شہ مین یہ صاف وہ سنگ تھی | کہ لعل و زمرد کے ہمسنگ تھے
لگے دینے وہ سنگریزے صدا | پڑہی سب نے تسبیح حمد خدا
خدا کی عیان شان توحید کے | گواہی نبی کی رسالت پہ دی
ندے ہمکو ایمان کا کیونکر سبق | سکہائے جو ہمکو تسبیح حق

معجزہ

ین شہر آشوب سے ہے بیان | ۸ کہ تھی ایک زن مشرک و بد زبان

زبان سے وہ دیتی تھی ایذائے خاش نبی کو کہ تھی خسرو حق شناس
وہ یک روز گذری سر رہگذار لیئے دوش پہ کودک شیرخوار
گذر پیش حضرت جو اسکا ہوا تو وہ طفل قدرت سے گویا ہوا
سلام علیک اے رسول اللہ سلام علیک اے شہ دین پناہ
نہایت تعجب میں تھی وہ زن نبی نے کہا طفل سے یوں سخن
یہ کس طرح معلوم تجھکو ہوا کہ میں ہوں محمد رسول خدا
وہ بولا البصر ان رب جہان کیا مجھسے روح الامین نے بیان
کہا شاہ نے کون روح الامین وہ بولا کہ جبریل اے شاہ دین
کہ استادہ ہیں آپ کی فرق پہ سو ہی روحی الفور ہے اونکی نظر
گواہی جو دے کودک بے زبان رسالت نہ کیونکر ہو سب پہ بیان

معجزہ

۹

بین شہر آشوب صاحب خبر ہے اس نقل کا راوی معتبر
کہ اک روز بیٹھے تھے خیر الوریٰ گذر ایک مرد عرب کا ہوا
تہ آستین اسکی اک سوسمار کہیں ہاتھ آیا تھا اسکو شکار
نبی کو جو دیکھا تو حیران ہوا ہوا رعب غالب پریشان ہوا
کسی سے کیا اسنے اسدم سوال کہ یہ مرد ہے کون صاحب کمال
کہا اسنے ہیں یہ رسول خدا جناب نبی ختم الانبیا
وہ آیا قریب رسول انام کہے بے ادب اسنے یہ آکر کلام
کہ سوگند عزی و لات و ہبل کرونگا میں اب تم سے رد و بدل

نہ دیکھے ہوں مین تمہارا عدو
اگر دسترس ہو گرا دون لہو

تو دشمن طبیعت کو ہے نا قبول
کہ مشہور ہون قوم مین عجول

نہ واقف تہا اس سے مگر بخرد
کہ تعجیل کا ہے شیاطین بود

غرض پہر کیا اسنے یون ہو کے تنگ
کرونگا تمہین قتل مین بیدرنگ

نبی نے تبسم کیا اور کہا
یہ غصہ کہان تک اب اسلام لا

ہوا اوسکو قول نبی ناگوار
زمین پر دیا پہینک وہ سوسمار

کہا ہون گا مسلم نہ مین پیشتر
مگر لاے ایمان یہ جانور

کیا شہ نے ایما سوے سوسمار
کہ گویا ہو کر حمد پروردگار

سر دست گویا ہوا جب نور
کہ لبیک سعدیک خیر البشر

پس حمد اوسنے کیا پہر بیان
کہ اے مالک حور و قصر جنان

تمہین جشن مین ناقد خوب زشت
تمہین رہنما سوی باغ بہشت

کیا پہر نبی نے گرامی سوشمار
پرستش ہی کس رب کی تیرا شعار

وہ گویا ہوا یون کہ رب کریم
خداوند افلاک و عرش عظیم

بدایع بہت جسکی دریا مین ہین
صنائع بہت جسکی صحرا مین ہین

کیا خلق جنت کو بہر ثواب
بنایا ہی دوزخ براے عقاب

وہ دانا ہی ہر گاہ و بیگاہ ہی
جو ہی رحم مین اس سی آگاہ ہی

کہا شاہ نے پہر کہ مین کون ہون
یہ تجہ پر ہی ظاہر کہ مین کون ہون

کہا اوسنے تم ہو رسول خدا
جسے کہتے ہین خاتم الانبیا

جو تصدیق تیری کری پاک ہی
جو تکذیب تیری کرے خاک ہی

یہ اس سی جو مرد عرب نے سنا
پہر اول مقدر ہوا رہنما

بہت آپ سے پیش ازین تھا عناد	مگر ہو گیا دوست حد سے زیاد
مسلمان ہوا پھر وہ صاحب وقار	شہادت کا کلمہ کہا تین بار
قبیلے مین اپنے وہ جس دم گیا	کہا سب سے اعجاز خیر الوریٰ
مسلمان ہوئے کرکے ترک عناد	ہزار آدمی پاک کچھ کچھ زیاد

معجزہ ۱۰

ہین اس نقل پہ متفق خاص وعام	کہ اظہر من الشمس ہے یہ تمام
جو اسما ہے مشہور بنت عمیش	یہ کرتی ہین مذکور بنت عمیش
کہ اک روز خورشید برج شرف	ید اللہ علی بادشاہ نجف
قدم رنجہ فرما ہوئی تھی کہین	بحکم خدائے جہان آفرین
پیمبر جو اشرف سبی جو خورشید دین	تو ختم الرسل کی ہوئے جانشین
گیا اونکے دامن پہ سر رکھکے خواب	نبی نے تو ذرہ ہوا آفتاب
وہ دامن تھا یا شب جیب سحر	تو خورشید تھا فرق خیر البشر
صدف دامن مرتضیٰ کو کہون	تو گوہر سر مصطفیٰ کو کہون
غرض خواب مین وحی نازل ہوئی	کہ جنبش ید اللہ کو مشکل ہوئی
ابھی وحی مین تھی رسالت مآب	کہ پہونچا قریب غروب آفتاب
ہوئی وحی جب منقطع مصطفیٰ	اوٹھے اور شیر خدا سے کہا
چھپا جب تلک دھوپ صلا نہین	ادا کی نماز آپ نے یا نہین
علی نے کہا بسکہ مجبور تہا	کہان مجکو جنبش کا مقدور تہا
رسول خدا اشرف انبیا	ہوئے اس عبارت سے صرف دعا

کہ اے مالک آسمان و زمین
فروزندۂ آفتاب برین
خدایا علی کی نہین کچھ خطا
خدا و نبی کے اطاعت مین تھا
خدایا ترا حکم اب ہو شتاب
کہ دن ہو پھری غرب سی آفتاب
دعائے نبی سنتے ہی زیر لب
فرشتون کو پہونچا یہ فرمان رب
کہ ہو رجعت آفتاب بلند
دعائے محمد ہے ہمکو پسند
پھر ابھرا و پنچا ہوا اسقدر
کہ روشن ہوئی دہوپ سی بام و در
دہان نبی مین زبان پھر گئے
سپیدی سر آسمان پھر گئے
زبان تھی کہ مفتاح راز ازل
کھلا قفل ستر خدائے اجل
دعا ایسی خالق سے منظور کے
طنابین کہینچین مہر پر نور کے
بلندی پہ خورشید لیا گیا
کہ وقت فضیلت ہوا عصر کا
بخوبی علی نے ادا کے نماز
قضا کب ہوئی مرتضے کی نماز
ہوئی فرض سی جب ادا بوتراب
چھپا غرب مین دفعۃً آفتاب
یہ اعجاز جو مصطفے سے ہوا
وہی ایکدن مرتضے سے ہوا
رقم ہونگے اعجاز حیدر جہان
مفصل کرونگا مین اسکا بیان

معجزہ

۱۱ روایت ہے صادق سے ای سامعین
کہ اک روز وہ شاہ دنیا و دین
کسی جا پہ بیٹھے تھے با احترام
فراہم تھے اصحاب گرد امام
کسی سے یہ بولے امام مبین
کہ مد نظر ہے تمہین یا نہین
کہ کچھ حال سلمان و بوذر سنو
یہ اسلام لائے تھے کیونکر سنو

لگا کرنے اک شخص یون التماس   کہ اے شاہ کون و مکان حق شناس
فسانہ ہے سلمان کا مجھ پہ عیان   کرو حال اسلام بوذر بیان
خطا کی کہ اسنے کیا یہ سوال   کہ تہا پوچہنا اسکو وہ انکا حال
غرض حال بوذر امام زمان   بتفصیل کرنے لگے یون بیان
کہ تہا بطن مکہ مین وہ نیکنام   کہ قریات مکہ مین ہے وہ مقام
چراتا تہا اپنے لئے گوسفند   کہ ناگاہ اک گرگ فربہ بلند
ہوا جانب راست سے حملہ ور   کہ تا گوسفندونکو پہونچے ضرر
روٹہایا جو بوذر نے اسپر عصا   گریزان ہوا مثل پیک صبا
ہوا جانب چپ سے پہر آشکار   کیا گوسفندونکا قصد شکار
کہا اس سے بوذر نے کتنا ہی تو   خبیث و بد و جہل و زشت خو
وہ اعجاز احمد سے گویا ہوا   کہ مین کس بدائی پہ رسوا ہوا
نہین بد ہین اسدرجہ اے باخرد   کہ جتنے یہ ارباب مکہ ہین بد
کہ مبعوث اک پیمبر ہوا   وہ ہادی وہ مرشد وہ رہبر ہوا
ہدایت کو بہیجے جسے کردگار   کرین اہل مکہ اوسے سنگسار
نہ لائین یقین راہ تکفیر لین   کہین ناسزا بلکہ دشنام دین
سنا گرگ سے جبکہ یہ کلام   سوی مکہ راہی ہوا نیکنام
لیا اپنی زوجہ سے ولو و عصا   غذا کچہ کرے دور تا اشتہا
جو مکہ مین آیا تو پیاسا ہوا   لب چاہ زمزم گذارا ہوا
جو باہر کنوین سے کیا دلو آب   تو دیکہا ہے پانی کی جا شیر ناب

پیا پیچ کہا اس بات کچھ راز ہی
کہا اس جگہ سے جو ہے چہ کے پاس ہی
قریشی نسب زشت خو کج ادا
ابھی صرف غیبت تھی وہ اہل شر
کسی نے کسی سے اشارہ کیا
ابو طالب آئے تو سب چھپ گئے
اٹھے جب ابو طالب باوقار
چلا پیچھے پیچھے تو سب پیمبر کی
کہ کیون ان سے ہمراہ آیا ہی تو
کہا مین نے کچھ اور مطلب نہین
وہ بولی تری کیا ہی وہ نسبی مراد
بطالت سے انکار منظور ہے
پہ بولے ابو طالب خوش بیان
نہ کرنا زرا اپنے دل مین ہراس
غرض مین نے سمجھا نہین شب کی سیر
اونہین کافر و نہین مین بٹھا وان
ابو طالب آئے جو باہر وگر
چلا ساتھ مین جب اٹھے باخدا
سخن میرے اونکو جو باور ہوئے

یہ بیشک پیمبر کا اعجاز ہے
تو دیکھا کہ ہو شخص ناحق شناس
پیمبر کو کہتے ہین یا ہم بشرا
کہ آئے ابو طالب نامور
رہو جب پیمبر کا آیا چچا
سخن اور تا شام اٹھنے لگے
ابو ذر یہ کہتا ہی مین بھی اوٹھا
پہ بولے ابو طالب نامور
بیان کر بیان کر جو ہو آرزو
مین ہون طالب خاتم المرسلین
کہا مین نے اسلام اور اعتقاد
رسالت کا اقرار منظور ہے
کہ کل تو اسی وقت آنا یہان
مین کل لیجاونگا تجھے انکے پاس
ہوئی روشنی دن کی جب جلوہ گر
وہ کرنے لگے ہجو احمد بیان
تو خاموش سب ہو رہے اہل شر
جو پوچھا تو مین نے وہی پھر کہا
سوئے خانہ حمزہ رہبر ہوئے

کہا میں نے حمزہ کو جا کر سلام — کئے مجھ سے حمزہ نے وہی کلام
جو حمزہ نے پایا مجھے حق شناس — مجھے لے گئے ساتھ جعفر کے پاس
سنی باتیں جعفر نے تصدیق کی — جو نیت تھی میری یا وہ تحقیق کی
مجھے لے گئے مرتضیٰ کے حضور — عیاں جس جگہ دین و ایمان کا نور
میں بیٹھا تو کہنے لگے مرتضیٰ — مسلمان ہو تو میں نے کلمہ پڑھا
علی لے گئے مجھ کو پیش رسول — ہوئے کیمیا سے سعادت حصول
نبی نے مجھے صاحب دین کیا — کہ کلمہ شہادت کا تلقین کیا
ہوا میں مطیع رسول کبیر — ہوئے مجھ سے راضی حبیب امیر
نبی نے کہا جا تو سوئے وطن — کہ پہنچے گا جب تا بکے وطن
کرے گا قضا ایک فرزند عم — کہ تو اوسکا وارث ہوا محترم
نہیں جائے اندیشہ لے اسکا مال — بتدریج کر صرف قوت عیال
جو پائے گا امر نبوت قرار — پھر آنا میرے پاس مرد ہی ادار
وطن کی ابوذر نے جب راہ لی — کہا تھا جو حضرت نے گذرا وہی
ہوا تھا جو فرزند عم کا وصال — ابوذر نے پایا نہ وہ سیم و مال
پیمبر کی ہجرت کا اسے کیا انتظار — کہ بعد ایک مدت کے پایا سلام کار
مدینے میں آئے رسول کبیر — ہوا امر اسلام رونق پذیر
ابوذر مدینے میں آیا شتاب — ہوا خدمت خاص میں فیضیاب
غرض کرچکے جبکہ صادق بیان — ابوذر کی اسلام کی داستان
مخاطب سے بولے کہ ہاں کر ادا — جو اسلام سلمان کا ہو ماجرا

کہ سلمان کیونکر مسلمان ہوا		رہا چپ مخاطب پشیمان ہوا
یہ کی عرض اب وہ بھی ارشاد ہو		جو اسلام سلمان کی روداد ہو
یہ پیدا ہوا پھر سنا اوسکا سخن		رہی چپ نہ بولے امام زمن
اتمیمہ پہ ظاہر ہیں راز احد		کری اور دعوی تو ہی معجزہ

معجزہ

ابو جہل تھا دشمن مصطفےٰ	۱۲	ہمیشہ کرے اوسپہ لعنت خدا
کہیں سنگ خارا سے بھی سخت تھا		کہاں اوج ایمان کون بخت تھا
انکار وہ کرے معجزات مبین		اسی کہتے ہیں کیا نہ لائے یقین
چلا ایک دن لے کے سنگ گران		تلاش پیمبر میں وہ سخت جان
سمایا یہی دل میں اسکے فتور		گہر کو کرے سنگ سے چور چور
وہ گوہر درِ بحر پیغمبری		وہ گوہر خدا جسکا خود جوہری
سرِ راہ دیکھا لعین نے یہ حال		کہ وہ گوہر بحر جاہ و جلال
پڑا ہی زمین پر گر خواب مین		وہ سلطان عالی گہر خواب مین
جو سایہ تو سا ہے دیوار کا		فقط چشم تائید غفار کا
سبک خیز آیا لعین ناگہان		سر پاک پر لے کے سنگ گران
یہ چاہا کرے پھول کو سنگسار		نہ سنگ ہو گوہر آبدار
کسی طرح پر ہاتھ سے سنگ و ست		نہ چھوٹا تو بت ہو گیا بت پرست
کیا سنگ دست ستمگر پہ جم		رہا اوس سے محفوظ شاہ امم
کریں اہل دل چشم انصاف باز		ابو جہل کتنا تھا بے امتیاز

پگھل جاسے حضرت پیمبر کا دل — نہ ہوا اپنے بدعت پہ کافر خجل
خدا پر ہمیشہ نظر چاہیے — فقط فضل خالق سپر چاہیے
عدو کے قوی سے ہنگام شر — نگہبان قوی تر جو ہو کیا خطر
عدو کے لعین کیا کرے ساتھ پانچ — جلا طور موسے پہ آئے نہ آنچ

معجزہ ۵

ہی اخوند صاحب کی عین الحیات ۱۳ — لکھی ہے پیدائش میں نبی واردات
کہ بوجہل تھا اسقدر بے مہار — شتر دل شتر کینہ رو بد شعار
شتر ایک مرد عرب سے لیا — زر قیمت اوسکو نہ ہرگز دیا
وہ مرد عرب پیش قوم قریش — ہوا اشکوہ پیرا بہت کھا کے طیش
کہ بوجہل بھی طرفہ غدار ہی — حقیقت مین روباہ مکار ہی
کبھی سے روا ست لیتا نہین — بھائی شتر مجھکو دیتا نہین
تمسخر سے کہنے لگے سب کے سب — کہ جا پیش پیغمبر خاص رب
قوی ہین وہ حضرت ابوجہل سے — دلا دینگے قیمت ابوجہل سے
تھے اسوقت کعبے مین وہ سرفراز — ادا کرتے تھے طاعت بی نیاز
وہ مرد عرب آکے کہنے لگا — کمک کیجیے یا رسول خدا
ابوجہل بھی ہے عجب فتنہ گر — شتر لے کے دیتا نہین مجھکو زر
سنی عرض اسکی بسمع قبول — ابوجہل کے در پہ آئے رسول
پکارے جو شیر اللہ خیر البشر — ابوجہل نکلا بہت منتشر
کہا اشتر نے دی حق مرد عرب — وہ بولا ابھی اے خجستہ نسب

دیا رو برو شیر کے مثل پیش
کیا عذر کافر کا مطلق نہ پیش

دیا اُس نے مرد عرب کو جو زر
پھرے جانب کعبہ خیر البشر

وہ مرد عرب شکر کرتا ہوا
وہ مرد دوستی شہ کا کرتا ہوا

انہیں لوگوں کے پاس پھر کر گیا
شگفتہ برنگ گل تر گیا

کہا دی جزا خیر کے شکر رب
سعی کی خیر رہبر ہوئی سب کی سب

نشاں جسکا تم نے بتایا مجھے
اُسی شخص نے زر دلایا مجھے

تعجب میں آئے قریشی تمام
کہا جا کے بوجہل سے یہ کلام

کہ تو نے ہمیں سر نگوں کر دیا
محمد کی کہنے سے کیوں زر دیا

وہ بولا میں مجبور تھا کیا کروں
نہاں راز کس منہ سے افشا کروں

کہا جب محمد نے دی اسکو زر
نظر آیا پہلو میں اک جانور

وہیں اپنا کھوئے ہوئی ہولناک
جو انکار کرتا تو ہوتا ہلاک

نہایت ہوا خوف آزار کا
بھلا کون موقع تھا انکار کا

کیا زرد اُو خوف سے بے سخن
ابھی تک میرا کانپتا ہے بدن

فراموش ہی سارا تجھ سے مجھے
اُسی شکل کا ہے تصور مجھے

نہ تھی مجکو دست اجل سے اماں
بلا سے دیا زر بچے میری جان

معجزہ

۱۴

سنا ہے یہ مضمون عین الحیات
ابھی طفل تھے سرور کائنات

ابو طالب اونکے عم نامور
ہوا اونکو درپیش ناگہہ سفر

چلا جانب شام اک قافلہ
ابو طالب اوسکے ہوئے پیشوا

لیا ساتھ حضرت کو بھی ناگہاں
تھے ہمرہ شمع روشن تو ہی نمودار
کوئی دیر راہب تھا اثنائی راہ
فروکش ہوا اوس جگہ کاروان
بحیرا تھا استاد علم نجوم
پڑھا تھا یہ توریت میں بار ہا
کہ آوے گا پیغمبر آخر میں
نظر آ گیا تھا جب آیا اوسے
یہین کیسہ بال کا وا کیا
ہوئے جمع اسباب ثبوت نبوت
تامل سے دیکھا بد و نیک کو
کتب میں جو سیرت رقم تھی مگر
کہا قافلے سے نہ ابہا سے بطور
وہ بولے کہ ہین سب یہان مقیم
نہین ہے جو اس بزم مین واپس
بحیرا نے پڑھ کر جو دیکھا شتاب
شرافت کا کھولا ہوا تھا جبین
کہا قوم سے آپکے دوستے کلام
نہ سمجھے یتیم اوسکو کوئے سلیم

کہ یوسف تھا وان تم پیچھے کاروان
بجز گل نہیں بوستان کی بہا
بحیرا تھا نام اوسکا بے اشتباہ
کہ مرکز تھا آرام کا وہ مکان
اوسی یاد تھی آسمانی علوم
کتابوں میں اوسنے مضمون تھا ادا
کسی روز اس دیر کی تھی قرین
وہ مضمون یاد آگئے سب اوسے
ضیافت کا سامان مہیا کیا
کیا دیر میں قافلے کو طلب
نظارہ کیا اوسنے اک ایک کو
کسی میں وہ صورت نہ آئی نظر
مکرر وہ کہا کہ کوئی شخص اور
نہین ہے مگر ایک طفل یتیم
اوسے چھوڑ آئے ہین اسباب پر
تو دیکھا کہ حضرت ہین مشغول خواب
سحاب اس جبین پر ہے سایہ فگن
کہ تم مین وہ کودک ہی باوہ تمام
وہ محبوب خدا کا ہے در یتیم

غرض ان سے اُس نے سنا جب جواب ۔ رہا ایسا اُس سے پیدا اضطراب
اوٹھا اور راہب نے تسلیم کی ۔ نہایت پیمبر کے تعظیم کی
کہا قوم سے اسکے لازم ہے قدر ۔ کہ ظلمت کدے میں جہان کی ہے بدر
کریں گے کسی روز مبعوث رب ۔ پیمبر ہے وہ آخر میں اب
کتب میں جو لکھا تھا حال صحیح ۔ کہا اُسنے سارا کلام فصیح
اوسی روز سے رعب خیر البشر ۔ ہوا سب پہ غالب کہ تھی نامور
اُسی روز سے اور تکریم تھے ۔ زیادہ پیمبر کے تعظیم تھے
نہایت تھا رعب رسالت زیادہ ۔ سمجھتا تھا سب قافلہ خضر راہ
جو مکہ میں آئے کہا سب یہ حال ۔ بڑھی قدر پیغمبر ذوالجلال
خدیجہ جو تھیں عورت پارسا ۔ ہوئی رغبت اونکو پیغمبر سے سنا
کسی کی نہ کی خواستگاری قبول ۔ ہوئیں آخر کار زوج رسول
جو واقف حقیقت کی ہیں راز سے ۔ خوش انجام ہوتی ہیں آغاز سے

معجزہ

سفر میں تھے سلطان والا مقام ۔ ۱۵ ۔ جلو میں تھے اصحاب حضرت تمام
کسی کا ہوا ناقہ گم ناگہان ۔ بہت اُسنے ڈھونڈا نہ پایا نشان
کہے تنگ ہو کر زبان سے یہ بات ۔ گر آگاہ ہوتے شہ کائنات
پیمبر اگر ہیں تو ہوگا عیان ۔ کہ صحرا میں ہے ناقہ میرا کہان
بلایا نبی نے اُسے اپنے پاس ۔ کہا اسقدر کیون ہے تجھکو ہراس
شجر ایک صحرا میں ہے سایہ دار ۔ ہوئی ہی وہان بند اُسکی مہار

بتایا یہ کہتا ہوا وہ روان ‎ ملا اوسکے ناقے کا ہے کو نشان
یہ علم لدنی خدا ساز ہی ‎ پیمبر پہ آئینہ ہر راز ہے

معجزہ

علی کو ہوا حکم خیر الانام ‎ ۱۴ ‎ خدیجہ سی کہہ دو پکاسے طعام
کہ دو آج چالیس مہمان طلب ‎ قریبوں سی ہوں وہ مگر سبکی سب
علی حکم احمد کا لاسے بجا ‎ ہوئی جمع دعوت میں جب اقربا
وہ مجلس مرتب ہوئی جب تمام ‎ خدیجہ سے پیمبر نے مانگا طعام
فقط آئی تین آدمی کی خورش ‎ جماعت کی ممکن نہ تھی پرورش
خدا نے عطا کی وہ قدرت رفیع ‎ ہوئی وہ غذا تنگ خوان وسیع
زہے خوان نعمت زہی فیض عام ‎ ہوئے کہا کے سیر وہ مہمان تمام
وہ چالیس مہمان ہوئی سیر سب ‎ کیا جس سی لاکہوں نی شکر عجب
وہ برخاست محفل ہوئی جس گہڑی ‎ بڑی ہوم اس معجزہ کی پڑی
ابوجہل نے ان سے آکر کہا ‎ کہ دو کچھ یہ عقدہ ہوا تم پہ وا
بڑے ہیں فتنیں کسکا قابو ہے یہ ‎ عجب سحر ہے طرفہ جادو ہے یہ
کہ تین آدمی کا منگایا طعام ‎ چہل مہمان کو کہلایا طعام
بیان کرتے ہیں یوں جناب امیر ‎ کہ مدت نہ گذری تھی اسپر کثیر
نبی نے بلائے وہی مہمان ‎ ہوئے جمع آئے وہی میہمان
پکایا بمقدار اول طعام ‎ ہوئے سیر پھر لوگ اس سی تمام
زہے معجزہ شاہ والانسب ‎ ہوئی سیر وہ میہمان سبکی سب

بھلا کوئی منکر بیان کیا کرے — خدا جسکی تائید ہر جا کرے
کھلانا جماعت کا تھا کام کیا — کہ تھی آپ قاسم رزق خدا
دل دشمن اس رشک سے داغ ہے — جنان کا چمن آپ کا باغ ہے

معجزہ

۱۷ جو اخوند تھے مجلسی مشتہر — یہ لکھتے ہیں حق الیقین میں خبر
یہ ہر ایک وصف رسول زمن — کہ جو بیس تھے معجزات بدن
یہ پہلا تھا اعجاز شاہ مبین — کہ تھی صورت ماہ روشن جبین
جبین ہوتی تھی پرتو افگن جدھر — چمک جاتی تھی ساری دیوار و در
اٹھاتے تھے جب ہاتھ دستور شمع — ہر انگشت دیتی تھی ایک نور شمع
دوم معجزہ بوئے جسم لطیف — رگ گل تھا ہر موئے جسم لطیف
مہکتی تھی چلتی میں یہ جس گلی — کہ بنتی تھی خوشبو سے گل کی کلی
یہ ہر راہ میں پھیلتی تھی مہک — کہ زائل نہ ہوتی تھی دو روز تک
گذرتا تھا اس راہ سے جو بشر — سمجھتا تھا گذری ہیں حضرت ادھر
عرق سے جو کوئی ملاتا تھا عطر — زیادہ نہ خوشبو میں پاتا تھا عطر
عرق عطر کو پاک دیتا تھا بو — پسینا تھا وہ عطر کے آبرو
کوئی بھر کے لاتا تھا جب لوٹا آب — ملا دیتی تھی اس میں کلّے جناب
تو آتی تھی پانی سے بھی بوئے مشک — کہ تھا وہ دہن ہم ترازوے مشک
یہ حضرت میں تھا معجزا تیسرا — کہ سایہ نہ تھا آپ کے جسم کا
اگر راہ چلتے تھے شاہ زمن — زمین پر نہ پڑتا تھا ظل بدن

حقیقت مین تھی نور شاہ مبین
کبھی نور کا سایہ دیکھا نہیں

کہان ظل کہ تھے آپ ظل کریم
کہ ہوتا ہے سایہ کا سایہ عدیم

لطافت سی مملو تھا جسم شریف
لطافت کا پرتو ہو کیونکہ کثیف

چہارم یہ تھا اور اعجاز شاہ
کہ ہمراہ چلتا تھا جو کوئی راہ

بلندی مین ہر چند ہووے دو چند
نظر آپ آتے تھے اوس سی بلند

رفیقون سے ارفع تھے خیر البشر
بمقدار گردن بمقدار سر

یہ تھا پانچوان معجزہ آپ کا
کہ چلتے تھے جب راہ خیر الورا

دم و دستی سیکہ پھرتا تھا ابر
سر پاک پر سایہ کرتا تھا ابر

نہ ہوسکا اوس شاہ سی آگہی
خدا دے جیسے چتر شاہنشہی

ششم یہ کہ ہرگز کوئی جانور
نہ کرتا تھا پرواز بالائے سر

مگس اور پشہ کا تھا کب جگر
کبھی بیٹھتا جو تن پاک پر

ہفتم تھا اعجاز خیر الورا
کہ تھے چشم بینا وہ سرتا بپا

جو تھی قابل دید تھی پیش سر
اوسی کرتے تھے پشت سی بھی نظر

یہ تھا معجزہ آپ کا آٹھوان
کہ بیدار تھے خواب کی درمیان

معطل نہ کرتا تھا زنہار خواب
حواس تن شاہ عالی جناب

ملائک کو کرتے تھے بیت بھی نظر
سخن اونکے سنتے تھے خیر البشر

کسی کی جو خاطر مین آتے بات
سمجھ جاتی تھی سید کائنات

نہم بو لے بد سے بری تھا مشام
وہ ہم تھا یہ اعجاز خیر الانام

کنوئین مین جو پڑتا تھا آب دہن
تو ہوتا تھا مانند شہد لبن

وہ آب دہن ہر مرض کی دوا — کہ بیمار پاتے تھے لاکھوں شفا
یہ تھا مین دست رسول جلیل — کہ چھو لیتے تھے جب طعام قلیل
نہ تھا غم جو آتی تھی مہمان کثیر — کہ سیر اس سی ہوتی تھی جم غفیر
فقط ایک بزغالہ اک صاع جو — ہوئی سیر اس سے گدا سات سو
یہ اعجاز حضرت کا تھا آگیا روان — سمجھتے تھے ہر ایک کی وہ زبان
زبان وان تھی ایسی شہ دین پناہ — سخن سب زبانون مین کرتی تھی شاہ
الکھون بار ہوان معجزہ صاف صاف — سنین غور سی اسکو سب موشگاف
کہ تھے ریش مین سترہ مو سفید — خطوط شعاعی صفت رو سفید
یہ تھا تیرہوان معجزہ اہل ہوش — کہ مہر نبوت تھے بالاے دوش
چودہوین مین پرتگ گل نوبہار — چمک مین وہ خورشید نصف النہار
یہ ہی چودھوین معجزی کا بیان — کہ چشمہ ہوا انگلیون سے روا
بیان تک کہ مانند ابر بلمہ — ہوی اوس سے سیراب جمع کثیر
وہ اعجاز شق القمر ہے عیان — کہ مذکور جو ہو چکی داستان
اگر سولہوین کا ہی مشتاق تو — تو وہ سنگریزون کی ہی گفتگو
کف پاک مین سنگریزی تمام — جو کہتے تھے سنتے تھے سب خاص و عام
ہوا معجزہ اور بھی آشکار — کہ پہونچا ہی اب سترہ تک شمار
کہ ہوتی تھی جس چارپایہ سوار — سر دست ہوتا تھا وہ راہوار
تکلف یہ ہی اے صغیر و کبیر — کہ وہ چارپا پیر نہ ہوتا تھا پیر
یہ اعجاز والا تھا اٹھاروان — کہ پیدا ہوئی جب رسول زما

وہ تھی ختنہ کردہ بریدہ تھی ناف — نہ تھا خون آلائش نفسی تھی صاف

جو پیدا لگی ہونے وہ محترم — نہ سر پاک پہلے نکالا قدم

ہوئی گوشت سے شکل ایسی عیان — معطر ہوا جس سے مغز جہان

زبان مبارک سی آواز دی — کہ واحد ہی اللہ برحق نبی

ہوا نور ایسا عیان مثل برق — کہ یہ نور جس سے ہوئی غرب شرق

عجائب ہوا دوسرا ان معجزہ — نہ بات ہی عیان پہ بیان معجزہ

ہوئی آپ کب متکلم بعمر — کبھی خواب شیطان نہ آیا نظر

یہ پنجم ہی اعجاز جیکو اوپرا — کہ جس وقت ہوتا تھا فضلہ جدا

عیان ہوتے تھی اُس ہی پوشاک کے — کوئی دیکھتا تھا نہ اسکو کبھی

نکل جاتی تھی اسکو یکسر زمین — کہ مامور رہتی تھے اس پر زمین

یہ اعجاز بست و یکم ہے قسم — کہ قوت میں یکتا تھے شاہ امم

جو بست و دوم یہ جیسے معجزا — وہ ہی حرمت خاتم الانبیا

کہ جتنے تھے عالم میں مخلوق رب — وہ کرتے تھے تعظیم شاہ عرب

جو پیر خم تھے سنگ و شجر بار بار — تو طفلی میں گہوارہ جنبان تھا

سنو اور اعجاز بست و سوم — کرو غور اعجاز بست و سوم

کہ چلتے تھے جب سخت زم پر — نہ ہوتا تھا ظاہر قدم کا اثر

جو ہوتے تھے پھر پہ حضرت روان — تو ہوتے تھے پیدا قدم کی نشان

یہ بست و چہارم ہوا اعجاز شاہ — دو عالم میں تھا رعب شہ دین پناہ

تو اتنے تھی حضرت میں حد سے سوا — بہت [illegible] دل میں بہت اتفاق

مگر اس سے چھپایا تھا یہ رعب شاہ | ٹھہرتی نہ تھی ایک کی بھی نگاہ
جو ہو جاتا تھا آپ سی سامنا | بدن کانپ جاتا تھا کفار کا
لرزتے تھے سب کافر روسیاہ | عیان رعب تھا تا بہ دہ دو راہ
غرض ذات احمد تھی نور خدا | کہ جس نور سے ہے ظہور خدا
زہی نور عرفان زہی فیض عام | رسول خدا پر درود و سلام

سجدہ

روایت یہ کاظم سے ہے ایک روز | پیمبر تھے مسجد میں رونق فروز ۱۰
شتابان شتر ایک آیا وہان | کوئی جیسے چاہے کسی سی امان
جھکایا سر اپنا حضور قدم | کہ فریاد یا سرور محترم
پیمبر نے اس دم یہ سب سے کہا | کہ ہے یہ شتر رنج میں مبتلا
یہ غم میں ہے شادی ہے مالک کی گھر | ادا ہوے گی تقریب عقد پسر
دیا ہے یہ مالک نے اسکے قرار | کہ تقریب شادی ہو جب بر دیکار
اسے ذبح روز مسرت کرے | عزیزون قریبون کی دعوت کرے
کوئی شخص اوٹھ کر یہ کہنے لگا | کہ یہ راست ہے اے رسول خدا
مجھے اسکے مالک سے ہے رسم و راہ | انہیں ارادہ دل ہے اسکی نباہ
نہیں عقل سے اسکے فریاد دور | یہی ذبح مالک کرے گا ضرور
کب آگاہ تھے آپ اس راز سے | ہوا انکو معلوم اعجاز سے
غرض سعی حضرت نے مالک سے کی | امان اس شتر کو بہت سی دی
وہ مالک بھی تھا صاحب اتقا | عمل اوسنے کہنے پہ شہ کی کیا

ہوا فتح سے اس شتر کی وہ باز | ملی فیض حضرت سے عمر دراز

معجزہ

۱۹ نبی کی جو مکّے سے ہجرت ہوئی | سو بس سخت راہ مصیبت ہوئی
سسی سراقہ بد بہتا ایک مرد | تلاش نبی میں ہوا رہ نورد
رکھی راہ میں تھی خدا کی حبیب | کہ ناگاہ وہ مرد پہنچا قریب
ابو بکر نے پیغمبر کی دی یوں صدا | خبردار ہوا ہی رسول خدا
کہ دشمن ہمارا آپہنچا عدو | گرا مت اسے دم ہمارا لہو
کہا مصطفےٰ نے کہ اب تو نہ ڈر | کہ اللہ ہے سب پہ ہماری نظر
یہ کر کے پیغمبر نے کی یوں دعا | خدایا ہمیں اسکی شر سے بچا
عجب معجزہ تھا اب اک میں | دہنسے پائے اسپ عدو خاک میں
جو ہی اسپ آفت کی چلنے لگی | زمین مثل قارون نگلنے لگے
نبی کو پکارا کہا مصطفےٰ | بچاؤ مجھے جلد بہر خدا
یہ کرتا ہوں پیماں جو پاؤں نجات | سناؤں تمہیں پھر نہ اس جوش صفات
نبی نے کہا اے خدائے کریم | جو پیوستہ پیماں پہ ہے مستقیم
یہی دل میں ہو جو زبان پر ہی بات | تو دے اس بلا سی اسے تو نجات
دعا سے نبی ہو گئے مستجاب | گئے اسکے پا تب سے اضطراب
مگر وہ کبھی وعدے پہ صادق رہا | جیا جب تلک اس پہ موافق رہا

معجزہ

۲۰ سنو نقل شاہ خوش انجام کی | نبی نے جو کی دعوت اسلام کی

ہوئی قوم سب دشمن مصطفیٰ ‏ عرب کا عرب دشمن مصطفیٰ

کیا دو جوانوں نے افزون فساد ‏ وہ تھے ازبد و عامر بدنہاد

یہ عامر نے ازبد سے آہستہ کہا ‏ چلا جا ہے جانب مصطفیٰ

نگاہوں میں باتوں میں شمشیر تو ‏ کہ ہی خانہ جنگوں میں تشہیر تو

چلی گردن مصطفیٰ پہ حسام ‏ یہ جھگڑا کہیں روز کا ہو تمام

ہوا اسکے کہنے سے ازبد بھی گرم ‏ چلے پھر کر دونوں بے ننگ و شرم

ہوئی قتل پہ عزم اونکے درست ‏ کمر بستہ سرگرم و چالاک و چست

اودہر تیز ستی تیغ اگر آبدار ‏ ادہر بھی سپر فضل پروردگار

نہ سمجھے کہ وہ فتنہ پرور سے چلے ‏ خدا سے بھلا زور کیونکر چلے

پیمبر تھے اسوقت تنہا کہیں ‏ نہ تھا کوئی نزدیک شاہ مبین

وہ دونوں جو آئے قریب رسول ‏ ستمگر جفا کار باطل فضول

کہا بیہودہ کی عامر نے ای مصطفیٰ ‏ تمہیں فائدہ ہے عداوت سے کیا

ذرا دور دل سے کدورت کرو ‏ محبت ہے بہتر محبت کرو

کہا شہ نے اس گفتگو سے حصول ‏ اگر امن چاہو کرو دین قبول

پیمبر سے کرتا تھا عامر کلام ‏ اشارہ تھا ازبد سے کرنا کام

بہت گرچہ عامر و بیار کیا ‏ کئی بار اسکو اشارہ کیا

بن آیا مگر کچھ نہ ازبد سے کام ‏ نہ ہاتھ اسکا اوٹھا نہ کھینچی حسام

کیا امر عامر نے گو بار بار ‏ زیادہ وہ یہ ازبد تھا بے اختیار

غرض دونوں ارباب بدعت پھرے ‏ پھرے اور عرق خجالت بھری

ہوئی قطع جسوقت سنولیسی راہ
کہا ہنسکے عامر نے ایذرسی واہ

ڈبویا عجب تونے مردی کا نام
نبا تیری ہاتھوں سے کیا خوب کام

یہ کیا ہو گیا شرم اصلا نہین
کہین تجھسا نامرد دیکھا نہین

وہ بولا کہ تشنیع کرتا ہی کیا
نہین منکشف تجھ پہ یہ ماجرا

کہ جب قصد کرتا تھا مین بہر شر
فقط تو ہی آتا تھا مجھکو نظر

بناتا کوئے اور تو کام خاک
مری ضرب سی تو ہی ہوتا ہلاک

شرار و سدم رہ عقل سے دور تھا
ترا قتل مجھکو نہ منظور تھا

گیا عرصہ اس بات کو جب گذر
تو تقدیر ایزد ہوئی راہبر

گیا وہ حضور رسول زمان
کہ پوچھی کوئی اوسنے راز نہان

کہا شہ نے کیا اس سی تیری مراد
کچھ اوس دن کا قصہ بہی ہی مجکو یاد

کہ ہمراہ عامر کے حاضر ہوا
مری قتل پہ تو نہ قادر ہوا

کہا اوسنے سچ کہتے ہو یا رسول
نہین تم کوئی اور آلا رسول

یہی کو نہ تھا وہم تھی یہ خبر
خبر غیب سے تمکو پہنچے مگر

یہی معجزہ وجہ ایمان ہوا
مسلمان ہوا مین مسلمان ہوا

یہ کہکے مسلمان وہ پھر ہو گیا
خدا دوستی کا مقر ہو گیا

خوشا حال جسکا یہ احوال ہے
خدا کی طرف سے یہ اقبال ہے

معجزہ

۲۱ یہود آئے اک روز پیش رسول
کہ استادہ تھا در پہ خویش رسول

ہوئی شیر حق سی وہ رخصت طلب
علی مصطفی سے اجازت طلب

ہوا اذن حاصل تو آئے وہ سب
کہا مصطفیٰ نے یہہ اونسے خطاب
کہو تو کہوں میں تمھارا سوال
وہ بولے کہ اچھا مناسب ہے ہاں
کہا شہ نے تعجیل سے کس لیے
کہ پوچھو گے مجھ سے سکندر کا حال
وہ بولے یہی بس ہے مد نظر
کہا شہ نے سب میں تھا اسکو علوم
ہوا حاکم و داور غرب و شرق
بنائی پھر ایسی سد سنگ بست
وہ سنکر یہہ بولے کہ سچ ہی یہہ بات

سر اپنا ادب سے جھکائے وہ سب
ضرورت ہی کیا کچھ کہو تو شتاب
نہیں میرے نزدیک یہہ بھی محال
ہمارا کرو راز دل تم بیان
مرے پاس آئے ہو تم اسلیے
نسب کا بیاں اوسکے کشور کا حال
بیان کیجیے پادشہ بحر و بر
سکندر تھا اک کودکا اہل روم
کیا فتح سب کشور غرب و شرق
کہ اتنا نہیں اوسمیں ہرگز شکست
نہیں فرق اے سید کائنات

معجزہ ۲۲

سفر میں وہاں تھے شہ انس و جان
نظر آیا رستے میں اک بد ہوا ار
تن زار میں اوسکے قوت تھی کم
جو راکب تھے اوسکے وہ عاجز کمال
گئے پاس اوسکے شہ نیک خو
دعا کی کہ اے رب ارض و سما
پھری جب دعا میں نبی کی زبان

کسی سمت کو پھرہ کا بردوان
کیا تھا اوسے ناتوانی نے خوار
زمیں گیر مانند نقش قدم
کہ تھا دو قدم اوسکو چلنا محال
پلایا اوسے اپنا آب وضو
عنایت سے کر اوسکو قوت عطا
پڑی جسم بیجان میں گویا کہ جان

زمیں گیر تھا نقش پا کی طرح — لگا صاف اوڑنے ہوا کی طرح
کیا پہلے اسباب جتنا تھا بار — ہوئے اسپ تین آدمی پھر سوار
ذرا اوسکی سرعت میں آیا فرق — سبک سیر تھا مثل رہوار برق

معجزہ

۲۳ روایت ہے جابر سے زیب رقم — بیاں آپ کرتا ہے وہ محترم
کہ تھے جنگ خندق میں خیر الوریٰ — سب اصحاب ہمراہ شاہ ہُدا
وہ سب حفر خندق میں مصروف تھے — مگر حال تغیر تھا بھوک سے
خصوصاً جناب رسول الٰہ — سوا سب سے احوال انکا تباہ
مجھے دیکھکر حال آئی نہ تاب — گیا گھر میں زوجہ سے جا کر خطاب
ترے پاس موجود ہے کچھ طعام — کہ بھوکے ہیں سلطان عالی مقام
وہ بولی کہ ہے ایک جَو کچھ قلیل — یہ ممکن ہے تجھ سے غذا کی سبیل
کہا میں نے اوس سے کہ جلدی پکا — گیا آپ پیش رسول خدا
کہا کیجئے میری دعوت قبول — کہ فدوی کو عزت ملے یا رسول
وہ دعوت پیمبر نے منظور کی — رسائی مری بخت منصور کی
کیا پھر نبی نے یہ سب سے کلام — کہ اے اہل لشکر یہ دعوت ہے عام
میسر تھی مجکو غذا جو قلیل — ہوا اپنے دل میں نہایت ذلیل
کیا اپنی زوجہ سے آکر کلام — کہ ہے سخت شرمندگی کا مقام
کیا میں نے تنہا پیمبر سے ذکر — نبی نے کیا سارے لشکر سے ذکر
مرے گھر میں ایسا کہاں ہے طعام — کہ ہو سیر فوج پیمبر تمام

کہا مجھ سے زوجہ نے تب کہا نہ غم | کہ معجز نما ہیں رسول امم
نبی خود جو لشکر کو مہمان کرے | یقین ہے خدا کوئی سامان کرے
ہوا وقت دعوت تو پھر مین گیا | پئے اطلاع رسول خدا
مرے گھر مین تشریف لائے جناب | نبوت کا طالع ہوا آفتاب
سپاہ نبی کی صفا رد کیا | کہ مجموع تھے وہ جوان سہ ہزار
ہوئے جمع دعوت مین سب نیک مرد | ہوا رنگ میرا خجالت سے زرد
ہوا انکو ارشاد یہ حکم رسول | کہ بیجا ہے تجھکو تردد حصول
سر دیگ و تنور کو ڈہاپ دے | جسے جو ہو درکار پھر تجھ سے لے
کیا مین نے کہنے پہ شہ کے عمل | کمی نے نہ بیشی مین ڈالا خلل
دیا سارے لشکر کو مین نے طعام | نہوتا تہا ہرگز وہ کھانا تمام
زہے فیض رب سما و سمک | وہ لشکر تو کیا سو کہ مدت تلک
خدا رزق میرا اٹہایا گیا | مین کہایا گیا اور کہلایا گیا

معجزہ

۲۴
پھرے جب نبی بعد فتح تبوک | کیا طرفہ لشکر سے اپنے سلوک
کہ پیاسے تھے پیاس سے جان لب | دیا تہا بہت تشنگی نے تعب
کہا او مرد سے شہ نے خطاب | اگر ہوسکے لا کوئی جام آب
وہ بولا کہ پانی نہایت ہے کم | پلاؤگے کس کس کو شاہ امم
کہا شہ نے لا سامنے ظرف آب | دکھاؤن تجھے معجزہ انتخاب
اوٹھا لایا ایک مطہرہ کو وہ مرد | نہایت قلیل اوسمین تہا آب سرد

[illegible]

او نے پلائی تھے اوسی جام میں | سب اصحاب کی جمیع عام میں
دعا پڑھ کے ڈالا اوسی ظرف میں | عجائب اثر تھا ہر ایک حرف میں
دیا سب کو اوس ظرف سے شہ نے آب | ہوئے سارے تشنہ وہیں کامیاب
وہ پانی نہ ہرگز ذرا کم ہوا | عجب معجز شاہ عالم ہوا
ہزاروں ہیں اچھا رحیم الانام | نہ ہونگے کبھی وہ ثمر دن میں تمام
دعا کر دعا کی جگہہ ہے اسیر | کہ یارب بحق رسول کبیر
معاصی میرے عفو ہوں یک قلم | ملے حشر میں سیر باغ ارم
ہوئی اس جگہہ فصل اول تمام | کروں دوسری فصل میں بھی کلام

فصل دوم در ذکر بعضے از معجزات سید الوصیین یعسوب الدین امام المتقین اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

ولی خدا ہیں سے علی ولی | محب خدا ہیں وہ سکے علی
علی حجۃ اللہ زوج بتول | بلا فصل مسند نشین رسول
شہ بعد جہاں جیسے ہیں اسوار | وہ ہیں قنبر و دلدل و ذوالفقار
نبی سے اگر اونکو دختر ملی | تو خالق سے تیغ دو پیکر ملا
کیا ذکر تشویش زائل ہوئی | لیا نام آسان مشکل ہوئی
عجب عین نام علی نامدار | فدا جس پہ عالم ہیں ہشت ہزار
یہی عین ہے چشم بینا سے شرع | سر علم کہیئے اسے پاے فرع
عجب چشم ہیں دو چشم کرم | یہہ ہے عین احسان شیعوں پہ

عجب سرِّ علّام ہے حرفِ لام
یہی لام سو جان سے دل کو قبول
سرِ لوحِ محفوظ لکھا گیا
یہی حرف یا تاجِ نقشِ ہنر
جنابِ پیمبر کے فرزند ہیں
کہ تا سدرہ اونکی رسائی ہوئی
گئی لامکان میں محمد کے ساتھ
عیان صاف اندازِ شیرِ خدا
کیا راہِ خالق میں ایسا جہاد
کیا سر وہ غازی نے بازارِ کفر
اکھاڑا جو قوت سے خیبر کا در
رہے زورِ بازوئے شاہِ مبین
نہ حاصل کبھی شر کی قوت ہوئی
لگے ہاتھ کیا کیوں نہ وہ پنجہ ہو
نمائندۂ راہِ ایمان علیؑ
وہی باعثِ کائناتِ خدا
پئے مشرکین برقِ لامع وہی
عیان اونپہ اسرارِ تنزیل کے
سو آبِ حیوان سے شیرین لبی

عبارت بسی ہے سے پیشون کلام
یہی لامِ اللہ و لامِ رسول
تو سب کچھ عدم سے یہاں آگیا
سرِ یوسف اور فرقِ یعقوب پر
زیادہ وہ رتبے میں جبرئیل کم
عیان اسے شانِ خدائی ہوئی
ید اللہ تھا پردے سے نکلا جو ہاتھ
دو آدھا اڑا دا ز شیرِ خدا
ہوئی دین و ایمان کی رونق زیاد
کبھی آپ شمشیر سے نارِ کفر
بنا ہاتھ سے سپرِ ایمان کا گھر
کہ جس سے قوی ہو گئی پشتِ دین
فقط مدعی کو ندامت ہوئی
ید اللہ سے کر شبیہ پنجہ ہو
کشائندۂ بابِ عرفان علیؑ
وہی شافعِ امتِ مصطفے
کلامِ الٰہی کے جانے وہی
بڑے عالم استادِ جبرئیل کے
زمانے کے اعجاز مثلِ نبی

عروج اونکا سارے جہان مین علم
کرامت کا ظاہر کیا جب شکوہ
نہ لیتا اگر فیض شہ سے سپہر
اگر حکم شاہ فلک فر نہو
ہوا جب اشارہ سحر کو ہمارہ
عجب سائلون پر تھا فیض سحاب
چھپل در سے حاکم نے جو کچھ دیا
زہے فیض شاہ فلک اقتدار
دم سجدہ انگشتری کی عطا
روش مصطفے کی خرام علی
پئے دشمن و دوست امید و بیم
وہی مالک دور ہفت آسمان
جو پیرو ہوا مدعا مل گیا
پھرا جو پھری اوسکی بخت نژند
نیستان جرأت کا جو شیر ہے
مگر کوئی ہوتا ہے بزدل دلیر
وزیر اونکو جب مصطفے نے کیا
ہر اک نقش اقدام شاہ نجف
ملا فیض شہ سے اونھین اوج بخت

کہ مہر نبوت پہ رکھا قدم
ہوا کوہ زرین اشارے سے کوہ
نہ پھر سکے کبھی کاستہ ماہ و مہر
صدف مین کبھی قطرہ گوہر نہو
بنے لعل پتھر ہین سارے شرار
اگر ذرہ مانگا دیا آفتاب
عطا ایک در سے علیؑ نے کیا
کہ سائل کو اونٹنی بخشی قطار
سلیمان بنا فیض شہ سے گدا
سخن مصطفے کا کلام علیؑ
محبت ہے جنت عداوت جحیم
وہی قاسم حور و قصر جنان
چلا راہ سیدھی خدا مل گیا
ہوا محبس قہر یزدان مین بند
لڑی اوس سے روباہ اندھیر ہے
کہ ہے لومڑی لومڑی شیر شیر
مکرر جو فرمان خدا نے کیا
سر ہر دو عالم کو تاج شرف
چلا تب ہوا پر سلیمان کا تخت

نہ کیونکر تازہ اعجاز شہ سے ہو روح
جہان ایک قطرہ ہو طوفان نوح

تہی نخل پیرائے باغ خلیل
ہوا اوسنے روشن چراغ خلیل

سوا اونکے جو ہین وہ سب اہل بین
یہ نائب نبی کے بلا فصل ہین

علی سے علی تک جو کیجے خیال
مجسم ہین سب رحمت ذوالجلال

الٰہی بحق ایمان دین
شفاعت کرین شافع المذنبین

ہن شہر آشوب سے یہ نقل
یقین لائیگا جسکی کامل ہی عقل

کہ جنگ خوارج ہوئی جب تمام
پھرے وہان سے حیدر علیہ السلام

وہان آئی جو بابل کی تھی زمین
یہین تھا ہمرہ سید مومنین

جو اترا وہان لشکر تشنہ
وہین عصر کا وقت داخل ہوا

کہا شہ نے ملعون ہے یہ زمین
رضائے خدا اسمین شامل نہین

جو رہتے تھے اس خاک پر اہل نار
ہوا تب معذب ہوئے تین بار

بتون کی ہوئی پہلے طاعت جہان
یہی ہے مکان وہ یہی ہے مکان

نہین اس زمین پر بقصرین جواز
وصی و پیمبر کو ہرگز روا نہ

نماز اس زمین پر کرو تم ادا
کہ ہے اور جانب ارادہ مرا

غرض لوگ پڑھنے لگے سب نماز
چلے خیر سے اشتر شاہ حجاز

چلا مین بھی ہمراہ شیر خدا
کہ مین مقتدی ہون وہ ہون مقتدا

نہ گذرے تھے حلے کے پل سے جناب
ہوا روز آخر چھپا آفتاب

گذر کر جو پہنچے امام زمان
ہوا حکم مجھکو برائے اذان

وضو آپ کرنے لگے مرتضیٰ | کسی شخص سے آپ نے کچھ کہا
سخن کا وہاں طور کوئی نہ تھا | کہیں یا امام اور کوئی نہ تھا
نہ سمجھا تو مجھکو یہ آیا خیال | کہ عبرانیون کی یہ ہے قیل و قال
ہوئے جب امامت میں مصروف شاہ | تو کی جانب غرب میں نے نگاہ
یہ دیکھا تماشا یہ زیر سپہر | کہ باہر ہوا دو پہاڑون سے مہر
صدا اسکے چھپنے کی اوس سے آنے لگی | زمین روز روشن دکھانے لگی
حرارت کا وقت آگیا ایک بار | فضیلت کا وقت آگیا ایک بار
ہوئی صرف طاعت جو شاہ انام | تو تسبیح بھی کی انت اے امام
جو طاعت سے حاصل فراغت ہوئے | وہی پھر گردون کی صورت ہوئے
چھپا پھر بعد فراغ صلوات | نکل آئے تارے ہوئی دن کی رات
کہا شہ نے مجھسے بہ لطف عمیم | کہ اعظم ہے تسبیح نام عظیم
پڑھی جب یہ تسبیح خالق پسند | ہوئی رجعت آفتاب بلند
یہ کچھ نہیں ہے تعجب کی جا | کہ قادر ہے ہر ایک شے پر خدا
زمین آسمان زیر فرمان ہیں سب | جو ہیں کام دشوار آسان ہیں سب

معجزہ

چوتھا حارث اعور یہ باخبر | ۲ | روایت ہے اوس سے بہت معتبر
کہیں ایک منزل پہ پہونچے امام | کہ تھا قول اوس سرزمین کا تمام
وہان میں بھی تھا ہمرہ مرتضیٰ | بیان ہے یہ آنکھون کا دیکھا ہوا
کہ اوس دشت میں خشک تھا اک شجر | فقط ساق باقی تھی بے برگ و بر

ید اللہ نے رکھدیا اوسپہ ہاتھ — عنایت کی ہمراہ رحمت کی ساتھ
کہا نخل سے سبز ہو آب شتاب — بحکم خدا اسنے سہ و آفتاب
ہوئین اوس سے فی الفور شاخین عیان — ہوا سبز جاتی رہی سب خزان
اسی وقت میوے بھی موجود تھی — وہ میوے کہ جو تازہ امرود تھی
گیا دوسری دن جو وقت سحر — بدستور وہ سبز آیا نظر
وہی تازگی تھی وہی برگ و بار — وہی تھی ثمر اور وہی تھی بہار
شجر کو کری کیون نہ اکدم مین سبز — ہوا جس سے دین باغ عالم مین سبز

معجزہ ۵

بیان جعفر ابن محمد کا سن — ۳ — اگر دین کامل کی ہے تجھکو ہوس
شتر بردنی کی ہی خلافت جو غضب — جگہہ شیر کی اوس مین روباہ نصیب
تلاطم مین آئے عداوت کی رگ — غضب ہی ہوا داخل ہے سگ
ہوی تنگ حیدر علیہ السلام — بہت حجتین آپ نے کین تمام
کیا اوس نے انکار جب باربار — کہا مرتضیٰ نے یہ انجام کار
ابھی تک ہین زندہ رسول امم — ابھی ہوتے وہ مجمع مین تجھ مین حکم
وہ بولا حکم ہوتے کیونکر رسول — کہ ہین زیر قبر منور رسول
ہوی اس سخن سے مکدر علی — گئی اوسکو مسجد مین لیکر علی
ابوبکر نے خود نظارہ کیا — کہ بیٹھی تھی مسجد مین خیر الوری
کہا سوی طاغوت کر کے خطاب — کہ جا ترک کر ظلم خانہ خراب
کہا کس لئے غضب حق امیر — نہین تجھکو خوف خدای قدیر

روایت ہی یون بھی بطرز دگر | ہوا اس طرح حکم خیر البشر
نہین بار رہا مین تجھسے کہا | کہ حق سے علی کے پھر رہا
کریگا ملامت حق تو بچتا ہی گا | قیامت مین اسکے سزا پائیگا
غرض سنکے بولا ابلیس خر | زبان پیمبر سے یہ گفتگو
لرزنے لگا دشمن پنجتن | کھڑی ہوگئی خوف سی موئی تن
ڈرا او عمر سے یہ جا کر کہا | کہ گزرا ہی مسجد مین یہ ماجرا
نہین تاب سنکر سہنے کا گلہ | خلافت کا کسکو ہی اب حوصلہ
وہ بولا کہ واقف نہین تو ہنوز | نہین قائل سحر و جادو ہنوز
عوض کب جہان مین مظالم کا ہی | یہ سب سحر اولاد ہاشم کا ہی
غرض حشر برپا عمر نے کیا | کیا جو اوسے بد سیر نے کیا

معجزہ

۴
امام بحق جعفر نیک نام | بیان کرتے ہین یون بصدق تمام
کہ مسجد مین لائے جو بی شاہ کو | امام بحق کو ید اللہ کو
کہ بیعت کرین وہ ابوبکر کے | خلافت سے رونق بڑھے بکر کی
کھڑے ہوگئے اسکے آگے مرتضے | کیا رو بقبر رسول خدا
کہا ای ابن عم ای رسول لطیف | سمجھے سب یہ سمجھے ہین مو ضعیف
یہ نزدیک ہی قتل مجکو کرین | کوئی معجزہ ہو کہ ظالم ڈرین
ہوا ہاتھ مرقد سے اسدم بلند | بسوئی ابوبکر بدعت پسند
کہ دمسے نے دیکھا یقین ہوگیا | یہ بیشک ہی دست رسول خدا

یہ مرقد سے آئی صدا بے نبی ❊ صدا یہ لیے جا الٰہی نبی

سنا آپ جسکی یہ تفسیر ہے ❊ زبان نبی سے یہ تقریر ہے

کہ تو اُس خدا پر ایمان لائے یقین ❊ جو ہے خالق آسمان و زمین

جہان جس نے سارا ہو پیدا کیا ❊ تجھے خاک سے جس نے پیدا کیا

ہوا ابتدا ان خلق نطفے سے تو ❊ عطا کی رجولیت و آبرو

ہوا خاک سے جسکی تو پیشتر ❊ بندھی کفر پرست تیری کمر

حدیث دگر یہ ہیں پھر یون رقم ❊ کہ نکلا جو دست رسول اُمم

یہی آیہ جسکا بیان ہو چکا ❊ بہ تفصیل مضمون عیان ہو چکا

کہ ہر پاک حضرت میں ہر قوم تھا ❊ کہ پہلے سے یہ حال معلوم تھا

نہ باقی رہے گا کہ ذا و اوب ❊ مرے بعد پھر جائینگی سبکی سب

خدا و نبی پہ لعنت کرین صبح و شام ❊ جو ہون یون عدوئے نبی و امام

معجزہ ۵

ہوئی دوسری نقل سچا شروع ❊ اصول صداقت ہیں جسکے فروع

کہ تھا عہد انصاف شیر خدا ❊ وہ آرائش مسند مصطفیٰ

جو کوفی میں باران کا طغیان ہوا ❊ ڈری لوگ سایان طوفان ہو

یہ پانی کا تھا بحر میں اوج موج ❊ بنی کہکشان جا کی گردون پہ موج

نہ خورشید تھا اور نہ مہتاب تھا ❊ نہ گرداب تھا اور وہ دولاب تھا

روان تھا یہ دریا سوئے غرب و شرق ❊ کہ سکان کوفہ کو تھا خوف غرق

ہوئی سب کہ مضطر صغیر و کبیر ❊ سب آئے حضور جناب امیر

کوئی اشک حسرت بہانے لگا
کوئی فکر میں غوطے کھانے لگا

پھر دیکھا یداللہ نے اضطرار
ہوئے اشتر مصطفیٰ پر سوار

پہنچ کر وہ جنگل کے باہر چلے
بہت لوگ ہمراہ حیدر چلے

جو تشریف لائے کنار فرات
تو اشتر سے اوترے شہ کائنات

وضو کر کے پڑھا ادا کے نماز
کیا حق سے اظہار عجز و نیاز

دعا میں پڑھی ہیں لب نے کئی ایک ایک
کہ سنتے تھے آواز سب زشت و نیک

دعا کر چلے جب شہ کائنات
کیا آکے جلسا قریب فرات

لگا کر کوے چوب شاہ امم
یہ پانی سے بولے کہ ہو جلد کم

باذن خداے جہان آفرین
بحکم خداوند چرخ و زمین

ہوا خشک آب فرات ایکبار
یہان تک کہ تھین مچھلیان بیقرار

کیا مچھلیوں نے یہ آکر کلام
سلام علیک اے امیر امام

کئی مچھلیوں کی تھے اقسام دور
کہ ظاہر تھا اونسے خوشی کا ظہور

ہوے لوگ حیران یہ دیکھا جو حال
ہوے سب سے بولن شاہ صفدر مقال

کہ مچھلیاں ہیں حلال اور پاک
صدا اونسے آئی کہ روحی فداک

کئی ذات میں تین ہیں پس حرام
رہیں چپ نہ مجھ سے کیا کچھ کلام

یہ ظاہر ہوا اس سے ہی نیک خو
حلالی محب ہے حرامی عدو

نہ ہو غرق غصے میں سیکے ذرا
وہ ہو کس طرح دشمن مرتضیٰ

معجزہ

روایت ہے ایک اور بھی معتبر
چلے سوے صفین شہ بحر و بر

سر شام دریا سے اوترا گروہ ۔ گیا لشکر شاہ نزدیک کوہ
ہوئی لوگ صفین مین صرف نماز ۔ لگنے دور سب سی وہ شاہ حجاز
وضو کر چکے جب کہے پھر آوان ۔ اذان کہہ چکے جب شہ مومنان
لیا دفعتہ کوہ مین ایک شگاف ۔ کہے جسکو شق القمر چرخ صاف
ہوا ایک پیر کہین آشکار ۔ کرے سنگ سی جست جیسے شرار
کہ ہوئی سر و ریش تھے سب سفید ۔ شب ماہ مین جیسے کوکب سفید
کہا شاہ والاسلام علیک ۔ جناب علی سلام علیک
وصی نبی مرحبا مرحبا ۔ امام خدا کے مرتضیٰ مرحبا
تمہین اوصیا مین ہوا اجتبا ۔ تمہارا ہی صدیق اکبر خطاب
کہا شاہ دین نے علیک السلام ۔ امام مبین نے علیک السلام
لیا نام شمعون کہا سچ یہی ۔ کہ ہی شبہ عیسیٰ کی تم ہو وصی
کہو حال کیا ہی وہ کہنے لگے ۔ کہ الحمد للہ ہون خیر سی
شہا تم پہ ہو رحمت کردگار ۔ فلک پر یہ عیسیٰ کو ہی انتظار
کہ نصرت کرین تیری فرزند کی ۔ رفاقت کرین تیرے دلبند کی
نہ ہوگا نہ ہی کوئی تجھ سے سوا ۔ خدا کے لیے مبتلائے بلا
نہ ہوگا نہ ہوگا کوئی روز حشر ۔ تمہاری سوا تا لب بعث و نشر
یہان تک ہی صبر ہی برادر ضرور ۔ کرے خلق مین روز محشر ظہور
ابھی کل کی ہی بات دیکھا یہ حال ۔ کہ تیری عدو تھی جو اہل ضلال
ہوئی قتل ملکر ملی ہو انکے تن ۔ کھنچا دار پر عضو عضو بدن

وہ کافر جو کرتے ہین تجھ سے جدل
کہ اونکے لئے حق لی روز حساب
یقین ہے کہ دست جفا تھام لین
یہ مومن جو تیری شراکت مین ہین
اگر اپنے کھل جائے اپنا ثواب
اگر پارہ پارہ ہون مقراض سے
یہ شمعون نے باتین کہین جب تمام
سبھون کو ہوا ورد وہ ہوا ناپدید
جو عمار یاسر کا فرزند تھا
عمرو بن الحمق جسکا لقب
کہین ابن عباس صاحب وفا
کہین سے ابو الہیثم نامدار
لگے پوچھنے سب کہ شہ کا نام
کہا شہ نے شمعون تھا مرد فصیح
عبادہ بن صامت باوفا
لگے دونون کہنے کہ اے نامور
کرینگے بدل مرتضی کی مدد
تخلف نہ تم سے کریگا کبھی
ہوئے شاد اوس سے بہت مرتضی

اگر اونکو معلوم ہوا اپنا حال
مقرر کیا کیا عذاب و عقاب
لڑائی کا تجھ سے نہ پھیرا مین
یہ غازی جو تیری رفاقت مین ہین
کہ کیا انکے رتبے ہین روز حساب
طبیعت نہ رجوع ہی انکے پھری
دوبارہ کیا مرتضی کو سلام
سنی یہ زبانی نے گفت و شنید
جو ہاشم کہ عتبہ کا دلبند تھا
عبادہ بن صامت خوش نسب
کہین مالک اشتر باصفا
کہین قیس بن سعد صاحب وفا
یہ تھا کون جسنے کہے یہ کلام
خدا رس وصی جناب مسیح
وہ ایوب انصار سے باصفا
خزیمہ تم پہ ہمراہ دوبار پدر
کہ کی جسنے خیر الورا کی مدد
مگر وہ جو ہوگا ازل سے شقی
نہایت اونہین خیر کی دی دعا

معجزہ

7

یہ تہا ایک اعجاز شاہ انام — عطا پاش و پشت و پناہ انام
بیان کردیا اپنے قاتل کا نام — بتایا بہ تفصیل وقت و مقام
نہ ہے صدق قول شہ ذوالصفا — کہا جو وہ آخر ہوا آشکار

معجزہ

8

کرون دوسری نقل اب مین بیان — کہ درپیش تہا غزوہ نہروان
یہ اصحاب حضرت کے کہنے لگے — کہ گذر گئی خوارج لب نہر سے
کہا شاہ نے کچہہ ہی ہاں ابہی — کہ گذری نہین ہین خوارج ابہی
وہ جندب جو تہا ہمرہ مرتضے — جگر بند عبد اللہ با صفا
کہا دل مین اپنے یہ اسنے خیال — نہ ہوگا جو صادق علی کا مقال
کرے گا جو پہلے شہ دین سے جنگ — وہ مین ہونگا مین ہونگا بیدرنگ
جو پہنچے لب نہر فوج علی — نہ گذری تہی اوس سے خوارج علی
لگے کہنے جندب سے یون شاہ دین — کہ کیون حال ظاہر ہوا یا نہین
وہین پاسے مولا کے جندب گرا — کہا میرے ماں باپ تم پر فدا
کرو تو یہ مقبول اے خوش خصال — نہ لاؤنگا پہر دل مین فاسد خیال
نہ ہوتی خبر کس طرح ٹہیک ٹہیک — اماموں کی ہی بات پتہر کی لکیر

معجزہ

9

کمیل جس سے تہا جو ابن زیاد — وہ اصحاب حضرت مین خوش اعتقاد
ہوا تہا اوسے حکم شاہ سعید — کہ حجاج تجہکو کرے گا شہید

کہا تھا یہ قنبر سے بھی ایکبار ۔ کہ ہوگی نہ یہ بازئے روزگار
وہ حجاج جو ہی لعین روسیاہ ۔ کرے گا تجھے ذبح وہ بیگناہ
ہوا تھا جو قربان عالم فروز ۔ وہی حال گذرا پس حیدر روز
کہ آخر کو دونون وہ قنبر کمیل ۔ کہ بیشبہہ تھا یہ قمر وہ سہیل
بقول جناب امام سعید ۔ ہوئی عہد حجاج ہی مین شہید

معجزہ

روایت سنو اور اے مومنین ۔ ۱۰ کہ کوفے کی مسجد مین تھی شاہدین
کسی نے کہا ہے جو دشت فراتے ۔ وہان خالد عرفطہ مر گیا
کہا شاہ نے یہ غلط ہے خبر ۔ نہین مردہ زندہ ہے وہ بدگہر
ابھی ہوگا سردار فوج جفا ۔ ابھی اوس سے ہونی ہی کیا کیا خطا
جو اوس فوج کین کا علمدار ہی ۔ مسمی حبیب ابن حمار ہے
اوٹھا ایک مردک کیا یہ کلام ۔ حبیب ابن جمار میرا ہے نام
مین شیعہ تمہارا ہون یا مرتضے ۔ کبھی مجھ سے ہوگی نہ ایسی خطا
لگے کہنے اوس سی شہ ذوالفقار ۔ اوٹھانا نہ اُسدن علم زینہار
علم لیک بیشک اوٹھائی گا تو ۔ اسی گھر مین اس در سے آئیگا تو
جدہر تھے نگاہ جناب امام ۔ ہبل اوس باپ کا باپ ثعبان تھا نام
غرض بعد مدت جو ابن زیاد ۔ ہوا باعث ظلم و کین و فساد
روان فوج کے ہمرہ قتل حسین ۔ امام زمان خسرو مشرقین
وہ خالد ہوا آکے سالار فوج ۔ حبیب سیہ دل علمدار فوج

ہوا وہ ہی جو کہہ گئی تھی علی / اوسی در سی مسجد میں آئی تھی
کہاں قول سلطان عالم میں فرق / سر مو نہیں حکم محکم میں فرق

معجزہ

روایت سنو تازہ ای خاص و عام / کہ تھے مسجد کوفہ میں وہ امام ۱۱
سر منبر پاک بر رونق فروز / گہر ریز خطبہ شہ نیک روز
کہ ناگاہ ایک اژدہائی سترگ / بصورت مہیب و بقامت بزرگ
ہوا در سے پیدا ڈری لوک تب / اوٹھی دفع کی فکر میں سب کے سب
کہا شہ نے کچھ اسکی حاجت نہیں / توقف کرو جاہئی ہیبت نہیں
غرض آیا مسجد میں وہ اژدہا / سو ہی شاہ دیں تا بہ منبر گیا
کہی شاہ سے کان میں کچھ کلام / کہ آواز سنتے تھے مردم تمام
دیا شاہ دیں نے بھی اوسکا جواب / نہ سمجھا کوئی پر کلام جناب
سخن سنکے غائب ہوا اژدہا / شہ دین و دنیا نے خطبہ پڑھا
ہوئی جبکہ خطبہ سے فارغ امام / کہی اہل مجلس نے تب یوں کلام
کہ اے شاہ والا یہ کیا راز تھا / جناب معلا یہ کیا راز تھا
کہا شاہ نے حاکم جن تھا یہ / ابھی زیر منبر جو ساکن تھا یہ
ہوا تھا جو دشوار اک مسئلہ / وہ آیا تھا یہاں پوچھنے برملا
بار اوسکو جب مسئلے کا جواب / ہوا چشم مردم سے غائب شتاب
شہ دیں سلیمان فرماں دہ تھے / کہ جن و ملک تابع شاہ تھے

معجزہ

۱۲ لڑی جبکہ خیبر میں شیر خدا — عیاں کسقدر زور بازو کیا
وہ خیبر کا در تھا جو عظمت میں فرد — ہلاتی تھی اوسکو تو ہفتاد مرد
لیا آپ نے اوسکو فورا اوکھاڑ — حقیقت میں دیکھو تو تھا . تھا پہاڑ
بنایا اوسی شہ نے خندق کا پل — گذر اوس پہ کر گئی فوج کل
کرامت یہ ہے زور بازو سند — خدا کا وہ یدہی خدا کا اسد
ہوا خوش یہ غازی سی پروردگار — کہ بھیجی اسی عرش سے ذوالفقار
نہ کیوں دھوم ہو بازوی شاہ کی — وہ شمشیر قدرت تھی اللہ کی

ہ

۱۳ کسی دن تھی صرف حکومت علی — کہ دو سری ایسی تھی صحبت علی
حضور لب شاہ مردان ہوی — گہر یا کہ لعل بدخشان ہوی
کہا آپ نے ہیں کوفے میں جو مرد ہزار — زیادہ وہ نہ کمتر ہی اونکا شمار
اعانت کرینگے مری اختیار — کرینگے مخالف سے سب کارزار
زبان سی جو حضرت کے نکلی تھی بات — ہوی آخر کار وہ وار دست
کہ کوفے سے وہ مرد آئے ہزار — ملی شہ سی دشمن سے کی کارزار

ہ

۱۴ روایت یہی شمس سے ہی سامعین — کہ بیٹھی تھے اکدن امام مبین
مکر تھا مقام امام زمان — وہ مسجد جو کوفے کی ہے درمیان
پیمبر بھی تھا حاضر بار عام — بہت سے صحابہ حضور امام
ہوا ایک مرد عرب کا گذر — کہ تھا خوش بیان و خجستہ سیر

وہ دو شخص ہیں باندھے ہوئے خوش لباس
کیا اوسنے حضرت کو آکر سلام
کہ ہیں کون تم ہیں وصی نبی
کہو ناصر مصطفےٰ کون ہے
پسندیدہ اخلاق و صاحب کرم
کہا شہ نے میں ہوں وصی نبی
ترا عبد طاہر ہے نام رفیع
کہا اوسنے آیا ہوں میں جا ادہر
بنی قوم عالی گہر شیبنام
عقیمہ جہاں میں وہ مشہور ہیں
میں لایا ہوں اک مرد مقتول شہا
شہا عرض سب کی یہ مقبول ہو
کہے قتل ہونے کا قصہ تمام
سنے شہ نے مرد عرب کی جو بات
ابھی شہر کوفہ میں دی یہ ندا
خدا نے جو رتبے دیئے بیشتر
پھرا شہر کوفہ میں میشم تمام
ذرا شبہ و جاہ دیکھو چلو
نظارہ کرو اے صغیر و کبیر

طویل اوسکا قد اور چہرہ شناس
فصاحت سے کرنے لگا یوں کلام
کیا تھا جسے خود نبی نے وصی
حبیب رسول خدا کون ہے
ولادت ہی جسکے میان حرم
خدا کا غضنفر نبی کا وصی
پدر قتل میرا ہی جد ہے رفیع
کثیرہ جماعت کا ہوں نامہ بر
کہ وہ شصت الف آدمی ہیں تمام
قرین ولی ہیں گو بہت وہیں
نہیں علم مارا گیا کسکے ہاتھ
دعا کیجیے زندہ مقتول ہو
بتا دے یہ خود اپنے قاتل کا نام
یہ میشم سے بولے شہ کائنات
کہ ہوں جمع دیکھیں یہ سب ماجرا
نظارہ کریں آکے وقت سحر
ندا دی کہ حاضر ہو سب خاص و عام
مسیحائے شاہ دیکھو چلو
جلاتے ہیں مردے جناب امیر

ندا دی کہ یتیم پھر آباد ہان
مخاطب ہوے یون با مر زبان

کہ پہنچا تو اس مرد کو اپنے گھر
ضیافت کا دعوت کا سامان کر

اوسے لے گیا یتیم با وفا
ضیافت کا سامان مہیا کیا

ہوا جب عذار سحر تابناک
کہلے خواب سی دیدۂ اہل خاک

تو یتیم گیا پیش شاہ حجاز
پڑھے ساتھ شبیر خدا کی نماز

ادا کرکے طاعت وہ ماہ نجف
نجف کو چلا بادشاہ نجف

یتیم سے یہ حاضر حضور امیر
ہوے جمع سارے صغیر و کبیر

ہوا حکم یتیم کو لا جلد اب
جنازہ وہ ہمراہ مرد عرب

جنازہ بھی اور وہ بھی حاضر ہوا
گئے پیش تابوت شیر خدا

جنازہ کھلا تو یہ آیا نظر
کہ ہے اوسکے تن سی جدا اوسکا سر

کسی شخص نے مرد عرب سی یہ بات
ہوے کتنے عرصے سی یہ واردات

وہ بولا کہ کل تک تھی چالیس دن
سوا ہی یہ دن ہی شہ انس و جن

کہا شاہ نے اسکا قاتل ہی جب
یہ گردن پہ اسکے اوسی کی ہی ضرب

سبب شاہ ادعی تھی اسی تھی دشمنت
عداوت جہان مین ہی الفت کی ذات

اسی دشمنی سے تھا التفات
نہ کرتا تھا اوس سے ذرا التفات

سو اوسکے تھے اور سے ایکدن
کرتے تھے عقد بین اسکے وہ نیک زن

کہا شہ نے مرد عرب نے سوال
کہ زندہ ہو یہ خود دکھلا بیان حال

یہ قاتل کو جب تک نہ بتلائے گا
جو قصہ ہی الیس مین کہ بہ جائے گا

ہوئے متعد شاہ عالم پناہ
بجا لاے حمد و ثنائے آلہ

پس حمد رب سمیع و دود
کیا اس کو قسم سے پہر یوں خطاب
کہا تجھکو اللہ کی ہے قسم
کہ مردی پہ مارا جو عضو بدن
ہوئی تھی اوسی ساعت وہ بالتمام
اوسی طرح ہے یہ جو بیجان بدن
یقین ہے کہ زندہ کرے اسکو رب
یہ کہکر اوٹھی شہ پہ لائی راست
کہا قم باذن خدا سے قدیر
کہ تو کھڑا ہو رگ سے ہو ناشرو
تیرا تجہ پہ خالق نے احسان کیا
یہ سنتی ہی حکم امام زمان
کہا مین اوٹھا یا جناب امیر
ہزبر خدا نائب مصطفیٰ
کہا شہ نے قاتل ترا کون ہے
یہ تقریر کے اوسنی سب کی حضور
ہوئی شہ کی قایل صغیر و کبیر
لکہا ہے کہ مدت تلک وہ جیا
ہوئی حرب صفین مین جب شاہ کی

رہا ان محمد پہ بہیجا درود
خدا کی بہی قدرت ہے کیا بیحساب
نہین بقرہ کا قوم موسیٰ سے کم
پڑے جان کرنے لگا وہ سخن
کیا اپنے قاتل کا اظہار نام
ملاتا ہون اس سے کوئی مضمون
کہی حال اپنی زبان سے یہ سب
لگایا تن مردہ پر پا سے راست
سمیع و بصیر و لطیف و خبیر
پدر خنظلہ تیرا احسان ہے جب
کہ بیجان تہا تو صاحب جان کیا
ہوا زندہ تابوت مین وہ جوان
وصی جناب رسول کبیر
امام ہدا صاحب اتقا
کہا قتل جس نے بتا کون ہے
کہ خونریز ہے حرب حسان کا پسر
نہی معجزات جناب امیر
ہمیشہ رہا پیش شاہ ہدا
شہادت ملی حکم اللہ سے

معجزہ

ابو جعفر قمی سے معتبر ۱۵ باسناد لکھتی ہیں اب یہ خبر
کہ صفین میں تھا سپاہ شہ کے مقیم حبیب خوش انجام ابن حکیم
وہ کہتا ہے پہنچے جو صحرا میں سب ہوا لشکر مرتضے تشنہ لب
وہ صحرا وہ گرمی وہ تفسیدہ خاک یقین تھا کہ ہوں پیاس سے سب ہلاک
پریشان ہوے آدمی چار سو کہ پیاسوں کو پانی کی تھی جستجو
ملا دیر اوس دشت میں ناگہاں گئی مجتمع ہو کے پیاسے وہاں
قسم کھا کے کہنے لگے اہل دیر کہ پانی کی گر ہو طلب تو بخیر
نہیں آب یہاں تا دو فرسنگ راہ اسی تشنگی سے ہیں ہم بھی تباہ
جو آیا تھا پانی وہ سب ہو چکا جو مرنے کا سامان تھا اب ہو چکا
یقین ہے کہ ہو کام سب کا تمام پیئیں شربت مرگ سب تشنہ کام
علی سے کہا سب نے ہو کر اداس کہ سولا پیام اجل ہے یہ پیاس
کہیں کس سے ہم جا کے فرمائیے کوئی معجزہ آپ دکھلائیے
چلے چند گام آپ شاہ نجف اشارہ کیا ایک زمین کی طرف
لگے کہنے سب سے شہ کائنات کہ کھودو اسکو جو چاہو حیات
خدا دیگا اک چشمۂ صاف و سرد گوارا و شیرین و خوش طعم و برد
لگے کھودنے وہ زمین اہل فوج کہ سینوں میں تھی بحر آتش کی موج
ہوا آشکارا اوس جگہ ناگہاں سیاہ و عظیم ایک سنگ گراں
کیا زور سب نے بہت بار بار نہ جنبش ہوے سنگ کو زینہار

ہوئی آپ سے گر رشتہ چو بین
کیا طاقت در تکنے سے ظہور
عیان چشمہ صاف و شیرین ہوا
ہوئی سیر اوس سب شیر خدا
بہت شاد و خرم وہ سلطان ہو
پڑی تک آئندہ مین پیچ و تاب
شہ دین نے جب سیر اونمین کو کیا
کہ یہان تھا وہ راہب جو بالای دیر
اوتار و چھ یا مسی کے تہا
پکارا نہین تم سے بہتر کوئی
کہا شاہ نے آکی پیارا ورنہین
وہ بولا مجھے کچھ تو معلوم ہے
ہوا تب پرشاہ سلطان دین
محمد جو سلطان آفاق ہے
وہ بولا کہ بیشی کا دیکھہ نشان
کہا شاہ نے یہ چشمہ عجیب
ہزارک نہرین اسکے ہیں آب و تاب
وہ چشمہ کہ ہے اسکا پا نے سبب
مین ہون آخر او صیا سیلف

پیدا اللہ بدون آمد از آستین
کہ وہ سنگ پٹکا کئی ہاتھ دور
اوسی بیچ دیکھا وہ حق بین ہوا
پیا آپ اور اشترون کو دیا
کہ سیر آب انسان و حیوان ہوئے
کئی سب نے تشنگی سیر آب
اوسی جا پہ اوس سنگ کو دہر دیا
یہ چشمہ تماشا تہا کی اوسکی سیر
خضور سے مین جا حاضر ہوا
کہا آپ ہین یا پیمبر کوئی
فرشتہ نہین ہین یہ سب کوئی نہین
ہین ناوان سی تو نہین کچھ کہو
کہ مین ہون وصی رسول امین
وہ محبوب رب جسکا مشتاق ہے
کہا آپ نے کیون عیان ہے نہان
بہت اسکے نہرین عجیب و غریب
کہ آتا ہے گلزار جنت سے آب
جو تھی سی صد چشمہ وہ او صیا
خدا نے مجھے کو دیا یہ شرف

کہا اوسنے سچ کہتے ہو یا امام
یہین انجیل مین پڑھ چکا ہون تمام

کتابین سماوی جو ہین اور بھی
رقم اون کتابون مین ہی یہ حکایت بھی

یہ کہکر دیا ہاتھ مین اوسنے ہاتھ
ہوا صرف بیعت وہ رغبت کی ساتھ

مسلمان ہوا اور کلمہ کہا
کہ تم ہو وصی رسول خدا

کہا پھر کہ یہ دیر دیرینہ سال
تھی اسکی تعمیر سے ہمت امال

کیا ہی یہی عالمون سے سوال
کہ اک چشمہ اس دشت مین ہی نہان

نہ سنگ سے چشمہ ہو آشکار
مقام اوسکا لیکن نہین آشکار

نہ ظاہر اوسے کر سکے گا کبھی
و لیکن رسول خدا یا وصی

بہت راہب اس دیر مین یا امام
اسی آرزو مین ہوی ہین تمام

کشایندہ چشمہ ہو آشکار
کرین اوسکی خدمت مین وہ اختیار

موافق نزادن سب کی تقدیر تھے
مقدر مین میری یہ توقیر تھے

کہان تک کرون شکر پروردگار
دیا مجھکو یہ سلسلہ استوار

مجھے دین و ایمان کی نعمت ملی
یہ دولت تمہاری بدولت ملی

علی نے سنی جب یہ اوسکی کلام
تو آنکھون مین بھر آئے اشک امام

کہا شکر اسکا کرون کیا ادا
کہ بھولا نہ مجھکو کسی دم خدا

سماوی کتب مین کیا سرفراز کر
خدا کو زیادہ ہی بندی کی فکر

کسی کو ہوا حکم شاہ حجاز
بتاوی اسی واجبات نماز

غرض پھر وہ ظل خدا مین رہا
رکاب امام ہدا مین رہا

کسی جنگ صفین کو جب مرتضی
اوسی وہان تنہا دست کا رتبہ ملا

پڑھی اوس جنازے پہ شہ نے نماز		کیا دفن اوسکو بصد امتیاز
زہے فیض عالی زہے مکرمت		کہ اوسکے لئے کی طلب مغفرت

معجزہ

بیان کرتے ہین یون ثقات مفید	۱۶	چلے جنگ صفین کو جب وہ سعید
ہوئی ایک منزل مین یہ واردات		ملا راہ مین شہ کو بحر فرات
عبور اوس سے کرنے لگی سب سپاہ		ہوئی وارد کربلا بھی وہ شاہ
عجب غم کا سامان ہوا اوس گھڑی		یہ رونے لگی آنسوون کی جھڑی
ہوئے لوگ حیران کہنے یہ کلام		کہ باعث ہے رونیکا کیا اے امام
تحسر سے کی چار جانب نگاہ		کہا قتل ہوگا یہان ایک شاہ
یہ کرب و بلا کا ہے بیشک مقام		کہ ہو وادے کربلا اسکا نام
کہ جنکی یہان تشنہ کامونکے خون		فلک قدر عالی مقامونکے خون
اوٹھائینگے ایسے الم تشنہ کام		ملک جنکا ماتم کرینگے تمام
یہ کہکے ہوے وہان سے حضرت روان		چلی سب سپاہ شہ انس و جان
کسی پر نہ لیکن یہ عقدہ کھلا		بہت فکر کی پر نہ اصلا کھلا
ہوے وارد کربلا جب حسینؑ		ہوا قتل احمد کا وہ نور عین
ہوا آئینہ سب پہ قول امیرؑ		ہوئی آوس سے واقف صغیر و کبیر

معجزہ

فصاحت مین کامل ہین بالبید	۱۷	وہ عالم وہ فاضل ہین بالبید
رقم کرتے ہین یون روایت صحیح		سماعت کے قابل بیان فصیح

روایت یہہ بنت نمیر سے ہے
کہ تھا عہد ظلم ابو بکر کا
لرزنے لگی زلزلے سے زمین
لرزتے تھے اسطرح دیوار و در
نکلنے لگے گھر سے سب فوج فوج
ہوے اپنے جینے سے سب ناامید
گئے سوئے شیخین روتے ہوئے
وہ اندیشۂ جان سے خود تھے ہلاک
وہ دونوں وہاں سے سوئے حیدر ہوے
بہت لوگ روتے ہوئے انکے ساتھ
ور مرتضیٰ پر کیا جا کے عرض
کرو دستگیری نہیں ہمکو تاب
زہے رحم سلطان عالم پناہ
کوئی پشتۂ خاک تھا اوس مقام
طپاں وہ بھی مرغ بسمل کیطرح
کہا شہ نے تم سب ہو اندیشناک
وہ بولے کہ کیونکر نہو اضطراب
کوئی شکل بچنے کی اصلا نہیں
دعائیں کئے شاہ نے کچھ سخن

حکایت محمد کی دختر سے ہے
بڑا درد اوس صاحب بلا
کہ منظور تھی عبرت الناظرین
ہوا سے کوئی جیسے جھومے شجر
زمین میں تھی جادہ کہ دریا میں موج
رہی زندگی کی نہ اصلا امید
تلاطم میں کشتی ڈوبتے ہوئے
شگافتہ کرے پیر و ماندہ خاک
معاند سگ کوے حیدر ہوے
اوٹھائے ہو زندگانی سے ہاتھ
کہا ای شیر حق حاکم جزو و کل
کہ ہے اب بہت شدت اضطراب
چلے اپنے گھر سے نکل کر وہ شاہ
ہوئے آگے استادہ اوس پر امام
کہیں ہل رہے تھے مکان انکے
کیا ہے کہیں زلزلے نے ہلاک
تلاطم میں ہے خاک مانند آب
کبھی زلزلہ ایسا دیکھا نہیں
عجب بحر رحمت ہوا موج زن

کہا خاک پر پار کر دست پاک / کہ ساکن ہو ساکن ہوا مشت خاک
ہوئی حکم حضرت سو ساکن زمین / زہے فیض رب جہان آفرین
ہر دست طے مرحلہ ہو گیا / کہ موقوف وہ زلزلہ ہو گیا
ہوا عجب علی سے یہ کار سترگ / تعجب مین آئے وہ خرد و بزرگ
کہا شاہ نے جائے حیرت نہین / ہمین کون عالم مین قدرت نہین
گذرتا ہے جو صبح سے تا بشام / زمین عرض کرتی ہے ہم سے تمام

معجزہ ۱۸

زہے قطب راوندے محترم / کہ کرتا ہے وہ یہ روایت رقم
نصارا کئی آئے پیش رسول / کہا شہ نے اونسے کرو دین قبول
رہی دیر تک گفتگو بیشتر / ہوا اسپہ آخر سخن مختصر
کہ ناقہ نکالو جو سنگ سے / کرامات سے اعجاز و فرہنگ سے
مگر اونکے بچے بہی ہمراہ ہون / تو البتہ ہم قائل شاہ ہون
جو اعجاز صالح نمایان کرو / تو البتہ ہمکو مسلمان کرو
نبی نے کیا وعدہ اونسے کہان / یہی ہوگا کرتے ہو جو تم بیان
گئے وہ یہ سنکر نبی کا کلام / کہ حاضر کرین قوم اپنی تمام
پھرے بعد مدت بشوق کمال / کیا تہا نبی نے نہان انتقال
نبی کا جو تہا دوست دلتنگ تہا / مدینہ کا کچھ اور ہی رنگ تہا
ہوئے سنکے دلمین وہ اپنے ملول / کہا کون ہے جانشین رسول
اگر ہوگا وہ نائب مصطفےٰ / کریگا پیغمبر کا وعدہ وفا

کہا سب نے بوبکر ہے جانشین / کریگا وہ وعدہ وفا ہی یقین
ہوئے سب سو بوبکر راہی وہ سب / کہ منظور تھا امتحان ادب
کہا اوس سے تو ہی خلیفہ اگر / رسول خدا کا ادا دین کر
وہ بولا کہ کیا دین ہے کچھ کہو / مرا دل بھی بیچین ہے کچھ کہو
کہا سب نے سو ناقۂ شترہ فام / کہ پہنچے کبھی ہمرہ ہوں اونکے تمام
ابوبکر سنکر یہہ حیران ہوا / نہایت مشوش پریشان ہوا
کہا ہوا ادا دین یہہ ہے محال / کہ چھوڑا نہیں کچھ پیغمبر نے مال
مجھے مقدرت اسطرح کی کہان / کرے چارہ کار رب جہان
نہ سمجھا جو بوبکر اونکے سخن / ہوئے اپنے دلمیں وہ سب خندہ زن
کہا ہمنے گر کھل گیا سب دروغ / کہ دعوی پیغمبر کا تھا بیفروغ
ہوئے حاضر وقت سلمان یہان / ہوا ہیچ اونھین سنکے اونکا بیان
چلے ہوکے رخصت وہ جسدم تمام / کیا اونسے سلمان نے تب یون کلام
ستو خضر راہ ہدا اور ہے / چلو نائب مصطفی اور ہے
علی جانشین رسالت مآب / جو پوچھوگے اوس سے وہ دیگا جواب
ہوئے تھے نصارا نہ بیرون در / کہ مسجد مین آئے علی نامور
زبس طور صدق و صفا ہوگئی / عجب شرح بیت خدا ہوگئی
نصارا سے سلمان نے اوسدم کہا / یہہ ہی باب علم رسول خدا
کیا قوم نے مرتضی کو سلام / ملی شاہ سے با خضوع تمام
کہا پھر کہ دین رسول خدا / اگر جانشین ہو کرو تم ادا

شہ دین نے پہلے تبسم کیا
کہاں میں کرونگا ادا سب وہ دین
ادا میں کروں آج دین رسولؐ
وہ بولے ہم سے یہی شرط ہے
کہا شہ نے کل صبح کو آفتاب
غرض صبح روشن جو پیدا ہوئی
ہوے سب وہ حاضر حضور علیؑ
شہ اوصیا سوے صحرا چلے
کیا دشمنوں نے یہ دل میں خیال
بہت دور اس بات کی ہے سبیل
امام امم نائب مصطفےٰ
پڑھی ایک گوشے میں شہ نے نماز
عصا ہاتھ میں لیکے اوٹھے امام
لگایا اوسے سنگ پر زور سے
ہوئی صاف پیدا صدائے الم
پڑا سنگ میں دفعۃً ایک شگاف
حسن سے یہ بولے شہ ذوالفقار
جناب حسن نے جو کھینچی زمام
نہ ہے معجزات شہ ذوالفقار

پھر اوس قوم سے یوں تکلم کیا
کہ ہوں بعد احمدؐ شہ مشرقین
اگر دین احمد کرو تم قبول
رسول امم سے یہی شرط ہے
جو نکلے مرے پاس آفتاب
عجب قدرت حق ہویدا ہوئی
تہ ہے یمین نور وظہور علیؑ
وہ ہمراہ سلطان والا چلے
کہ یہ امر ہے مرتضیٰ سے محال
یقین ہے کہ ہوں آج حیدر ذلیل
ہوئے جبکہ صحرا میں داخل فرا
کئے دست اقدس دعا میں دراز
کہ تھا وہ عصا سید رسول انام
زمیں ہل گئی سنگ کے شور سے
شتر مادہ نکلی کہ جسکے کہ دم
ہوا اوس سے ظاہر سر ناقہ صاف
کہ کھینچ ذرا اسکے اوسکی مہار
نکلنے لگے ناقہ بے حد قطار
کہ پتھر سے ناقوں کی نکلی قطار

تعجب کیا لوگ حیران رہے ۔۔۔ کہ پیچھے بھی ہمراہ ناقہ نکلے تھے
گنا سب نے جب دم وہ ناقے تھو سو ۔۔۔ قریب اونکے بیچے بھی تھے تو بتو
نصارا کو جب دم یہہ آیا نظر ۔۔۔ ہوئے قائل دین خیر البشر
مقرر نے اونکے جو کی رہبری ۔۔۔ ہوئے داخل دین پیغمبری
کیا پھر یہہ شیر خدا سے کلام ۔۔۔ کہ ای جانشین رسول انام
دلون مین ہمارے ہے وحشت زیاد ۔۔۔ کہ افسانۂ صالح آیا ہے یاد
ہوئی ایک ناقے کی آفت سے نمود ۔۔۔ بلا مین پڑے جس سے قوم ثمود
دعا کیجیے یا امام زمان ۔۔۔ یہہ ناقے ہوں پتھر مین حالیہ نہان
عذاب خدا کوئی نازل نہو ۔۔۔ کہین نقش ایجاد باطل نہو
سخنور جو شاہ زمان ہو گئے ۔۔۔ تو پتھر مین ناقے نہان ہو گئے
گئے اونکے ہمراہ پیچھے بھی سب ۔۔۔ سرشتہ پہ تھا ملل تائید رب
محب مرتضے کے ہوئے شاد شاد ۔۔۔ عدوے علیؑ دل نا مراد

معجزہ

سنو ای محبان دست خدا ۔۔۔ ۱۹ ۔۔۔ جو ہے قوت بازوے مصطفے
یہہ لکھتے ہین ارباب ایزد پرست ۔۔۔ قوی جنکے ہین نیز در ایمان سی دست
کہ قوم حبش سے کوئی نوجوان ۔۔۔ جو تھا دست پرور دۂ عزوشان
گیا پیش سلطان عالی مقام ۔۔۔ ہوا دست بوس امام انام
کہا شاہ سے اے جناب امیر ۔۔۔ دو عالم کے بیشک ہو تم دستگیر
ہوئی مجھ سے چوری گنہگار ہون ۔۔۔ ہوا بے تکلیف یہہ کا سزادار ہون

کرے قطع یہ ہوں گنہ سے پاک
سخنور ہوئے دستگیر حیات
کہا جوڑ کر ہاتھ اوسنے نہیں
کہا شہ نے پھر تھا وہ غیر از نصاب
ہوئی تجھ سے چوری کی خشبو خطا
ہوا جب خطا کا مقر تین بار
زبس تھیں دست امام زمان
کیا خدمت شہ میں شاہ دین کے ساتھ
سرا کرتا تھا شہ کی ثنا
کہا نذر پاک شریعت ہیں جو وہ
سماء و سمک زیر فرمان شاہ
یہ اقصد یا تیغ امامت کے کل
کیا قطع یہ ست مجھے سربلند
حسین و حسن کا ہوا وان گذر
وہ آئے حضور امام زمان
ہوئے مہربان بسکہ شاہ عرب
کہا اللہ میں جوالسے عنایت کے ساتھ
دم دوستی اسکی بھرتا ہے تو
وہ بولا کہ اے شاہ حسن لقب

نہیں ہونگا میں اپنے ہاتھوں ہلاک
کہ وہ مال تھا غیر حرز ای جوان
وہ تھا داخل حرز اے شاہ دین
وہ بولا نہیں اے معلی جناب
گنہگار ہوں ہاتھ کا تو سنسا
کیا قطع پس شہ نے انجام کار
ہوا پاک تقصیر سے وہ جوان
لگا دامن مرحمت اوسکے ہاتھ
کہیں قبلہ جان دین مرتضیٰ
سزاوار تاج امامت ہیں جو وہ
وہ عالم ہیں اک بیت دیوان شاہ
قوی اوسکے بازو سے ختم الرسل
خطا سے ہوا پاک میں دردمند
سنی اوس سے جسدم ثنا اے پدر
کیا حال اوس نوجوان کا بیان
کیا آپ نے اوس جوان کو طلب
کہ جسنے تو تیرا کیا قطع ہاتھ
زبان سے مری مدح کرتا ہے تو
کروں مدح حضرت حیدر ہو جو صدر

شہ جملہ آفاق روحے فداک
کہ تمنے خطا سے کیا مجھکو پاک

کریں گر کوئی ٹکڑے ٹکڑے بدن
زبان ہو پے شکر ہر موے تن

محبت سے مملو مرا سینہ ہے
صفا کیش ہون مین چو آئینہ ہے

وفا پیشہ ہون دل ہے قربان مرا
محبت تمھاری ہے ایمان مرا

یہ تقریر سنکر ہوے آپ شاد
ہوا بارور اوسکا نخل مراد

کیا تن سے دست بریدہ کو ضم
دعا مین ہوے صرف شاہ امم

ہوا ہاتھ ایسا درست ایکبار
نشان تک نہ باقی رہا زینہار

معجزہ

۲۰ روایت ہے باقر سے اے مومنین
سنو تم کرو اوسکو دل سے یقین

کہ تھا ایک مومن محب امیر
امام دو عالم کا فرمان پذیر

اوسے پیش آیا سفر ناگہان
گیا خدمت شاہ مین وہ جوان

کہا شاہ نے اس سفر مین بصیر
ملیگا تجھے ایک رستے مین شیر

وہ بولا کہ اوسوقت مین کیا کرون
جو ارشاد ہو وہ ادا کرون

ہوا حکم سلطان عالی مقام
فقط اوس سے کہنا ہمارا سلام

زبانی جو یارا یہ کرنا بیان
کہ دی ہے مجھے شہ نے تجھسے امان

غرض وہ جوان جب روانہ ہوا
سر راہ غم کا نشانہ ہوا

قضارا یہ پیدا ہوا ایک شیر
غضبناک پیدا ہوا ایک شیر

ہوا مرد بیچارہ دہشت زدہ
لرزنے لگا جسم ہیبت زدہ

کہا اوس سے وہ شیر آیا جو پاس
سلام امام حقیقت شناس

دیا پھر یہ شیر خدا کا پیام | کہ ہے تجھکو اسلے شیر حکم امام
نہ دے مجکو رستے مین کوئی گزند | نکر میری ایذا اسے بھی پسند
عیاں جب یہ حضرت کا فرمان ہوا | سر افگندہ شیر نیستان ہوا
نہ مطلق ہوا حملہ ور پھر گیا | جدھر سے تھا آیا ادھر پھر گیا
سو سے بیشہ جب جا چکا بے گزند | تو مین پانچ اوسنے صدائین بلند
سفر سے پھر آیا جو وہ نوجوان | مشرف ہوا پیش شاہ زمان
ہوا حکم حضرت بیان حال کر | ملا تھا تجھے راہ مین شیر نر
وہ بولا لیا مینے حضرت کا نام | کہا آپکا اوس سے مینے پیام
پھر اشیر نر کھل گئی میری راہ | تصدق سے مولا کی پائی پناہ
بلند اوسنے کی تھی مگر جو صدا | مجھے مطلب اوسکا نہ ہرگز کھلا
کہا شاہ نے کب ہو مومن کو اینچ | صدائین مگر اوسنے دی تھین جو پانچ
نہ سمجھا تو اوس شیر نر کا کلام | کئے تھے ہمین پانچ اوسنے سلام

معجزہ

کسی روز تھے زیب مجلس امام | ۲ | فراہم تھے اصحاب حضرت تمام
ہوے گرم گفتار وہ رہنما | کہ یثرب مین ہی ایک شیعہ مرا
وہ دیندار تکلیف مین ہی کمال | بہت مفلسی سے ہے تغیر حال
مجھے دستمند کوئی ملتا اگر | تو اوسکے لیے بھیجتا گنج زر
منافق کوئی حاضر وقت تھا | خیال اپنے دل مین وہ کرنے لگا
مرے ہاتھ اگر کھینچے زر امام | تو لیکر مین ہوتا روان سوے شام

وہاں مل گئے ہیں حاکم شام سے
بسر عمر کرتا کس آرام سے

کہا آ کے پیش امام مبین
کہ حضرت نہیں مجھ سے بہتر امین

مرے ہاتھ بھیجیں گے حضرت اگر
امانت سے پہنچاؤنگا میں وہ زر

کہا شاہ نے دور ہو دور ہو
زبان سے مرے کچھ نہ مذکور ہو

خدا سے کبھی شرم آئے ستمگر تجھے
ترے دل میں کچھ ہے زبان پر کچھ ہے

کیا ہے یہی تو نے دل میں خیال
کہ آئے ترے ہاتھ [illegible] مال

سوئے کشور شام ہو تو رواں
کرے حق [illegible] ایماں

ملے حاکم شام سے فتنہ گر
کرے اپنی اوقات اوس جا بسر

سخن مختصر جب یہ فرمان ہوا
وہ کاذب نہایت پشیمان ہوا

علی جھوٹ کہا خاک پیش امیر
کہ [illegible] حضرت [illegible]

فصل سوم در ذکر بعض معجزات مخدومۂ خاتم المرسلین

سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا علیہ
آلاف التحیۃ والثنا

دل و جان خیر الوریٰ فاطمہ
جگر پارۂ مصطفےٰ فاطمہ

علی شوہر اور [illegible]
[illegible]

وہاں ملکۂ خاک پر تو جو مہر
[illegible]

خدا و نبی کو نہایت عزیز
[illegible]

فروغ شرافت سے برج قمر
گل باغ عصمت ہے خیر النسا
دعا کر دو نہ خیر النسا کی ہوئی
نہ ہے جو اوسے سید الطاف رب الفلق
رہے ہم مرحمت ایزد پاک کی
کبھی اوسنے فرصت نہ پائی اگر
رہے ہمدم لطف خدا کی کفیل
نبی کو جو رتبے خدا نے دیے
دو عالم کی مالک وہ بنت رسول
خدا نے بنایا وہ عالی دماغ
اگر شہر آپ کو شہر دین
تو ہے خلد کہتے ہیں زہرا کے گھر
نبیرہ محمد کی عالی جناب
لیا نام لکھی ہے توقیر سے
زہے رتبہ جاہ خیر النسا
رقم وصف توریت میں بالصراحت
محمد کی تصویر تھی کھینچ کے
وہی فہم و دانش وہی عقل و ہوش
دل پاک گھر رضا نے خدا

صدف وہ امامت کے حسنین گہر
دُر بحر عفت ہے خیر النسا
خدا سے جو اوسنے دعا کی ہوئی
کہ فاقے میں جنت سے پہونچے طبق
عطا بھیجا اوسکو پوشاک کی
حسین و حسن مہد میں نوحہ گر
کہ خود مہد جنبان ہوئے جبرئیل
وہ زہرا کو سب مصطفے نے دیے
ریاض جنا خانہ باغ بتول
کہ قندیل عرش وسکے گھر کا چراغ
سوا موج کوثر سے موج سخن
حضور رضوان وہ دربان ہے
شفیعہ وہ امت کی روز حساب
شرف اوسکا ظاہر ہے تطہیر سے
کہ قرآن میں بھی ذکر ہے جا بجا
نہ انجیل خالی نہ اوس سے زبور
کہ نور اوسکا توریت میں شہر پاکیزہ
وہی دست و بازو وہی چشم و گوش
ہوا خلق وہ دل پر اوسکے خدا

عبادت میں صرف صبح و شام
ادا حق خدمت گذاری کیا
بجز شکر ہرگز نہ کچھ بات کی
ہوئیں در بہر وقت پاس خدا
دعا حق تعالیٰ نے کی مستجاب
مگر صبر ایذا میں کیا کیا کیا
رضائے خدا شامل حال ہے
ملا بے نیازی کا جوہر اوسے
رضائے علی چادر دوش ہے
لباس اوسکا ہے کیوں آنکھوں میں رشت
رواں اشک خوف خدا ہر گھڑی
نہ سر سے ہے مطلب نہ تن ہی کا کام
خدا نے دیا اوسکو کیسا فروغ
عجب مرتبہ آسیہ کو ملا
شرف کیوں نہ ہو اوسکو عصمت کا تھا
کرے فخر حوا تو ہے سب بجا
عبث کافروں نے ستایا اوسے
نہ سمجھے لعیں آہ قدر جناب
فدک کا جو بخشا اوسے دعویٰ کیا

نماز و میں اوقات کاٹی تمام
کہ ہر حال میں شکر باری کیا
بہر کس مصیبت میں اوقات کی
زبان صرف شکر و سپاس خدا
کہ جو بات چاہی ہوئی وہ شتاب
بجز شکر ہرگز نہ شکوہ کیا
پڑی پاؤں عصمت پہ خلخال ہے
اطاعت خدا کی ہے زیور اوسے
کلام نبی گوہر گوش ہے
جو بھیجی خدا حلہائے بہشت
گلے میں رہی موتیوں کی لڑی
کہ یکرنگی وحدت اوسپر تمام
اوسی سے ہے سارا اوسکا سنگار فروغ
جو سایہ تھا اوسکے پیچھے کبھی سیاہ
کہ مریم کا ہو اوسکے دامن میں ہاتھ
ہے اولاد میں اوسکے خیر النسا
مٹی آپ جتنا مٹایا اوسے
ائمہ ہیں قرآن وہ ام الکتاب
خیال اوسپہ بھی کچھ نہ اصلا کیا

بتائی حدیث رسول انام / کہ کیا ارث سے انبیا کو ہے کام
نہ سمجھے کہ قرآن مین موجود ہے / کہ وارث سلیمان کا داؤد ہے
کیا افترا احمد پاک پر / یہ بہتان شہنشاہ لولاک پر
جو ایذا کہ خیر النسا کو ہوئی / وہ تکلیف خیر الورا کو ہوئی
کیا غصب دلاوا احمد کا حق / کہ زہرا سے چھینا محمدؐ کا حق
قیامت مین مونھ خاک کھلائینگے / سزا پائینگے وہ سزا پائینگے
یہ مغرور دنیا پہ بیدین ہوے / کہ آخر سزاوار نفرین ہوے
نہ کی قدر آل رسالت مآبؐ / کیا دین دنیا کی خاطر خراب
نہ سمجھے کہ دنیا ہے بے اعتبار / عذاب آخرت کا کیا اختیار
کہون حال کفار مین تا کجا / سنو اب حکایات خیر النسا

معجزہ

سنو مومنو یہ روایت صحیح / کہ عمار یاسر ہے راوی فصیح
کہ اک روز شیر خدا سے حبیب / گئے حضرت فاطمہ کے قریب
کہا فاطمہ نے کہ شیر خدا / جو بیٹھو تو تم سے کہون ماجرا
ہوا ہے جو ہوگا قیامت تلک / بیان مین کرون تم سے وہ یک بیک
علیؑ سے بیان کر چلی جب بتول / گئے اوٹھ کے حیدرؑ حضور رسول
بٹھا کر اوٹھین بولے خیر البشر / کہو کچھ خبر یا سنو کچھ خبر
علی نے کہا آپ کھولین زبان / کہ تاج بیان ہے تمھارا بیان
بتول و علیؑ مین جو تھی گفتگو / وہ خیر البشر نے کہی مو بمو

علیؑ نے کہا اے جناب رسول
مرے نور سے کیا ہے نور بتول

نبی نے کہا از خیر النسا
مرے نور سے ہے نہیں شک ذرا

یہ سنکر علیؑ ہو گئے شاد شاد
کیا سجدۂ شکر رب العباد

پھر آئے وہاں سے جو زہرا کے پاس
کہا فاطمہؑ نے کہ اے حق شناس

گئے تم حضور رسول خدا
جو اُنّے کہا تھا وہ سب کہدیا

علی نے کہا راستی اے بتول
لگے پھر یہ کہنے وہ جان رسول

کہا بوالحسن حبیب تھا میرا نور
وہ پڑھتا تھا تسبیح رب غفور

شجر ایک تھا خلد میں یاد رہے
کیا پھر مرے نور نے اوس میں گھر

یہ روشن ہوا وہ نہال بہشت
بڑھا حسن سے نور جمال بہشت

ہوئی لیلۃ الاسریٰ میں [illegible]
سر گلشن خلد رونق فزا

ثمر اوس شجر کا بحکم خدا
کیا اور نبی نے تناول کیا

مرا نور تھا جو امانت وہاں
ملا صلب احمد میں اوسکو مکان

پھر آیا جو رحم خدیجہ میں نور
کیا جسنے دنیا میں آخر ظہور

شروع ولادت سے ہوتیں مگر
گذشتہ آئندہ سے باخبر

سنی فاطمہ سے جو یہ گفتگو
ہوئی خوش نہایت امام نکو

حقیقت میں دونوں کا یکسا تھا
کہ وہ نور سے نور کا ساتھ تھا

ہویدا ہے نزدیک جمہور کے
یہ معنی ہیں نوراً علی نور کے

صحیحہ

جو راوی ہے اس نقل کا باخبر	۲	وہ ہے قطب راوندی معتبر

روایت یہ جابر سے کی ہے رقم
ستم دیدہ خیر النسا فاطمہ
اوٹھا کر ہزاروں غم بیکران
زمانے میں مختصر جینا ہو گیا
دلوں سے ہوئی کثرت رنج و غم
چھپی تھی وہ آہیں سدا ہم
چھپانی نہ جاتی سے تھا اوسکو کام
کبھی رو او کبھی نالہ فریاد کی
نہ چھٹتی تھی سینے کی اب ہیں تہین
کئی دن کسیطرح یہان سکوت قبول
کیا اوسنے کی آخر سفر
ہوئی ایک مدت وہ ایسی پیش
فقط جہر سے جہان گرم تھا
ہوئے رشتہ اسباب سے دلفگار
ہوئے جبکہ مایوس وہ دردمند
دعا کی خدا سے کہ رب ہنر
مقبول ہے کیا ہر زہرا سہلا
وہ زہرا سے چھٹ دل تفلق
کچھ دن فاطمہ کی گذری کا دم

کہ جب سے گئے احمد مختار هم
گرفتار درد و بلا فاطمہ
گئیں دار فانی سے سوئے جنان
جہان سارا ماتم سرا ہو گیا
ہوا خانہ ویران وہ شاد و داس
نظر آتی تھی صبح بھی اوسکو شام
نہیں آنسو بہانے سے تھا اوسکو کام
قسم اوسکے اسباب برباد کی
مکان خاک ہو اوٹھ گیا جیتے جی
کہ خالی ہی جائے جناب بتول
پریشان کیئے بال خستہ جگر
کہ دلتنگی سے ہوا ریش ریش
زمین گرم تھی آسمان گرم تھا
کہ ہو گرم سینہ دم آ گیا ایک بار
کھینچا ہاتھ گردون کے جانب بلند
نگہ میں تھیں فاطمہ کی کنیز
نکلا ساتھے نہیں آسیا
وہ زہرا جو جان شبیر تھی
نکلیا سے دم یاس جسم

خدایا نہ رکھ مجھکو محروم آج — پیے فاطمہ پیاس کا ہو علاج
دعا کر رہے تھے ابھی دلفگار — کہ اعجاز زہرا ہوا آشکار
سرے خاک اوترا فلک سے شتاب — بھرا آب کوثر سے اک دلو آب
ہوئے سیر اسد اللہ وہ حق شناس — لگی اوسکو پھر سات دنتک نہ پیاس
نکھانے نہ پانیکے محتاج تھے — کنیزی اوسے علین معراج تھی
کوئی بھیجتا تھا اگر بہر کار — دم گرمی مہر نصف النہار
مشقت وہ مفہوم ہوتی نہ تھی — اوسے پیاس معلوم ہوتی نہ تھی

معجزہ

روایت ہے جابر سے ای اہل ہوش — ۳ سمجھتیم بصیرت کرو اسکو گوش
کہ گذری کئی روز جو صبح شام — میسر نہ آیا نبی کو طعام
جو خود ما اک وحی و معراج تھے — وہ اک گروہ نان کو محتاج تھے
گئے نہ محل میں رسول خدا — کہیں بھی نہ پایا نشان غذا
کہا فاطمہ سے یہ آکر کلام — ترے گھر میں ہے کچھ تو دو یا طعام
کہ ہے مجھہ پہ غالب بہت بھوک آج — کروں اوس غذا سے کچھ اسکا علاج
کہا فاطمہ نے تو ہے نہ نان — فدا آپکی بھوک پر میری جان
یہاں فاطمہ ہوا ای رسول امین — گرسنہ ہیں میں حسین و حسن
غرض گھر سے زہرا کی بھی وہ رسول — چلے بھوک سے تھے نہایت ملول
کہ اسمین کوئی فاطمہ کی کنیز — اکہ تھی صاحب فہم و ہوش و تمیز
تھی فاطمہ لائے سوغات کچھ — کہ خالی نہیں ہے ملاقات کچھ

وہ تحفہ تھا اتنا سنو اب بیان
وہ تحفہ تحفہ تھا یا برگ سبز
کیا فاطمہ نے وہ ہدیہ قبول
وہ ہدیہ تھا کاسہ پنہان کیا
کہا گو کہ بھوکی ہوں میں بھی کمال
نہیں ہے غم اسکا خدا ہی گواہ
حسینؑ و حسنؑ کو بلا کر کہا
بلا لاؤ محبوب اللہ کو
وہ لائے سبھی حسینؑ و حسنؑ
کیا فاطمہؑ نے بیان اوسی حال
ادھر تھم سے چلا رسولؐ انام
اوٹھا لائی زہرہ تو دیکھا یہ حال
کہا یہ خدا کی طرف سے ہے بات
علیؑ کو کیا مصطفے نے طلب
جناب بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ
ہوئے سب سے یہ ذوی الاحترام
جو حصہ کی تھی پھر لولایا وہیں
عنایت تھی یہ خدا کی جناب

بس اک پارچہ گوشت و دو قرص نان
کہ تحفہ ہے درویش کا برگ سبز
نہان کرکے رکھا برائے رسول
بہت شکر خلاق یزدان کیا
حسینؑ و حسنؑ کا ہے تغیر حال
مقدم ہیں سب سے رسالت پناہ
کہ جاؤ حضور رسول خدا
بلا لاؤ دین کے شہنشاہ کو
ہوئی جلوہ فرما رسولؐ زمن
کہ ظاہر ہوئی قدرت ذو الجلال
ادھر تم نے دیکھا خدا نے طعام
بہت پُر گیا تھا وہ رزق حلال
کیا سجدہ خالق کائنات
ہوئے مجتمع پنجتن سب کے سب
ادھر خود جناب رسولؐ زمن
بہر اکل لیکن ذرا وہ طعام
سبھوں کو وہ کھانا کھلایا انہیں
جسے چاہے وہ رزق دے بے حساب

کتاب امالی میں ہی یون رقم ۔ لکھا شیخ طوسی نے اے محترم
مفصل ہے اس نقل کا بو سعید ۔ کہ اک روز شبیر خدا سے مجید
علی حجت حق امام ہدا ۔ گرسنہ گئی پیش خیر النسا
نہ تھی بھوک سے ایک حضرت کو تاب ۔ کہا کچھ جو ہو حاضر تو لا دو شتاب
کہا فاطمہ نے کہ اے محترم ۔ نہیں ہے طعام و دوائی کی قسم
نہیں آج کی صبح مطلق طعام ۔ کہ حاضر کرون بیت میں شہ امام
زمانے میں دو دن کی گذری ہے یہی ۔ کہ صبر و فاقے میں تشریف ہے
بسر جو ہوا کچھ کچھ عشا ۔ میں لائی تھی خدمت میں یا مرتضی
چھپا تی تھی اطفال سے بھی طعام ۔ کہ سب متقدم ہو تم یا امام
علی نے کہا کیوں نہ مجھ سے کہا ۔ کہ تدبیر کرتا میں خیر النسا
دیا فاطمہ نے پھر ان کو جواب ۔ نہیں مقدرت تھی کہاں بوتراب
بھلا تمکو تکلیف دیتی میں کیا ۔ کیا منع ہو لی مجھکو شرم و حیا
چلا سر جھکا کر وہ شیر کریم ۔ فقط تھا وثوق خدائے عظیم
کہیں سے لیا ایک دینار قرض ۔ کہ ہے شرع میں فکر اطفال فرض
ملے ان کو مقداد اثنائے راہ ۔ حرارت کی شدت سے حالت تباہ
پسینے میں ڈوبے ہوئے موبمو ۔ نہ تھی ضعف سے طاقت گفتگو
کہا اے برادر کدھر کا ہے قصد ۔ کہیں کا ارادہ کہ گھر کا ہے قصد
نہ کھینچے اتنی تکلیف جا گھر شتاب ۔ بہت آج ہے شدت آفتاب
جو نکلا ہو اسوقت کیا کام ہے ۔ مگر کوئی تجھکو بڑا کام ہے

وہ بولا نہ کچھ پوچھیے میرا حال / نہ کیجیے مرے حال کو کچھ سوال
تعجب ہوئے وہ امام زمان / کیا اوسنے مقداد لے یوں بیان
خدا کی قسم گرسنہ ہیں عیال / یہاں تک کہ باقی نہیں کوئی حال
ہوا اشتہا سے جو آرام دور / پڑا ایک گھر سے نکلنا ضرور
یہ احوال سنکر یہ روئے امام / کہ تر ہوگئی ریش اقدس تمام
ہوئے دونوں اقدس دم سرد سے / ملا خوب ہمدرد ہمدرد سے
علی نے کہا ہے یہی میرا بھی حال / کہ طفل ہیں میرے گرسنہ کمال
ملا ہے مگر ایک دینار قرض / سو تیری اعانت ہوا مجھ پہ فرض
اسے لیکے کرتے قوت عیال / ہمارا بھی رزاق ہے ذوالجلال
نہ لینا تھا وہ پر علی نے دیا / ہوا جس طرح سے وصی نے دیا
عجب پر تو ایسی عنایت ہوئی / مگر او نکو زہرا سے خجلت ہوئی
لیکے بیٹھے نہ وہ شاہ والا گئے / سوے شاہ نبی تھا لیے گئے
گئے ظہر کے وقت مسجد ان علی / [illegible]
جو طاعت سے فارغ ہوئے مصطفیٰ / ہوا مسجد سے ... نقصان
محمد اوٹھے اور پیچھے تھا وہ نامدار / اشارہ کیا پاؤں سے ایکبار
اوٹھے شیر حق اور چلے ساتھ ساتھ / جو پکڑا اونکا پیمبر نے ہاتھ
دیا مصطفیٰ نے جواب سلام / علی سے کہا پھر یہ شہ نے کلام
کہ ہو یا علی پاس تیرے غذا / کہ مہمان ہوں آج کی شب ترا
تہا جیسے ہوا مرتضیٰ کو حجاب / نہ حضرت کو کچھ دے سکے وہ جواب

نبی نے کہا کیسے لاؤں طعام
خدا نے یہ دی تھی نبی کو خبر
کہ گھر تم ہو مہمان شیر خدا
محمد اوٹھے اور لیا اونکو ساتھ
چلے خانہ فاطمہؑ کو رسولؐ
جو پہونچے تو دیکھا عجب ماجرا
طعام لذیذ اوس میں ہے خوشگوار
سنی فاطمہؑ نے صدائے رسول
جواب سلام اونکو شہ نے دیا
ہوا حکم کیونکر ہوئی تمکو شام
نبیؐ نے کہا کچھ ہے حاضر غذا
اوٹھی فاطمہ شاد دل کر دیا
علیؑ کو تعجب ہوا اسقدر
کہا فاطمہ نے کہ شیر عرب
علیؑ نے کہا ہیں تعجب میں ہم
کہا تھا میسر نہیں کچھ طعام
کہا نے یہ کاسہ تمھیں اب بلا
اوٹھایا سوے چرخ زہرا نے سر
خدا کی جو کھائی تھی میں نے قسم

وہ بولے کہ ہیں سخت محجوب ہم
کہ ہے فاقہ دو دن سے زہرا کو گھر
خدایا ہے سامان شیر خدا
عنایت سے تھا ہاتھ میں اونکا ہاتھ
عبادت میں مشغول تھیں یہاں بتول
کہ ہو بہشت زہرا وہ کاسہ دھرا
سر کاسۂ کرم پیدا اشجار
اوٹھا بہر تسلیم دست بتول
عنایت سے دختر کو ممنون کیا
وہ بولیں کہ ہے شکر رب کا مقام
کہ غلبہ ہے اسدم مجھے بھوک کا
وہ کاسہ حضور نبی دھر دیا
سوے فاطمہ کی جو شفقت نظر
نہیں ہیں سزاوار شفقت غضب
ابھی تمنے کھائی تھی ہمسے قسم
اگر گھر میں ہے تو خدا کا ہی نام
کہ لائیں حضور رسول خدا
کہ آگاہ ہے خالق بحر و بر
وہ حق تھی وہ حق ای امیر امم

علیؑ نے کہا یہ طعام نکو — کہ جیسی ہے اسطرح کی رنگ و بو
نہ دیکھا نہ ہی سنا آج تک — نہیں دیکھی ایسی غذا آج تک
محمدؐ نے اسوقت شفقت کی ساتھ — رکھی دونوں شانوں پہ حیدرؑ کے ہاتھ
کہا یا علیؑ جانتے کیا ہو تمہیں — یہ تم پہ ہے لطف خدائے مبین
عوض ہے یہ اس ایک دینار کا — کیا تم نے مقداد کو جو عطا
نہایت بڑی ہے خدا کی عطا — کہ دیتا ہے وہ رزق بے انتہا
پہنچتی ہیں باقر علیہ السلام — کہ بھیجا تھا رازق نے جو وہ طعام
اسے سب نے اک ماہ کھایا بہم — وہ کاسہ نہ ہوتا تھا زنہار کم
کریں کسطرح شکر خالق بیان — وہ کاسہ ہے اب تک ہمارے یہاں
عیاں ہوئے گا قائم علیہ السلام — تناول کرینگے اسی میں طعام

معجزہ ۵

روایت ہے یہ قطب دین سے رقم — کہ اک دن علیؑ بادشاہ امم
سوئے خانہ آئے تو دیکھا یہ حال — کہ بھوکے ہیں سب کودک خردسال
جگر شق ہوا دستۂ یاس سے — بن آئی نہ تدبیر افلاس سے
لگی کہنے حیدرؑ سے خیر النسا — کہ حاضر ہے یا علیؑ یہ ردا
اسے لیکے مجھ سے گرو کیجیے — حصول آج تھوڑے سے جو کیجیے
کرو فکر جائے توقف نہیں — کہ اطفال کا فاقہ ٹوٹے کہیں
چلے لیکے حیدرؑ ردائے بتول — کہ ہو اوس سے رزق شبیرؑ حصول
گئی اک یہودی کے گھر مرتضیٰ — نگہبان خیر البشر مرتضیٰ

ردا کی گرد آپ سے جو لئے — گئے کام جو سب خدا کی [illegible]
یہودی جو حضرت سے رخصت ہوا — کسی حجرے میں جا کے رکھی [illegible]
ہوئی روشنی روز کی جب تمام — تو دان اوسکی زوجہ گئی [illegible]
عجب نور حجرے میں آیا نظر — کہ روشن تھا مانند [illegible]
ہوئی سخت حیران یہ دیکھ کیا — یہ کیا ماجرا ہو یہ کیا ماجرا
الہی کہاں سے یہ سامان ہوا — کہ ہوتی نجم اقبال تابان [illegible]
گئی پیش شوہر کو دی یہ خبر — کہ نور خدا دا او سے جلوہ [illegible]
ہوا کو [illegible] خاطر فردہ تر — شب تار حجرے میں [illegible]
[illegible] وہ ردا تھی نہ یاد — جو حجرے میں پہنچا سراسیمہ [illegible]
[illegible] عجب روشنی — کہ تھی روز کی [illegible] شب روشنی
[illegible] ردا سے تھا اور — کہ حجرہ تھا خلوت گہ کوہ طور
[illegible] اوسکو ہوا اعتقاد — وہ جلوہ ہوا اوسکو شمع مراد
عزیزوں کو [illegible] کیا کہہ طلب — کہ وہ مرد میں قوم اوسکی تھے سب
ہوا [illegible] آیا نظر — تو اوسکے بھی طالع ہوئے [illegible]
مسلمان [illegible] — رہے فیض نسبت رسول الہ
عجب [illegible] — تصدق سے زہرا کے ایمان [illegible]

حکایت

روایت ہے سلماں سے اہل ہوش — سنو صدق دل سے کرو گوش [illegible]
بیان ہی یہ اوسکا [illegible] کہا — [illegible]

سو بیٹھی اسی طرح تا اکثر طول | او دوسرا سیا پیستی تھی بتول
نصیب ہوا جب یہ رسول زمان | کف دست زخمی لہو تھا روان
لگا بھیجنے فضہ کو بلوا لیے | بٹھا لی وہ محنت کو فرمائیے
دیا فاطمہ نے جواب سوال | کہ سلمان نہیں مجھکو معلوم حال
گذشتہ اک روز کرتی تھی کام | تو نوبت تھی دوسرے دن تمام
مری آج فضہ کی باری تھی گل | پیمبر کے ارشاد پر ہے عمل
یہ سنتے ہی ہوا ان کا منتظر | کسی کام کا ہوں میں امیدوار
کہا سلمان اس طفل ادا قبول | کہ آیا ہوں تمکو کچھ کیجیے حصول
وہ بولیں یہی ہے جو تیری رضا | تو لی خدمت گردش آسیا
کہ مشہور عالم ہوا در کا پیار | چلتی ہیں اچھی طرح شہوار
لگی فاطمہ بچوں کے حسین | لیا گود میں آگیا اوسکو چین
میں چکی لگا پیسنے جب وہاں | تو مسجد سے آئی صدا اذان
ادھر ہاتھ میں لیے طاعت لیے نیاز | پڑھی آکے مسجد میں سب نے نماز
کیا پیش اظہار بعد سلام | بیان شہ سے احوال زہرا تمام
رہی سنکے باقی نہ حیدر کو تاب | ہوئیں چشم گریاں شہ کی آنکھیں پر آب
پریشان ہوئے گھر کو حیدر روان | پھر آئے وہاں سے بہت شادمان
وہ آرائش گلشن جز وکل | گئی مثل شبنم بکھرے مثل گل
محمد نے اوسے کہا یا علی | عیاں تم پہ ہے سر خفی و جلی
جو گھر کو تھا آیا سبب مختصر | پکارے وہاں سب نے ہو کے کیا

کہا مرتضیٰ نے کہ خیر البشر / عجب حال گھر میں کے آیا نظر

کہ تھی خواب میں بنت خیر الورا / حسین اوسکے سینہ پہ رونق فزا

بلند آسیا سے صدا خود بخود / کہ گردش میں تھی آسیا خود بخود

رسول خدا نے تبسم کیا / علی سے پھر اوسدم تکلم کیا

خدا نے مقرر کئے ہیں ملک / سعین آل احمد کی محشر تلک

تعجب ہوا اس میں کیا ضرور / ملک کو بھی خدمت میں ہوگا ضرور

دیکھے کیسے ہمیں افتخار / سپاس خدا نے جہان صد ہزار

جو ہر ایک مو سے بدن ہو زبان / تو شمہ نہو شکر رب کا بیان

نہ شمہ میں ... ال جہان خاک ہے / خدا نے جہان آفرین پاک ہے

فصل چہارم در ذکر بعض معجزات امام ہدا قرۃ العین محمد مصطفیٰ پارۂ جگر مرتضیٰ امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا

امام حسن سبط خیر الانام / علیہ التحیہ علیہ السلام

عیاں اوسپہ سر خفی و جلی / امام زمان ہیں وہ بعد علی

امامت کے دریا میں یکتا گہر / خلافت کے گلشن میں تازہ ثمر

حدیثوں میں ہم رشتۂ بوتراب / پیمبر کے مانند علم کتاب

ملی فیض اللہ سے متصل / جو تفسیر سینہ تو قرآن ہے دل

ازل سے ابد تک جو گذریگا حال — وہ معلوم حضرت کو سے قیل و قال
عیان رفعت شاہ عالی جناب — اذان نوبت شاہ عالی جناب
وہ دریاے رحمت وہ بحر علوم — دو عالم میں تھی ہر دو عبادت کی دھوم
ضیا بخش عینین صوم و صلوات — روان اونسے بحر میں خمس و زکوات
عبادت کا حضرت کی قصہ دراز — قلم میں گیا لکھکے رکھتا نہ
سب احوال زہد شہ بحر و بر — قلم نے لکھا لوح محفوظ پر
علی جسطرح ہین وصی نبی — علی کے ہین یہ جانشین وصی
محمد سے جو مرتضی کو ملا — علی سے وہ سب مجتبی کو ملا
کرامت سے حضرت سرفراز تھے — علی کیطرح اونکے اعجاز تھے
ہوے اونکے صدقے سے زائل کرب — چھپے اونکی خاطر سے سب عیوب
وسیلہ ہوے جب شہ دین پناہ — تو بخشے گئی مجرمون کے گناہ
نئی زیب دی باغ ایجاد کو — کیا بارور نخل ارشاد کو
گل باغ اسلام روے امام — علم دین کا قبلہ شاہ انام
مسیحائی عام وقت سخن — حسن پر ہوا ختم خلق حسن
جلایا ہدایت کا ایسا چراغ — کہ دل مومنون کے ہو باغ باغ
بہادر دلاور امام مبین — قوی اونکے بازو سے ہی پشت دین
اونھین سے ہی آباد حکمت کا گھر — اونھین سے ہی روشن شریعت کا گھر
وہی مالک رتبہ مرتضی — وہی جانشین مسند مصطفے
وہی داعی شرع پروردگار — وہی حجت قاطع کردگار

خدا نے اونھین پاک و طاہر کیا نشان گنج قدرت تھا ظاہر کیا
وہ حق تھا جو ارشاد اونسے ہوا خدا کا گھر آباد اونسے ہوا
جسے تیغ سلطان عادل ملا اوسے گنج ایمان کامل ملا
اطاعت کا جسنے ارادہ کیا ثواب اوسکا حق نے زیادہ کیا
محبت کلید ریاض نعیم عداوت شرارات نار جحیم
پڑا کفر مین اونکے ڈر سے خلل + گرے بتکدون مین صنم منھ کے بل
کرم سے گئے دور آثار کفر بجھی بارش لطف سے نار کفر
عجب رعب تھا خاص قہار کا جگر آب ہوتا تھا اشرار کا
جلا زور کفار اونسے نہ خاک ہوئی ڈر سے فرعون طینت ہلاک
محب لائق سیر باغ ثواب عدو قابل گرز نار عذاب
محبت سے اونکی جسے کام ہے بخیر عاقبت اوسکا انجام ہے
شجاعت کے آگے ہو سرکوہ کاہ سخاوت کے آگے ہی دریا بھی چاہ
عطا وہ جہان تھی زاید حساب ضیا وہ کہ ذرہ جہان آفتاب
ہزبر وغا موسی طور حلم عیان جبہۂ پاک سے نور علم
رہے خوان الطاف شاہ انام رہے دعوت اسلام کی صبح و شام
جو لے نام بیمار پائے شفا کرے یاد قیدی ہو غم سے رہا
زیادہ اسکا حق نے سن لے دعا لیا نام زائل ہوئی ہر بلا
سخاوت سے دریا ہو شیر سر شجاعت پئے تیغ فاقہ سپر
[illegible] نے بہت و نجیر نہ ہارا کبھی دم رہے ضبط و صبر

غضب آپکا قہر خالق کا جوش | ہمیشہ رہے صبر سے پر خموش
نگین خانۂ خاتم الانبیا | دم تیز شمشیر شیر خدا
جو کی صلح اسمین بھی تھی منفعت | کہ کار خدا کی ہے یہ مصلحت
سجا تھا اگر جنگ کا تھا پیام | جہان صلح کے صلح کا تھا مقام
مناسب ہوئی کام سب شاہ سوں | جو کی صلح تو حکم اللہ سے
لعین کی نہ آو سیر ہوئی کم جفا | مدینے کا مردان کو حاکم کیا
بہہ دی اوسے جعدہ کو تحریص زر | کہ الماس بدعت ہوا کارگر
ہوا زہر سے جان احمد ہلاک | جگر مرتضی کا ہوا چاک چاک
ستم سے اونھیں کشتۂ سم کیا | بڑا ہی ستمگر نے ماتم کیا
نہ بہتر مگر کینہ خواہی ہوئی | کہ حاصل اوسے روسیاہی ہوئی
کروں حال حضرت بھلا کیا بیان | سنو معجزات امام زمان

معجزہ

۱ زہے قطبی او ندے معتمد | بیان جسکا ہی راویوں میں سند
وہ کرتا ہے اب اسطرح سے سخن | میان سفر تھی امام حسن
کوئی مرد صورت تھا جسکا نہ سیر | وہ حضرت کے ہمراہ تھا کم سیر
مگر صاحب عقل کامل نہ تھا | حسن کی امامت کا قائل نہ تھا
ہوا قافلے کا کسی جا گذر | فرودکش ہوا ساحل بحر پر
کنارے پر خرما کی تھی کچھ درخت | کہ بے برگ و بے بو وہ خشکی سو سخت
بچھا فرش حضرت کا زیر شجر | ہوے جلوہ فرما شہ بحر و بر

اوسی جا سے نزدیک وتر اوہ مرد | نظر آئی اوسکو جو وہ نخل زرد
کہا اوس نے گر سبز ہوتے شجر | تو ملتی مجھے کیسے کیسے ثمر
یہہ سنکر کہا شاہ والا نے تب | کہ رکھتا ہے تو آرزوے رطب
کہا اوس نے ہاں شاہ نے کی دعا | بدرگاہ خلاق ارض و سما
اوٹھی دست حضرت سوے آسمان | نہ سمجھا مگر وہ حسن کی زبان
زہے فیض اعجاز شاہ ہدا | کہ اک نخل سرسبز فوراً ہوا
ہوا اسمین پتے بھی پیدا ہوکے | رطب اوس سے شاداب پیدا ہوے
پتے سب سے بیدے ہوئے شاد کام | پھر اوس امر حرص عالم تمام
شتربان بھی تھا اوس سفر میں حسین سلام | لگے جا سے تشنیع کافر کے ہاتھ
امام زمان کو یہہ طعنہ دیا | خدا کی قسم سحر تھے کیا
کہا شتر نے یہہ سحر و جادو نہین | حقیقت سے واقف ذرا تو نہیں
دعا آل احمدؐ کی ہے مستجاب | کہ ہے بندہ پرور خدا کی جناب
غرض وہان چنے سب لیے اسنے رطب | ہوا سیر وہ قافلہ سب کا سب
عجب فیض آل نبی عام ہین | یہہ بیشک ائمہ کے سب کام ہین

معجزہ

سنو یہہ روایت کہ ہے معتبر | ٢ | کہ تھا مستمع ہو رہے خیر البشر
کہ مکے سے تھے پا پیادہ روان | مدینے کی جانب شہ انس و جان
ہوے طے منزلین یک قلم کرکے | تو پاؤن مبارک ورم کر گئے
کہا سب نے یا شاہ دین ہو سوار | کہ اب پاؤن میں ہے ورم آشکار

کیا شہ نے ارشاد حاجت نہیں
یقین ہے کہ جب قطع ہوگی یہہ راہ
جو لائیگا روغن وہ میرے حضور
ضرور اوس سے روغن لیا چاہیئے
کوئی شخص حضرت کے ہمراہ تھا
کہ ویران ہے یہہ منزل سخت گوش
غرض راہ جب طے ہوئی چند میل
سیاہی ہوئی دور سے جب عیان
کہا جا کے جلد سے روغن اگر دے تو لے
جو خادم گیا دوڑ کر اوسکے پاس
کہ کسکے لیئے ہے یہ روغن طلب
وہ بولا حسن ع شہ ذی نا مور
کہا اوسنے بیچل مجھے اوسکے پاس
یہہ کہکر جو پہنچا قریب امام
کہا شہ سے شیعہ ہون مین آپکا
مگر تجھسے ہے یہہ مری احتیاج
خدا سے کہو دے مجھے اک پسر
امامان حق کی کرے پیروی
کہا شاہ نے دیکھہ تو جا کے گھر

ابھی تجکو اتنی اذیت نہین
نظر آئیگا ایک مرد سیاہ
علاج اس ورم کا وہ ہوگا ضرور
جو قیمت وہ مانگے دیا چاہیئے
بہت اوسنے سنکر تعجب کیا
کہان اس جگہ کوئی روغن فروش
ہوئی اوسکے آنے کی پیدا دلیل
کیا ایک خادم سے شہ نے بیان
طلب جو وہ قیمت کرے اوسکو دے
تو کہنے لگا اوس سے وہ حق شناس
بیان کرتا اوسکا نام و نسب
نبی ص جسکا جد ہے علی ہے پدر
کرے ذرہ خورشید سے اقتباس
ادب سے کیا اوسنے شہ کو سلام
لیا تجکو روغن کے در کار کیا
کہا ہے درد زہ میری زوجہ کو آج
کہ ہو شیعہ آل خیر البشر
مگر اوسکی خلقت بھی ہو مستوی
دیا حق نے ایسا ہی تجکو پسر

گیا اپنے گھر کی طرف وہ شتاب — اوسی پھر آیا حضورِ جناب
دعا خیر کی دے کے کہنے لگا — بعینہ ہوا وہ جو ارشاد تھا
بہت کر کے شکر و سپاس امام — وہ روغن کیا نذر شاہ انام
امام دو عالم نے روغن لیا — لگایا ورم پر تو اصلا نہ تھا

معجزہ ۱۳

روایت کے قابل تو اب ہے یہ — حکایت کے قابل حکایت ہے یہ
کہ کوفے میں اکدن جناب امیرؑ — ہوا جنسے اسلام رونق پذیر
سریر شہا رونق افروز تھے — زمین آسمان جنت اندوز تھے
کہ اک مرد آیا حضورِ جناب — کیا اوسنے شیر خدا سے خطاب
رعیت ہوں میں آپکی یا امام — کہ میرا اسی شہر میں ہے مقام
کہا شہ نے ہے یہ سخن برخلاف — بیان کر نہ اتنا سراسر خلاف
نہ اس شہر کا رہنے والا ہے تو — نہ کچھ میں قبیل رعایا ہے تو
لیکن جو گذرا ہے سن مجھسے حال — کہے جھوٹ مجھسے کوئی کیا مجال
مسائل کئے تھے جو بغز علوم — نہ تھا اوسنے آگاہ سلطان روم
یزید سے رد کا ہے جو پدر — ہوے اوسکے واقف کئی بے خبر
مسائل کی کیا اوسکو معلوم ہیت — پر القصہ سوچا یہ تازہ فریب
کہ تجھکو سکھا کر روانہ کیا — بنا حیلہ کر کے بہانہ کیا
وہی پوچھنے مجھ سے آیا ہے تو — اوسی کا سکھایا پڑھایا ہے تو
کیا اوسنے اقرار سچ ہے امام — کہا راز پوشیدہ تھے تمام

نہ تھا کوئی آگاہ اس راز سے
کہا شاہ نے خیر کہہ اب شتاب
حسن کی طرف وہ مخاطب ہوا
بیان خود میں کرتا ہوں تیرے سوال
سوال اے جوان ہے یہ پہلا ترا
سوال دوم یہ کہ ہے بعد چند
سوال سوم یہ کہ کتنا ہے فرق
چہارم یہ بیشک ہے تیرا سوال
سوال اے جوان ہے یہ پنجم ترا
سوال ششم کا بھی ہے یہ بیان
کہ دس چیزیں ہیں اس جہاں میں کہ ہم
بیان کر چکے جب شہ خوش خصال
امام حسن سبط خیر البشر
ہوئے لعل لب سے یہ گوہر فشان
کہوں حال بین حق و باطل کا کیا
جو دیکھے آنکھ سے اپنی حق او سکو کہا
سما ارض کا بعد معلوم ہے
کرون دوسری بات سے بھی خبر
جو ہے طالب دوری غرب و شرق

ہوا انکو معلوم اعجاز سے
حسین و حسن تجھکو دینگے جواب
کہا شاہ نے کر توقف ذرا
کہ معلوم ہے مجھکو پوشیدہ حال
کہ ہے حق و باطل میں کیا فاصلا
میان زمین و سماء بلند
میان حد مغرب و حد شرق
کہ قوس قزح کیا ہے کہلیجیے حال
مخنث میں ظاہر علامت ہے کیا
بتاتا ہوں او سکا میں تجھکو نشان
کہ بعض اعضا ہیں بعض سے سخت تر
کہا او سنے سچ ہے یہی ہیں سوال
وہ مشکل علی عالم سحر دہر
جواب ان سوالونکا سن اے جوان
کہ ہے چار انگشت کا فاصلا
بہت باطل لغو سنتے ہیں کان
بمقدار نظر ہیں معلوم ہے
یہ دوری ہے مقدار مد نظر
میں اظہار کرتا ہوں او سکا بھی فرق

یہہ مقدار روشن ہو سکے حساب
جو قوس قزح کا ہو منظور حال
قزح نام شیطان مردود ہے
نکہہ اسکو قوس قزح ہو خطا
فراوانی رزق کا ہے نشان
نشان بہشت کرونہین بیان
نظارہ کرین گراوسے فرد فرد
کرین اس جگہ انتظار بلوغ
رخ جہل اس علم سے زرد ہے
جو عاشق ہو اور پستان بلند
جو اسیر بھی ہمکن ہو تو سمجھہ منیر
اگر بول ہو دراستی سے روان
وگر اشتر کی صورت ہو بول
وہ دس چیزین بھی کچھہ نہین ناپدید
کرو غور سے سخت پتھر اگر
یہہ ہے سخت جو چیز ہے آہنی
کہین سخت آہن سے ہے نار گرم
سو آگ سے آب ہے سخت گوش
کہین آب سے سخت تر ہے سحاب

سمجھہ سمیر یکروزہ آفتاب
ہین جو پیدا ہوئی وہ بھی عجب سوال
کتب مین سند اسکی موجود ہے
نہین قوس شیطان یہہ قوس خدا
برائے جہان غرق سے ہے امان
ہو پیدا ہوئی وہ تو بتکے ہین نشان
سنجا مین کہ یہہ شخص نر ہی کہ مرد
کہ داخل ہو جب زور کا بلوغ
اگر محتلم ہو تو وہ مرد ہے
تفقد کرین اوسکو زن ہو شہمند
علامت ہو ایک دیکھی ای عزیز
تو سمجھو کہ یہہ مرد ہے بیگمان
تو زن ہے وہ زن ہے یہہ تفصیل ہو قول
کہ ہین بعض سے بعض سخت و شدید
تو آہن کہین اوس سے ہے سخت تر
کہ آہن سے ممکن ہے خارا کنی
کہ آہن کو کرتی ہے گلخن مین نرم
کہ آتش کو کرتا ہے پانی خموش
کہ حکم اوسکا جاری ہے بالائے آب

کہیں ابر سے سخت تر ہے ہوا — کہ دیتی ہے جنبش اوسے جا بجا
ہوا سے بھی ہے سخت تر وہ ملک — کہ یہ اوسکے فرمان میں ہے آج تک
کہیں ہے وہ ملک اس ملک سے سوا — کہ جسے عہدہ ہے قبض ارواح کا
سوا اس کا بھی روح سے ہے اجل — کہ اس سے ہوا اوسکی بقا میں خلل
اجل سے سوا سخت رب ودود — کہ ہے حکم حق سے اجل کا ورود

معجزہ ۴

یوں شہر آشوب سے ہے بیان — مدینے میں آیا جو پسر امان
وہ سفیان کا اول ہے نفرا ابو — کیا حجت اللہ نے رو برو
کہا جد سے میری شفاعت کرو — امان باذن الٰہی اعانت کرو
کیا مرتضیٰ نے نہ ہرگز قبول — پس پردہ بیٹھیں وہاں جا بتول
خرامان تھی کہ پردے کے باہر حسنؑ — گلستان میں جیسی نسیم چمن
تھا چارہ وہ یا وہ تھی وہ جناب — مہر چارہ وہ کو تھا لیکن حجاب
کہا اوسنے پہونچکے آکر قرین — کہ اے دختر خاتم المرسلین
خدا نے تمھیں دی ہے قدر رفیع — حسنؑ کو کرو میرے حق میں شفیع
جناب حسنؑ آئے اوسکے قریب — ہوا جلوہ گر ماجرا اے عجیب
غضبناک تھا سبط شاہ حجاز — غضب سے کیئے ہاتھ دونوں دراز
کیا بینی و ریش کافر کو تھام — وہ عاجز ہوا پیش ابن امام
کھلی قدرت حق سے اوسکی زبان — فصاحت سے کرنے لگے یوں بیان
مقر ہو کے کر لیا ایمان قبول — کہ اللہ واحد ہے برحق رسول

توالبتہ تیری اعانت کرون — حضور پیمبر شفاعت کرون
یہ آل علی پر تھا فضل اله — لڑکپن مین گویا ہوا طفل شاہ
علی نے جو دیکھا یہ سب ماجرا — کہا اسطرح کرکے سجدہ ادا
عجب لطف تو نے خدایا کیا — کہ آل پیمبر کو سمجھے کیا

معجزہ

روایت ہے پیش امام حسن — کہ حسن دو عالم ہے نام حسن
ہوئی جمع سب شیعۂ مرتضی — بہشتی لقب شیعۂ مرتضی
کیا شکوۂ ظلم و جور زیاد — رہی اونکو باقی نہ تاب فساد
کہ ہمنے اوٹھائی ہے ایذا بہت — جفاؤن سے پائی ہے ایذا بہت
کیا اوسنے مسدود آب طعام — گھرون مین ہی اب ہے دانہ حرام
یہ تشویش ہے ظلم جفا کار سے — دم راست لینا بھی دشوار ہے
یقین ہے کہ ایذا مین مرجائینگے — زمانے سے ہم سب گذر جائینگے
ہوا سخت حضرت کو سنکر ملال — ہر یک سید کو آیا خیال
اوٹھائے شہ دین نے دست دعا — خدا سے یہ کرنے لگے التجا
خدایا یہ شیعہ ہین مضطر بہت — اوٹھائے ہین ظلم ستمگر بہت
زیادہ انکو دیتا ہے ایذا مدام — بس اوسے منتقم جلد لے انتقام
یہ پڑھتا تھا ثانی پیمبر دعا — کہ ظاہر اوسے دم اثر ہو گیا
غضب طرفہ ٹوٹا بد انجام پہ — ورم آگیا اوسکے ابہام پہ
گیا رفتہ رفتہ وہ گردن تلک — اذیت رہی وقت مردن تلک

کیا گو کہ اوسنے بہت سا علاج | مگر ضرب اللہ کا کیا علاج
ہر اک استخوان پس کے چونا ہوا | جو مرہم دھرا درد دونا ہوا
خدا نے احد سے لیا انتقام | تڑپ کر ہوا وہ ستمگر تمام
جہنم مین واصل ہوا وہ شقی | لعینون مین داخل ہوا وہ شقی

معجزہ ۶

روایت ہے اک روز احباب شاہ | ہوئے جمع پیش شہ دین پناہ
ہوئے شہ سے آمادۂ التماس | کہ اے شاہ دین خسرو حق شناس
یزید لعین کا بد رست ہے | شراب تکبر سے سرمست ہے
پہونچتا ہے حضرت کو اوس سے ضرر | تحمل مشقت پہ کیون اسقدر
نہ یون صبر ہرگز خدا را کیجیے | سزا دیجیے کچھ سزا دیجیے
کہا شاہ نے گو قلق ہے مجھے | کرون کیا یہی حکم حق سے مجھے
خدا سے دعا کا جو ہو اتفاق | ابھی دم مین غارت ہون شام و عراق
نمایان زمانے مین ہو انقلاب | منقلب ہون عدو کے خانہ خراب
ابھی ماہ ہو گم خورشید سرد | ابھی مرد عورت ہو عورت ہو مرد
مگر مجھکو لازم نہین ہے دعا | کہ کافی ہے انکو عذاب خدا
کیا جب حسن نے یہ حق حق کلام | تڑپا وہین بیٹھا تھا اک مرد شام
لگا کہنے ہان تم مین طاقت ہو یہ | حقیقت مین طرفہ کرامت ہے یہ
سنی جب یہ تقریر سلطان شعار | ہوئی طبع اوسکی بہت ناگوار
کہا شہ نے ہوتا ہے کیا حرف زن | کہ مرد وہین بیٹھا تھا ہو گیا زن

کیا اوس نے اپنی طرف جب خیال　　تو زن ہو گیا تھا وہ شیطان خصال
ہوا حکم شہ اوٹھ کر جا اپنے گھر　　ہوئی مرد زوجہ تری لی خبر
زن و مرد کا ہو گا جب اجتماع　　مقرر کریگی وہ تجھ سے جماع
شکم سے ترے ہو گا پیدا پسر　　ہویدا پسر ہو گا خنثے مگر
غرض تھا جو ارشاد شاہ ہدا　　اوسی حال میں وہ ہوا مبتلا
پشیمان ہوے دونوں انجام کار　　رہ توبہ آخر کو کی اختیار
سوئے خدمت شاہ والا چلے　　مقدر نے جب وقت ڈالا چلے
کہا آنکے خدمت میں ان صاف صاف　　خطایا امام دو عالم معاف
بس اب رحم بہر خدا کیجیے　　کرے رحم خالق دعا کیجیے
امام حسنؑ نے جو پھر کی دعا　　تو دونوں کا پھر حال اول ہوا
عجب انقلاب مقدر کیا　　کیا جو بفرمان داور کیا

معجزہ

۷ حکایت ہے یہہ ابن عباس سے　　روایت ہے یہہ ابن عباس سے
کہ بیٹھا تھا وہ سبط خیر البشر　　کسی گاؤ مادہ کو لائے اودھر
کہا شہ نے ہے حاملہ بے زبان　　شکم میں جو اوسکے ہے بچہ نہان
وہ رکھتا ہے معلوم ہے مجکو بھید　　جبین و سر و دم پہ داغ سفید
سنی ابن عباسؓ نے جب یہہ بات　　پے صدق قول شہ کائنات
روانہ ہوا ساتھ قصاب کے　　دیا ہاتھ میں ہاتھ قصاب کے
ہوئی ذبح وہ گاؤ جب ایکبار　　شکم سے وہ بچہ ہوا آشکار

جو دیکھا تو ضمناً تھا ارشاد شاہ — وہی بات تھی انہیں بے اشتباہ
پھر ابن عباس حضرت کے پاس — کہا آکے اے خسرو حق شناس
خدا نے کہا ہے یہ قرآن میں — یقیں جانتا ہے یہ قرآن مبین
جو ہے رحم میں جانتا ہے خدا — کہو تم پہ کیونکر یہ عقدہ کھلا
کہا شاہ والا نے صادق ہوں میں — کہ ہے شبہ قرآن ناطق ہوں میں
میں واقف ہوں احوال ارحام سے — خداوند عالم کے احکام سے
جو پوشیدہ ہے سب ہے مدنظر — میں ہوں مخزن علم خیر البشر

معجزہ ۵

نہیں صحت نقل میں کچھ کلام — کہ ناقل ہیں باقر علیہ السلام ۸
کہ کچھ لوگ بعد جناب امیرؑ — وزیر حبیب خدائے قدیر
ہوئے جمع پیش امام حسنؑ — امام زماں سے کئے یہ سخن
دکھاؤ ہمیں اے معلا جناب — دکھائی تھی اعجاز جو بوتراب
کرو معجزہ مرتضےٰ کا جلی — کہ تم میں بھی ہیں معجزات علیؑ
کہا شہ نے ایمان لاؤ گے تم — سراپردہ شک اٹھاؤ گے تم
وہ بولا کہ ہاں پیشوائے زمنؑ — ہوئے مستعد تب امام حسنؑ
پڑا تھا جو پردہ اٹھایا وہیں — نظر آئے اوسمیں حیدر مکیں
کہا شہ نے کچھ جانتے ہو نہیں — یہ ہیں کون پہچانتے ہو انہیں
کہا سب نے ہیں یہ جناب امیرؑ — قیامت میں ہر ایک کے دستگیر
ولی خدا ہو نہیں کچھ کلام — پس مرتضیٰؑ تم ہو بیشک امام

یہی معجزہ جو علی سے ہوا — دکھایا تھا روسے رسول خدا
تبا کی جو سجدے اوسمین نظر — ابو بکر کو آئے خیر البشر
وہ اعجاز تمنے دکھایا ہمین — نظر چہرۂ حیدر آیا ہمین
لگے کہنے تب یون امام ہدا — سنا کیا نہین تمنے قول خدا
کہ زندہ ہین راہ خدا کے شہید — تمہاری نظر سے مکرنا پہ یہ
کہا سنکے یہی راست شاہ امم — یقین ہمکو کامل ہوا یا امام

معجزہ ۹

یہہ کہتے ہین صادق علیہ السلام — سنو گوش دل سی یہہ شیرین کلام
کہ تھا جو یزید لعین کا پدر — بہت اوسنے کھینچی شرارت سے سر
حسن سے مگر آخر ہو سکے — بظاہر بے مصلحت آشتی
بظاہر تو رسم ملاقات تھی — مگر دل مین اوسکے وہی بات تھی
کسی باغ خرما مین تھے جو کہین — کہا اوسنے ایسے کہ ای شاہ دین
ہوا گوش زد یہہ سخن بار بار — کہ ختم الرسالت رسول خدا
اگر دیکھتے تھے شجر بار دار — تو تخمینہ کرتے تھے اوسکے ثمر
بتا سکتے تھے وہ عالی وقار — برابر نکلتے تھے وقت شمار
تمہارے جو شیعہ ہین ای مجتبی — وہ کرتے ہین دعوی سب اس بات کا
کہ ہی اس زمین آسما مین جو ہے — بلا شبہہ وہ سب سمجھتے ہین ہے
اگر تمکو ہے علم غیب البشر — بتا دیجئے کتنے ہین ثمر
کہا سنکے سچ ہے ولیکن رسول — بتائی تھی اکثر رسول نے بھول

یہہ خرما کا جو سامنے ہے شجر
بتاتا ہون تجھکو مین اوسکے ثمر

کہ چار الف ہین اور دانے چار
اگر شک ہو اسمین تو کرلے شمار

دیا حکم اوسنے تو اوسکے ثمر
فراہم کئے سب تلے زیر شجر

لعینون کو کیا گیا نے ہٹولے
کہ چار الف اور تین دانے ہوئے

کہا اوس لعین نے کمی ہے ایک کم
ہوا تب یہہ ارشاد شاہ امم

نہین جھوٹ کا اس سخن مین اثر
خدا کی طرف سے ملی ہے خبر

تفحص تو کر حال ہوگا عیان
کسی نے کیا ایک دانہ نہان

ہوئی سبکو اس بات کی جب تلاش
کھلی صاف چوری ہوا راز فاش

کہ سچ تھا کلام شہ حق شناس
کہ اک دانہ تھا ابن عامر کے پاس

کہا اوسسے تب شاہ ذیجاہ نے
حسن نے امام حق آگاہ نے

کہ اے بدگمان تجھکو ایمان نہین
کبھی اہل بطلان مسلمان نہین

تیرا قول ہی جب تھا عہد رسول
نہین کچھ دخل تھا کیا علم تجھکو حصول

جو بدنظر ہو تو کہدون صریح
کہ تجھسے یہہ افعال ہونگے قبیح

زیادہ شقی گو تجھے ہے یقین
کرے ملحق اپنے پدر سے لعین

ترے ہاتھ سے ہوگا ظلم شدید
کہ ابن عدی کو کریگا شہید

سر شیعیان کٹکر کہان جائینگے
وہ کٹ کر تیرے شہر مین آئینگے

غرض جو حسن نے کہی سرگذشت
ہوئی بعد مدت وہی سرگذشت

معجزہ ۱۰

روایت ہو صادق سے اے مومنین
اگر صدق دلسے اسے تم یقین

کہ دو مرد آئے حضور حسن ع | کیا ایک نے آپ سے یہ سخن
کہ شب اپنے گھر میں یہ تو نے کہا | بہت سن کے وہ شخص حیران رہا
کہا شہ نے ہوتی ہے ہمکو خبر | جو کچھ کوئی کرتا ہے خیر اور شر
امام زمان نے کیا یہ بیان | کہ ہاں ہمکو ہے علم حال جہان
کہ ہوتا ہے احوال جو روز و شب | پہنچتی ہے اوسکی خبر ہمکو سب
خدا سے نبی کو جو تسلیم ہے | نبی سے علی کو وہ تعلیم ہے
وہ تنزیل و تاویل قرآن تمام | جو تا حشر ہوگا حلال و حرام
علی نے وہ باتیں بتائیں ہمیں | ہدایت کی راہیں دکھائیں ہمیں

معجزہ ۱۱

جناب رسول خدا ایک روز | مقام منیٰ میں تھے رونق فروز
علی تھے حضور شہ حق شناس | ابو بکر و عثمان بھی تھے شہ کے پاس
فراہم مہاجر تھے انصار بھی | صحابہ بھی یار وفادار بھی
کہ ناگہ ہوئے جلوہ فرما حسن ع | عجب قدرت حق تعالیٰ حسن ع
پڑی جب رسول خدا کی نظر | ہوا سب سے ارشاد خیر البشر
کہ بھائی ہیں جبرئیل میکال دو | یہی مشتہر حلیہ عالم ہے بہت
مری جان سے میرا فرزند ہے | مری فاطمہ کا یہ دلبند ہے
یہ کہکر اوٹھے شاہ والا جناب | علی بڑھ کے لینے حسن ع کو شتاب
ہوئے شبیر کی تعظیم کی | فراہم جو تھے سب نے تسلیم کی
بٹھا کر انھیں یوں نبی نے کہا | کہ نزدیک تر ہے مرے باغ کی

میرا دل ہی تو اور میرا حبیب
مری جان ہی جانسے بھی قریب

خدا افتخار رسولؐ حسن کی طرف
نبی کی نظر تھی حسن کی طرف

کھلی پھر زبان رسالت پناہ
یہ ہی ہادی خلق ہے اشتباہ

خدا کا ہے ہدیہ نبی کے لیئے
نبی کے لیئے اور علیؑ کے لیئے

مرے بعد یہ دیگا سب کو خبر
ہدایت کریگا یہ نور نظر

مرا دل کرے کیوں نہ اسکو قبول
کہ زندہ کریگا یہ دین رسول

اسی رخ کے جانب ہے لبیک نہار
نگاہ عنایات پروردگار

خدا اسے جہان اور یہ رحمت کر
جو دم اسکے بھروں لاکھ بھر لے

نہ ہے تم سمجھے جو شبر کی قدر
کہ ہے قدر شبیر پیمبر کی قدر

کرے کوئی ایکے جو شبر کے ساتھ
وہ نیکی ہے بیشک پیمبر کے ساتھ

کسی نے جو شبر کی تعظیم کی
تو بیشک پیمبر کی تعظیم کی

ابھی کہہ رہے تھے یہ شاہ ہدا
کہ مرد عرب ایک پیدا ہوا

کف میں نیزہ اوٹھائے ہوئے
غضبناک صورت بنائے ہوئے

کہا شہ نے ہے یہ بہت بے ادب
کریگا سخن سخت مرد عرب

قریب آکے کہنے لگا بے سلام
کہ تم میں سے کسکا محمدؐ ہے نام

کہا سب نے اور لے ادب بیٹھ جا
محمدؐ سے ورنہ پیش ہے کام کیا

کہا مصطفےٰ نے توقف کرو
رواں اسطرف بے تکلف کرو

وہ مرد عرب آکے بولا قرین
کہ میں یا نبیؐ تجھسے رکھتا ہوں کین

تمہیں دیکھکر اور آیا ہے خشم
اندھیرا ہے چھایا ہوا پیش چشم

ہوئی یہہ ہم اصحاب خیر الورا
یہہ چاہا کہ دیں اوس لعین کو سزا
تبسم کیا مصطفےؐ نے کہا
قریب آکے بولا وہ مردود لیر
تمھیں کو ہے یہہ دعواے پیغمبری
یہہ دعوی مگر تمکو شایاں نہیں
کرو پیش قایل نہ دعوی دروغ
کہا شہؐ نے کیونکر ہوا یہہ یقین
وہ بولا کہ حجت ہو کیا لائے
نبیؐ نے کہا دیکھ حجت ذرا
وہ ہے میرے اعضا سے ایک عضو تن
حسنؑ سے کیا پھر نبیؐ نے کلام
وہ کہنے لگا ہوگا لڑکے سے کیا
کریگا جو کچھ پیش تو قیل و قال
غرض پہلے شہ نے کی ابتدا
بین لم ہوں مجھ سے نہ کر گفتگو
کہا اپنے فضل و جلالت کا حال
ادا عربی ابدا کیے آپ نے
کیے آپ نے ایسے مضامین بیان

رہی تاب باقی نہ اوسکو ذرا
زبان حسام و سنانسی جواب
کہ بہتر و بہتر ہے یہہ جھگڑے کی جا
کہ تم یا محمد خدا کے ہو بشیر
تمھیں مسند آراے پیغمبری
کہ حجت نہیں کوئی برہان نہیں
نہیں جھوٹ کہنے کو ہرگز فروغ
کہ کوئی مرے پاس حجت نہیں
کوئی ہو جو برہان تو فرمائے
کشادہ تو کر چشم عبرت ذرا
مری جان میرا کلیجا حسنؑ
کہ اوسکو کرو اسپہ حجت تمام
کہا شہ نے ہے اوسکو علم خدا
سمجھو بیہہ دیگا جواب سوال
کہا اوس سے جاہل ہو کہتا ہو کیا
میں جو انا ہوں مجھسے منہ ورد برا
فصاحت کا قصہ بلاغت کا حال
کئی شعر انشا کیے آپ نے
کہ جاہل تھا تو اور کھولے زبان

قدم حد سے کیوں تو نے باہر رکھا ‏— ترے فہم نے تجھکو دھوکھا دیا
کبھی اس جگہ سے نجات لیگا تو — نہ جب تک کہ اسلام لائیگا تو
بہت سادہ کہا ہے نہایت عجیب — کہو میرے اسلام کا کچھ سبب
حسن نے کہا سن سبب آشکار — جو ہو عقل اسلام کر اختیار
کہ تو اور تری قوم جتنی ہو سب — ہوئی جمع یک جا بیابان عرب
کیا حیل سے سب نے احمد کو یاد — بدی سے جناب محمدؐ کو یاد
بہ آخر کو ٹھہرا ہے یہ مشورہ — کہ ہے سب عرب دشمن مصطفےٰ
محمدؐ کو بھی ہے عرب سے خلاف — دم جنگ کرتا ہی میدان صاف
اگر قتل ہو وہ ٹلے یہ بلا — بھلا کون ہے طالب خون بہا
یہ کہکر تامل نہ اصلا کیا — مقرر تجھے سب نے بھیجا کیا
رواں تو ہوا بہر قتل رسولؐ — لیا نیزہ کے طمع بیجا قبول
ترے دل میں اس بات کا تھا خطر — نہو مطلع کوئی اسکا از پیر
رہ حق سے تھا تو ملکر نابلد — کہ قادر ہے ہر شے پہ رب احد
رہ گمرہی میں ہے تو گرم سیر — بتاتا ہے خالق تجھے راہ خیر
تجھے اب میں بتاتا ہوں اسکی خبر — جو گذرا ہے تجھ پر میان سفر
کہ جب تو چلا تھی شب ماہتاب — گھرا راہ میں ایک تیرہ سحاب
ہوا تھی کھنی اور باران تند — کہ وہ تند ان جرأت تو ہے کند
ہوئی راہ گم ہو گیا اضطراب — نہ آنے کا یارا نہ پھرنے کی تاب
کہا دشتی بنہما کا طغیان شدید — صدا قدم تک بھی تھی ناپدید

نمایاں نہ ثابت نہ سیارہ تھا ۔ زمیں تیرہ تھی آسماں تار تھا
قیامت کھٹک خار کے زیر پا ۔ اوڑاتی تھی ہر گام پر مجھکو ہوا
ہوئے پاؤں مجروح خار ستم ۔ گرا ٹھوکریں کھا کے تو ہر قدم
تڑپ کر جو بجلی چمکنے لگی ۔ تری چشم حیران جھپکنے لگی
ملی جب بلا سے رہائی مجھے ۔ یہاں تک بھی تقدیر لائی مجھے
وہ مرد عرب سنکے یہ گفتگو ۔ ہوا دل میں قائل اڑا رنگ رو
کہا کیوں نہ ایمان ہو دل پذیر ۔ کہ لڑکے ہیں دانا سے مافی الضمیر
کہاں سے ہوئے ایسے آگاہ تم ۔ سفر میں نتھی میرے ہمراہ تم
کہو اب کہ اسلام کیا چیز ہے ۔ مسلماں ہوا مجھکو تمیز ہے
حسنؑ نے کہا کلمہ لا الہ ۔ مسلمان ہوا وہ بدل وسکو چاہ
نبی نے بلند اوسکے پائے کیے ۔ کہ تعلیم توحید آپ سے کئے
گیا ہو کے رخصت وہ پھر قوم کو ۔ ہوا اوس سے ایمان پھر قوم کو
بہت سے ہوا ان اہل ایمان ہو ۔ حضور پیمبر مسلمان ہوئے
حسن کی ہوئی سارے عالم میں دھوم ۔ کہ یہ ہے در فیض و گنج علوم
علی و نبی کے عجب راز ہیں ۔ کہ اطفال ہیں لیکے اعجاز ہیں
کبھی لوٹ ان تک نہ آنے دیا ۔ عجب رتبہ انکو خدا نے دیا

معجزہ

عجب مردود تھا عمر ابن عاص ۔ ۱۲ ۔ اوسی اہل بطلان سے تھا اختصاص
بڑی رابطی اوس سیہ رو کو تھی ۔ پدر سے یزید سیہ کار کے

کیا جا کے خلوت میں اک دن قیام — کیا اس لعیں نے یہ اوس سے کلام

نہیں مرد گویا امام حسن — کہ باتوں میں ظاہر ہی عجز سخن

جو منبر پہ جاتے ہیں پاتے ہیں صفت — نظر لوگ کرتے ہیں انکی طرف

دکھاتے نہیں طبع کا جوش وہ — خجالت سے رہتے ہیں خاموش وہ

سر منبر اونکا اگر ہو مقام — ابھی صاف کھل جائیں جوہر تمام

ہوئی بزم اک روز پیراستہ — سر بزم منبر تھا آراستہ

امام حسن سے یہ اوسنے کہا — کرو جا کے منبر پہ کچھ موعظا

کرو کچھ نصایح طبیعت پذیر — کہ ہوں سارے حضار عبرت پذیر

ہوئے شاہ منبر پہ رونق فزا — عجب باب علم الہی کھلا

کہیں حمد و نعت رسول کبیر — بیاں نسب پر بھی آئے امیر

شرافت جو اپنی تھی اظہار کی — جلالت امامت میں گفتار کی

کہا میں ہوں فرزند دخت رسول — وہی فاطمہ نام جسکا بتول

میں ہوں جسم و جان رسول خدا — زبان بیان رسول خدا

میں ہوں نور چشم سراج منیر — میں ہوں زور دست بشیر و نذیر

میں ہوں پور پیغمبر انس و جان — کشایندۂ دفتر انس و جان

میں ہوں رحمت خاص پروردگار — میں ہوں عمدۂ صنعت کردگار

میں ہوں بہتر بہتریں در زمن — مگر بعد پیغمبر و بو الحسن

زمانے پہ ظاہر فضائل میرے — عیاں معجزات و دلائل میرے

میں ہوں نائب خواجہ حشر و نشر — میں ہوں شافع مذنبیں در حشر

میں شیر الٰہی کا فرزند ہوں
میں دست خدا کا جگر بند ہوں

جو دو ہیں جوانان باغ بہشت
اونھیں سے ہوں میں ایک نیکو سرشت

میں اوسکا ہوں بیٹا کہ تھا بے مثال
ملک ساتھ جسکے شریک قتال

میں وہ ہوں علم دین کا ہے جسے نصیب
میں وہ ہوں کہ حق ہو گیا جسکا غصب

کریں غیر حاصل خراج شہی
مجھے چاہیے تخت تاج شہی

سنی اوس لعین نے جو یہ گفتگو
ہوا شاق اوسکو ڈرا رشک خو

کہ ایسا نہو مجھ سے پھر جائیں سب
کہیں سے رہ راست پر آئیں سب

کہا اے حسن بس کرو اختتام
یہ کافی ہے تمنے کیا جو کلام

نہ طول اس سخن کو دیا چاہیے
ہمیں اب ختم قصہ کیا چاہیے

اوترا سے منبر سے شاہ زمن
جو بیٹھے تو اوس نے کہے یہ سخن

خلیفہ ہوں میں ہی یہ تمکو گمان
بھلا تم میں اہلبیت اسکی کہاں

کہا شاہ نے پھر خلیفہ ہے کون
یہ سب پر ظاہر خلیفہ ہے کون

وظیفہ ہے جسکا کتاب خدا
جو سنت پیغمبر کے لاوے بجا

خلیفہ ہے وہ بیشک اے بدگمان
نہیں تجھ سا ظالم شقی الامان

رہی سوے مردم نگاہ جفا
معطل کرے سنت مصطفیٰ

کرے جمع دنیا کا مال و منال
دکھاتا پھرے شان جاہ و جلال

جہاں میں تمنا سے لذت کرے
ذرا ہم عذاب و عقوبت کرے

امیہ سے تھا ایک اوس جا جوان
وہ حضرت سے ہونے لگا بدزبان

بحق حسن ابن شیر خدا
سخن اوس لعین نے کہے ناسزا

حسنؑ کو ہوئی اوس سے ایذا کمال
تبسم کو اب اسکے تغییر کر
مبدل لعین کا بدن ہو گیا
کہا شاہ نے دور ہو دور ہو
یہہ کہکر اوٹھے شاہ والا جناب
لگا اوس سے کہنے عمر ابن عاص
کئی مسئلوں کا ہے مجھسے سوال
وہ بولا کہ نخوت مروت کرم
کہا شاہ نے ہے کرم اوسکا نام
پریشانی دیکھے جو مومن کا حال
یہہ نخوت کی معنے ہیں کہہ اسکو یاد
کسی رو نہ پیش اسے مکر وہ اگر
مروت کے معنے ہیں لیے اشتباہ
جرایم سے پاکیزگی ہے ضرور
حقوق خدا ہوں ادا چاہیئے
ملیں اوسکو رستے میں جب خاص و عام
یہہ کہکر ہوئے وان سے راہی حسنؑ
کیا اوس لعین نے عمر سے کلام
فضائل حسنؑ کے سنے جو تمام

دعا کی یہہ حضرت نے اے ذوالجلال
شتاب اس لعین کو زن پہیر کر
جہڑے ریش کے بال زن ہو گیا
جو زن ہو وہ لازم ہے مستور ہو
ہوے خشمگین ہانسے راہی شتاب
کہ مجھ کو ذرا تجھکو ہے عرض خاص
کہا شاہ نے پوچھ اے بد خصال
بیان اسکو فرما ذرا اے محترم
کہ مقصد عوض ہو نہ اوسکا مدام
عطا وہ عطا ہو کہ پیش از سوال
کہ ہارم سے اعدا کا دفع فساد
کرے غیر مطلق نہو منتشر
رکھے آدمی دین اپنا نگاہ
کہ ہران معاصی سے ہو دور دور
بہت پاس خلق خدا چاہیئے
کرے آپ ہی ابتدا سے سلام
ہوئی وقفتاً بے چراغ انجمن
ملامت کی قابل کیا تو نے کام
تو فاسد ہوئی شیت اہل شام

عمر نے کہا ایسی باتیں نکل — ترا دہیان ہے اے خلیفہ کدھر
تیرے دوست ہیں پھر دنیا سبب — نہیں دین و ایمان کی تجھے طلب
تیرے پاس ہے ملک و شمشیر و مال — حسن کا بہلا کون سنتا ہے قال
ہوا اٹھا جو زن نے سنت خود و جوان — ہوا حال اوسکا جہان پر عیاں
گئی زوجہ اوسکی حضور حسن علیہ — لگی رونے الحاج کرکے وہ زن
ہوئی پھر دعائے امام زمان — ہوا مرد بیدار وہ کردہ جوان
زہے فیض عالی زہے لطف شاہ — مروت کے معنے یہی ہیں اے واہ
مروت کا رشتہ نہ چھوڑا کبھی — کہ دشمن کا بھی دل نہ توڑا کبھی

فصل پنجم در ذکر برخے از معجزات جناب حضرت سید الشہدا و خامس آل عبا حجۃ اللہ علی الثقلین ابی عبد اللہ الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام سپہر قسیم و محشر قرین — دل و جان زہرا و حیدر حسین
شہید جفا شاہ گلگون کفن — اسیر بلا خامس پنج تن
عجب شاہ تشنہ دہن خشک لب — کہ کوثر تشنیوں کو دے بے طلب
سر و دل و چشم و گوش نبی — وہ راکب کہ مرکب ہے دوش نبی
اوٹھا یا کئی ہیں طاقت میں جبر — وہ تیغ خدا حسینا جو ہر صبر

وہ سرور دان بلغ تکریم کے
شہہ جہان باعث نہ فلک
لڑکپن سے اسد ایسا کفیل
جوانی میں پایا بہ شفیق قدیر
اوٹھائے رہ حق میں کیا کیا ستم
دیا سر نہ لیکن جھکے عین جبین
زمین ٹل گئی آسمان ٹل گیا
جو وعدہ تھا پورا مقرر کیا

زہے جانشین رسالت پناہ
بڑھی زیب دین نامور ہو گئے
شریعت نے حضرت سے پایا قرار
نکالی دلوں سے وہم دار و گیر
زمانے کا صدمہ گوارا کیا

زہے صادق القول عالی صفات
جہان جانتا ہے اونھیں کے سبب
شہادت سے ایمان کو کامل کیا
کی پیاس میں آرزو جام کی
شہیدوں کا سردار ابن رسول
جہان رو رہا ہے وہ غربت کی

کہ پھل سیکڑوں حسین تسلیم کے
خداوند انسان جن و ملک
کہ گہوارہ جنبیان رہے جبرئیل
ہوئی مسند شرع رونق پذیر
قمر کا قدم پر قمر کا قدم
بھلا کیسے ثابت قدم میں کہیں
ہوا سر جدا تن سے گھر چل گیا
جو نکلا تھا منہ سے کیا پر کیا

کیا تھا مدین رسالت پناہ
تھمکے سینہ سپر ہو گئے
خدائی کی رونق ہوئی آشکار
رگ کفر مانند موئے ضمیر
حقیقت میں حق آشکارا کیا
کر رکھے جہان میں پیغمبر کی بات
پیغمبر کو اور رب کو رب
جدا آپنے حق و باطل کیا
بڑھی آبرو دین و اسلام کی
خدائی کا مختار ابن رسول
ملا جسے اونکو شہادت ملی

شفیع جہان مثل خیر البشر — سزاوار تاج شفاعت کا سر
حبیب نبی خاص غفار ہین — وہ جنت کے دوزخ کی مختار ہین
جسے چاہین بھیجین وہ سوئے جحیم — جسے چاہین بھیجین بستان نعیم
زہے روضۂ شاہ عالی جناب — زیارت مین سو حج کا حاصل ثواب
پناہ جہان شہ کا قرب جوار — نہین کربلا مین عذاب فشار
بیان قدر زایر کوئی کیا کرے — کہ خود جسکی تعظیم زہرا کرے
خدا راہ بہر زایرون کا کفیل — کہین مرحبا مرحبا جبرئیل
اگر ماہ روشنی کی قندیل ہے — تو جاروب شہپال جبرئیل ہے
چمن بہجت ان روضہ پاک ہے — حصار امان روضۂ پاک ہے
نہوتا اگر قتل وہ خوش صفات — محمد کی امت نپاتی نجات
اوٹھاتے نہ ایذا اگر شاہ دین — نہ تھا عاصیون کا ٹھکانا کہین
شہادت سے کیونکر نہو وانے نیم — خدا نے کہا جسکو ذبح عظیم
غرض تھے سلطان شہیدونکے صدر — سماعیل کو کب یہ حاصل تھی قدر
لہو اونکا خون محمد ہے ٹھیک — کہ خون نبی خون [illegible]
اگر چاہتے وہ معلا جناب — زمانے مین ہوتا [illegible] انقلاب
وہ رکھتے تھے قدرت امام سعید — اشارون مین غارت تھی فوج یزید
کئے تاب [illegible] تھی شمشیر سے — دعا اونکی تھی بہتر [illegible] شمشیر سے
دکھائی بڑائی نہ قدر بلند — کہ تھے روز اول سے غربت پسند
خدا دے نہ کیون اونکو رتبت عظیم — اوٹھائی ہو جسنے مصیبت عظیم

بہا خون ناحق تو جیحون بہا | کسی سے نہ اوسکا لیا خون بہا
یہ دنیا ہے اک روز ٹل جائیگا | قیامت میں احوال کھل جائیگا
وہ کیا لوگ تھے فی الحقیقت سعید | ہوئی ساتھ اوسکے جو رنگین شہید
نہ تھا ایسی آفت میں ہرگز گلہ | اسے کہتے ہین دل اسے حوصلہ
جہنم میں اعدا کا اونکے مقام | بہشتون کے حصے ہین کوثر کے جام
کسی کا ہی ایسا کہان نام نیک | کہ آغاز نیک اور انجام نیک
یہ تھا حق کو پاس امام سعید | کہ پوشاک پہنچی اونھین وقت عید
ہٹا جب نبی سے وہ شاہ زمن | تو کوسون سے پیچھے کو لایا ہرن
دیا مرتبہ یہ خدا نے عظیم | ہوا اونکی خاطر سے گوہر یتیم
پہر شہسواری کا آیا کسے | پہیرنے کا نہ تھے چرخا یا کسے
کہان ایسا دی جاہ کوئی صبی | بنی کسکی خاطر سے اشتر بنی
فضیلت میں یکتا وہ قرآن کیطرح | زمانے کے حاکم سلیمان کیطرح
نگین شتری نقش اخلاص کا | فلک حلقہ انگشتر خاص کا
ہوتا اگر عکس تیغ جناب | مسخر نکرتا جہان آفتاب
جو کچھ حکم شاہ فلک گیر ہے | وہ تقدیر ہے بس وہ تقدیر ہے
جہان تابع امر شاہِ عرب | قضا و قدر نام تحریک لب
خدا نے اونھین برگزیدہ کیا | جو تھے منتخب اونکو چیدہ کیا
عجب تھا اللہ شاہ ہدا | امیر امم سید اوصیا
کہان حد مدح شہ مشرقین | سنو اب ذرا معجزات حسین

معجزہ

وہی قطب اودھ سے مستند — وہی قطب راوندی سے معتمد
روایت یہ کرتا ہے وہ مرد ان — ابو خالد کابلی سے بیان
کہ تھا میں حضور جناب حسینؑ — امام دو عالم شہ مشرقین
جوان ایک آیا جو روتا ہوا — گہر آنسو نکلے یہ روتا ہوا
کہا شاہ نے کر سبب آشکار — الم کیا ہے روتا ہے کیوں زار زار
کہا اوس نے یوں آکے حضرت کے پاس — کہ ہے یار شاں پر اندوہ و یاس
مری والدہ کر گئی ہے قضا — قضا سے گئے سوئے دار لقا
بڑے صاحب رخوش اقبال تھے — بہت صاحب دولت و مال تھے
وصیت کی نوبت نہ آئی شہا — مرے ہاتھ دولت نہ آئی شہا
کیا تھا مگر زیست میں یہ کلام — کہ ہو جس گھڑی کام میرا تمام
توقف نہ تو اے پسر کیجیو — امام زمان کو خبر کیجیو
وہ راہی ہوے سوئے دار السلام — میں کہنے کو آیا ہوں اے امام
یہ سنکر اوٹھے بادشاہ زمین — کہا بیگمان صالحہ تھی یہ زن
جو پہنچے در خانہ تک شاہ دین — اوسی جا ہوئی سجدہ احمد یقین
دعا کی یہ سر ادعا ہو گئی — کہ زندہ زن پارسا ہو گئی
ہلے شاہ کے لعل نوشین ادھر — ہوئی زندہ وہ اوٹھ کے بیٹھی ادھر
ہوا باب مطلب کو حاصل فتوح — ہوئی شہ پہ قربان مسیحائی روح
بلایا امام زمان کو قریب — کہا آپ آئے کہ جاگے نصیب

جو ارشاد ہو اوسکو لاؤں بجا — کہ مالک نہیں ہے تمھارے سوا
تمھیں میرے ہادی تمھیں ہو امام — تمھیں نائب خاص خیر الانام
کہا شاہ نے کرو وصیت ادا — کرے تجھ پہ رحم و عنایت خدا
وہ بولے کہ ای شاہ ذی اقتدار — خدا نے کیا ہے مجھے مالدار
جو مقدار دولت کی تھی کی بیان — گرا تھا جہاں زر بتا بالشان
کہا پھر کہ ای خسرو خوش خصال — کیا میں نے نذر آپکو ثلث مال
جسے چاہیے آپ اوسے دیجیے — جو شیعہ ہوں اونکو عطا کیجیے
جو دو ثلث باقی رہا مال و زر — اوسے دیجیے ہے جو میرا پسر
بشرطے کہ ہو آپ کا دوستدار — وگرنہ تمھیں اوسمیں ہے اختیار
نہیں مال مومن منافق کا حق — منافق کا زر ہے موافق کا حق
یہ لکھکر ہوے پیر و التماس — کہ اے سبط احمد شہ حق شناس
نماز جنازہ جو کرنا تمام — تمھیں دفن کرنا مجھے یا امام
وصیت جو بالکل ادا ہو گئی — قضا جیسی تھی پھر قضا ہو گئی
ہوے مستعد آپ شاہ انام — وصیت بخوبی ادا کی تمام

معجزہ ۲

سنو گوش دل سے ذرا خاص و عام — یہ ارشاد صادق علیہ السلام
کئی تھے غلام شہ مشرقین — دو عالم کے سردار یعنی حسین ع
اونھیں شہ نے بھیجا کسی کام کو — ضرورت تھی شاہ خوش انجام کو
بتائی اونھیں نیک پے یہ دن تمام — کہ اس روز ہو کوچ و صدر مقام

اگر یہ تو زیدین کرو گے سفر
عمل آون غلاموں نے اولٹا لیا
لے راستی مین اونھین ابتر
اونھین جب بہ تیغ بدعت کیا
پہنچی خبر یہ کہا شہ نے صاف
یہ کہکر اوٹھے خسرو حق شناس
کہا اوسنے بیشک خبر ہی یہ عام
یہ ثابت ہو کیونکر ہی خالق علیم
کہا شاہ نے کیا ہی مشکل یہ کام
وہ بولا کہ تم جانتے ہو اونھین
کہا شہ نے اونکو سوت یون جانتا
اشارہ کیا ایک کو شاہ نے
کہ استادہ تھا پیش حاکم وہ مرد
وہ گھبرا کے کرنے لگا یون کلام
کہا شہ نے گر سچ کرونگا سخن
وہ بولا کہو یا امام امم
کہا شاہ نے جب ہوا تو روان
کہ یہ یہ ہین نام اونکے یہ نسب
مدینے کے باشندہ ہین وہ ہین جابہ

تو پہنچے گا رستے مین مسکوہ
اوسی دن چلے شخص جو روزگار
ہوے قتل ناحق غریب الوطن
جو اسباب اونکا تھا غارت کیا
ہوا شاید اونسے عمل بر غلام
گئے تو مدینے کی حاکم کے پاس
ہوے قتل و غارت تمہارے غلام
خدا آپکو دے ثواب عظیم
پتا دونگا غارت گرونکے مین نام
کہو راست پہچانتے ہو اونھین
تجھے جسطرح سے ہون پہچانتا
بشیر دین سے ابن ید اللہ نے
اونھین ظالمون مین تھا ظالم وہ
تجھے کسطرح تھے جانا امام
تجھے ہوگی تصدیق ای رازدان
کرونگا مین تصدیق حق کی قسم
ترے ساتھ نکلے فلان ابن فلان
وہ غدار و مکار ہین سب کے سب
سوا اونکے ہین ساتھ ان جو

یہہ سنکر وہ ظالم ہوا خشمگین — کہا اوسنے اوس مرد سے اے لعین
قسم تجکو پیغمبر کی اے روسیاہ — فرا پیمبر کی اسے روسیاہ
اگر سچ نہ مجہسے کریگا سخن — کرونگا مین گردن سے زخمی بدن
وہ بولا کہ سچ ہے کلام حسین — اوسی جا تھے گویا شہ مشرقین
کہا جو خلاف اوسمین صورت نہین — خلاف اک ذرا قول حضرت نہین
جو کہتے ہین یہہ بیکم وکاست ہے — خدا کی قسم راست ہی راست ہے
خبر پائی حاکم نے جب برملا — پکڑ لا اوسکو یہہ فرمان دیا
بلا مین ہوئے مبتلا وہ شریر — جو قاتل تھے بالکل ہوے وہ اسیر
بہلا کیا کرے کوئی باتین دروغ — کہ تھا طبع اقدس پہ اونکا فروغ
شریعت کا جاری ہوا حکم خاص — لیا بیگناہونکا اونسے قصاص

معجزہ ۲۴

روایت نئی اور آئی ہے یاد — سنین سب کے راوی ہین زین العباد
مدینہ مین آیا اوٹھا کر تعب — رہ دور سے ایک مرد عرب
سنا تھا جو اوسنے بیان حسین — تو منظور تھا امتحان حسین
جو آنے لگا حضرت شاہ مین — ہوا اپنے ہاتھون جنب راہ مین
جو آیا تو حضرت نے اوس سے کہا — کہ اے مرد لازم ہے شرم و حیا
مسئلہ بات پا کہ تھا قصد جب — ہوا سیر جنب اور ایسا جنب
وہ بولا کہ میری برآے مراد — کہ اعجاز دیکھا ہوا اعتقاد
پہر اوسنے غسل جنابت کیا — بدن غرق بحر طہارت کیا

در شاہ پہ پاک ہو کر گیا نہایت فرحناک ہو کر گیا
مسائل جو چاہے وہ پوچھے تمام کئے شاہ نے حل علیہ السلام

معجزہ ۴

در شہ سے اک مرد ظاہر ہوا حضور معلّا میں حاضر ہوا
امام زماں سے یہہ پوچھی صلاح کہ تزویج میں ہے مقرر فلاح
ہو اک زن بہت صاحب مال نقد مجھے اوس سے منظور اپنا ہو عقد
نہیں میں بھی مفلس شہ حق شناس بہت مال دنیا کا ہے میرے پاس
کیا منع شہ نے اوسے صاف صاف ہوا اوس سے لیکن عمل برخلاف
نہ گذرا تھا عرصہ کہ حیران ہوا زر و مال سارا پریشان ہوا
یہہ کی عرض حضرت سے آکر حضور کہ بے شبہہ مجھ سے ہوا یہہ قصور
کہا شہ نے جا دے اوسے طلاق مناسب یہی گو کہ تجھ پر ہو شاق
فلاں زن جو اوس سے کر اب نکاح کہ جس میں ترے حال کی ہو فلاح
کیا اوس نے کہنے پہ شہ کے عمل ہوا چند عرصہ میں صاحب دول
نہ گذرا تھا تزویج کو ایک سال ہوا دستیاب اوس کو مال و منال
نتیجہ اوسکے مقصد کا لایا ثمر کہا یقین ہوا یاب دخت ولیم
عمل شہ کے ارشاد پر جو کرے وہ مقصد دل سے دامن بھرے

معجزہ ۵

یہہ کہتے ہیں صادق علیہ السلام کہ اک دن حسین ابن خیر الانام
چلے جلوہ گر زیب رفتار کی عیادت تھی منظور بیمار کی

لقب سے یہہ ہو نام بیمار یاد
وفادار عبد اللہ خوش نہاد

غرض آمد شاہ ذیشان ہوئی
تن خستہ سے تپ گریزان ہوئی

وہ بیمار کرنے لگا شکر شاہ
کہ تم ہو مسیحا خدا ہے گواہ

عجب مرتبہ تمکو حق نے دیا
کہ تپ ہو گئی تن سے میرے جدا

کہا شہ نے جو چیز پیدا ہوئی
زمین و زمان میں ہویدا ہوئی

اماموں کی بیعت سے باہر نہین
ہماری اطاعت سے باہر نہین

صدا ایک پیدا ہوئی ناگہان
کہ لبیک یا شاہ معجز نشان

نتھا کوئی ظاہر صدا تھی مگر
کسی کو نہ آتا تھا کوئی نظر +

کہا شہ نے ای تپ نہ آنا ادھر
تجھے حکم خالق سے ہے بس اسقدر

عدو کو ہمارے گرفتار کر
گذر سوئے مرد گنہگار کر

کہ کفارۂ جرم عاصی ہے تو
پیام زوال معاصی ہے تو

یہہ مومن تھا کیوں غم دکھایا اسے
یہہ بے جرم تھا کیوں ستایا اسے

معجزہ

یہہ کی شیخ طوسی نے صادق سے نقل
کہ روشن جسے سنکی ہو جنتیم عقل

کہ کعبہ کا کرتی تھی اک زن طواف
عقب اوسکی ایک مرد بے خلاف

جو عورت نے ہاتھ اپنا باہر کیا
تو اُسنے اوسی مس برابر کیا

ہوئی ہاتھ چسپیدہ ناگہہ باہم
گئے دونو صلی کے مانند جم

چھڑایا بہت پر نہ چھوٹی وہ ہاتھ
یقین تھا کہ ہو جائین چھوٹی وہ ہاتھ

ہوا اسکہ ظاہر یہہ امر خلاف
کیا اور لوگون نے ترک طواف

ہوئی جو وان کے حاکم کو اسکی خبر
وہ آیا کرے آنکھ سے تا نظر

وہ بولے فقیہان ایمان پرست
کہ اس جرم پر چاہیے قطع دست

مگر سب سے حاکم نے اوسدم کہا
کہ ہے کوئی یہان دلبر مصطفےٰ

کہا سب نے داخل ہوے ہین حسینؑ
نبی کے جگر حشر و مشرقین

بلا کر یہہ حاکم نے اونسے کہا
کہ دیکھو یہہ اوپر ہے نازل بلا

سنی سبط احمد نے جب گفتگو
کیا جانب کعبہ حضرت نے رو

دعا کو اوٹھے دست شاہِ ہدا
رہی دیر تک آپ صرف دعا

گئے پاس اونکے شہ دین پناہ
جدا کر دئے ہاتھ دونون کے راہ

جو دونون کی حاجت روائی ہوا
کہا سب نے مشکلکشائی ہوئی

عجب سے تھے ہین شاہ ذیجاہ کے
کہ فرزند ہین یہہ ید اللہ کے

کہا شہ سے حاکم نے ای شاہِ دین
ہین تقدیر دون شاہ تو نہین

معجزہ

روایت ہی صادق سے ای اہل دین
سنو گوش دل سے کرو تم یقین

کہ تھا عہد پاک جناب حسینؑ
سر خیرخ خاک جناب حسینؑ

تہے کے ہمد گر مرد دو مدعی
کہ یہہ طفل میرا ہی یہہ نہ ان مرے

تھی ایک کا تھا سخن ہر مقام
یہی دوسرے شخص کا بھی کلام

زیادہ جو دونون مین شر ہو گیا
امام زمان کا گذر ہو گیا

کہا آپ سے سب نے یہہ ماجرا
کرو فیصلہ یا امام ہدا

وہ پہلا جو دونون مین تھا مدعی
یہہ بات اوس سے شاہ امم نے کہی

کہ تو اس جگہ بیٹھ جا اک مقام
گئے پھر یہ عورت سے شہ نے کلام

جو سچ ہو وہ کر راستی سے بیان
کہ عالم ہے سب کا خدا اے جہان

غلط ماجرا تو کہے گی اگر
ترا جھوٹ ہوگا ترا پردہ در

وہ بولی کہ یہ ہے جو بیٹھا ہوا
یہ ہے طفل اسکا یہ شوہر مرا

نہیں دوسرے مرد سے میں خبر
یہ جھوٹا ہے اے ابن خیر البشر

کیا شاہ نے طفل سے تب بیان
کہ گویا نہ تھی اوسکی تب تک زبان

کہ اے طفل گویا ہو اب تو شتاب
بحکم خدائے مہ و آفتاب

یہ ماں تیری اظہار کرتی ہے جو
بیان کر کہ جھوٹی ہے یا راست گو

ہوا طفل گویا بحکم خدا
امام زمان سے یہ ظاہر کیا

کہ بیشک ہیں جھوٹے یہ دونوں بشر
نہ یہ ہے پدر اور نہ وہ ہے پدر

اگر راست تم پوچھتے ہو شہا
مرا باپ ہے اک شبان مرد کا

زن فاحشہ ہو گئی شرمسار
ہوئی حکم حضرت سے وہ سنگسار

ہوا چپ وہ کودک کہ تھا بے زبان
دوبارہ کیا کچھ نہ اوس نے بیان

زہے قوت و اقتدار امام
کہ فضل خدا پایا ہے کار امام

معجزہ ۸

وہ اصبغ بنانہ کا تھا جو پسر
کہا اوس نے اے شاہ جن و بشر

یہیں کرتا ہوں آج آپ سے وہ سوال
کہ ہے راز سربستہ ذو الجلال

مجھیں علم اوسکا بس ہے شاہ ہے
سوا آپکے کون آگاہ ہے

کہا شہ نے ہے تجھکو یہ آرزو
کہ دیکھے وہ اسرار آنکھوں سے تو

کہا مین نے ہان ای شہ نیک ذات
ابوبکر تھا دشمن مرتضی
وہ مسجد کہ مشہور ہے جو قبا
نظر آئی اُسشکل رسالت مآب
کہ دیکھ اے للی کیا یہہ کرتا ہو تو
علی کا یہہ حق ہے اسے تو نہ لے
سو یہہ ماجرا سب جو گذرا تھا دان
کہا شہ سے ابن بنانہ نے تب
کہا شہ نے کر بند آنکھیں شتاب
یہہ کہتا ہوا اصبغ کہ شاہ ہدا
تھے اوسوقت کوفی مین شاہ امام
جو کی بند آنکھیں تو خوش دل ہوا
وہین میرے ہمراہ پہنچے امام
کہا مجھسے اے اصبغ نامدار
ہوا وان مسخر تھی باعز و جاہ
ہمین مرتبہ اوس سے زیادہ ملا
کہا مین نے سچ کہتے ہو یا امام
کہا شاہ دین نے کہ سن اور بھی
نہین کیا جو رتبہ ملا ہے ہمین

لگے کہنے مجھسے وہ عالی صفات
علی سے خلافت مین قصہ کیا
وہان لیگئے اوسکو شیر خدا
گئے اوس للی سے نبی نے خطاب
کہ غصبی خلافت پہ مرتا ہے تو
اذیت رسول خدا کو نہ دے
مین کرتا ہون اسوقت تجھسے عیان
یہی چاہتا ہون مین اے خاص رب
کہ اوس مسجد رب مین ہو باریاب
بہت پیش آئی یہ لطف و عطا
وہین مین بھی حاضر تھا پیش امام
کہ فی الفور مسجد مین داخل ہوا
تبسم کیا واہ رے خلق عام
سلیمان کا ہی معجزہ آشکار
کہ تا چاشت جاتی تھی یکماہ راہ
کہ جاتے ہین ہر جا پہ پیش از ہوا
ہوا تم پہ اعجاز کا اختتام
مگر اوس جگہ چاہیئے غور بھی
کہ علم کتاب خدا ہے ہمین

دیا ہمکو حق نے جو حسن قبول — کسی کو نہین خلق مین وہ حصول
ہمین مخزن گنج سر ازل — ہمین راز ہائے خدا کے محل
کہین سچ تو ہین آل اللہ ہم — نبی کے ہین وارث خدا کی قسم
کہا ہمسے پھر شہ نے مسجد مین جا — گیا مین تو دیکھا عجب ماجرا
کہ بیٹھے ہوئے تھے رسالت مآب — ردا پشت زانو پہ باندھی جناب
علی بھی اوسی جا پیمبر کے ساتھ — گریبان پو بکر مین اونکا ہاتھ
اذیت نبی اوس سے پائے ہوئے — بزیر لب اونگلی دبائے ہوئے
ابوبکر سے کرتے یہ تھے خطاب — کہ یہ کیا کیا تونے خانہ خراب
عبث لی خلافت کیا کار بد — سرانجام جاہل جہنم بود
نہ سمجھا تو مطلق حق اہلبیت — کیا غصب ناحق حق اہلبیت
قیامت تلک تجھ پہ اوی لعیا — مین بیزار ہون اور میرا خدا
خبردار اصبغ دو پارہ ہوا — سنا تھا جو راز آشکارا ہوا

معجزہ

لکھا ہے جو شہ کی ولادت ہوئی — قوی اور پشت امامت ہوئی
تر و تازہ نخل جہان ہو گئے — منور یہ ہفت آسمان ہو گئے
ہوا تب یہ حکم خدائے جلیل — کہ جاو سوئے خاک ای جبرئیل
اوسی وقت ہمراہ لو سب ملک — روان ہو یداللہ کے در تلک
ہماری طرف سے سوئے مصطفیٰ — مراسم کرو تہنیت کے ادا
روانہ ہوئے جبرئیل امین — جہان سے سوئے خاتم المرسلین

ہوا اک جزیرے میں اونکا گذر — کہ فطرس فرشتہ تھا بے بال و پر
کیا تھا خدا کا جو اوسنے گناہ — ہوا تھا وہ رد کردۂ بارگاہ
ہوئے تھے اوسے سات سو سال اون — کہ آئی تھی گلشن پر اوسکی خزان
اسیر بلائے پر و بال تھا — نہایت پراگندہ احوال تھا
کہا اوسنے جبریل کو دیکھ کر — کہو قصد اس دم تمہارا کدھر
وہ بولے میں جاتا ہوں پیش رسول — کلید در راز و حسن قبول
نواسا ہوا ہے محمد کے گھر — نہایت ہیں خرسند خیر البشر
ہوا ہے یہ اب مجھکو حکم خدا — کروں تہنیت پیش احمد ادا
وہ بولا کہ مجھکو بھی ہمراہ لو — خبر اس گھڑی میری اللہ لو
مشرف وہاں میں خدا کا رہوں — شفاعت کا اوسکے طلبگار ہوں
پسند آئی جبریل کو التجا — لیا اپنے شہپر پہ اوسکو اوٹھا
کی تہنیت پیش خیر البشر — کہا اوسکا احوال بھی سربسر
ہوا اسطرح حکم شاہ عرب — کہ یہ طفل پیدا ہوا ہے جواب
وسیلہ ہے ہر گنہگار کے — خدا سے شفاعت کا مختار ہے
ملی مہد سے فطرس اپنا بدن — کہ ہو جبکہ عفو خطا موج زن
سنی جب یہ فطرس نے احمد سے بات — ہوا خوش نظر آئی مشکل نجات
گیا حکم محبوب اللہ سے — ملا جسم گہوارۂ شاہ سے
زہے فیض لطف انتہائے حسین — یہ طفلی میں بھی تھے سخائے حسین
دعا مہد میں کی جو اوسکے لئے — پر و بال اوسکو خدا نے دئے

ہوئی اوسپہ ایسی خدا کی عطا / بدستور پرواز کرنے لگا
گیا پھر جو جبرئیل ابین / وہ اوڑکر سوے آسمان برین
نہ تھا پہلے قابل وہ پرواز کے / ملے بال و پر آخر اعجاز کے

معجزہ

١٠ لکھا ہے چمکتی تھی ایسی جبین / کہ جسطرح خورشید چرخ برین
منور تھا ایسا رخ رشک باغ / نہ تھی شب کو کچھ احتیاج چراغ
کسی روز زہرا کے گھر جبرئیل / جو آے بحکم خداے جلیل
تو دیکھا کہ ہے فاطمہ خواب مین / جھکی خواب کی چشم پر آب مین
حسین علی مہد مین بیقرار / کہ بیٹے حیدر کا تھا گلعذار
تسلی کی اوسدم نکالی سبیل / ہلانے لگے مہد کو جبرئیل
ہلاتے تھے جھولا یہ کرتے تھے ناز / ہوا اوسکی خدمت سے مین سرفراز
خدا نے بنائی ہے نہر لبن / جنان مین برآئی حسین و حسن
اوٹھی فاطمہ جب یہ سنکر صدا / نظر آیا اوسکو عجب ماجرا
ہلاتا تھا جھولہ کوئی بار بار / نشان اوسکا ظاہر نہ تھا زینہار
گئے خدمت مصطفی مین شتاب / کہا حال پیش رسالت مآب
نبی نے کہا شکر پروردگار / کہا فاطمہ سے کہ کر افتخار
ہوا تجھپہ یہ لطف خداے جلیل / وہ تھے مہد جنبان اخی جبرئیل
کرو مومنو چشم انصاف وا / کہ جسکو یہ عز و شرف دے خدا
ستمگار کافر ستائین اوسے / کہ ہے ہین سے زمین پر گرائین اوسے

معجزہ ۱۱

بیان کرتے ہین شیخ دانا سعید | ہوا جب وہ سلطان عالم شہید
زمین خون ناحق سے گلگون ہوئی | قیامت عیان زیر گردون ہوئی
سر خاک تھا جسم مجروح شاہ | بیابان مین چلتی تھی آندھی سیاہ
سر شہ کیا اشقیا نے قلم | کیا اوسکو نوک سنان پر علم
ہوئی آل زہرا و حیدر اسیر | ہوئی دستگیر جہان دستگیر
سنان پر سر پاک سبط رسول | سوار اونٹ پر دختران بتول
خصوصاً یہ زینب کا تھا حال زار | کہ تھے اشک آنکھون مین سینہ فگار
عجب حال تھا ام کلثوم کا | کہ چہرے پہ تھے بال جائے ردا
سکینہ یتیم جناب امام | عجب حال مین گلا تن زخمی تمام
کہین سید ساجدین دردمند | کہ طوق و سلاسل مین تھے پابند
سر شاہ آگے تھا زیب سنان | یہ پیچھے تھے پہنے ہوئے بیڑیان
عمر ابن سعد لعین نابکار | ترحم نہ کرتا تھا کچھ زینہار
سیہ روز ماتم دکھایا اونھین | اسیطرح کوفے مین لایا اونھین
ہوا شاد بیرحم ابن زیاد | کہ تھی ہتک سادات اوسکی مراد
دیا حکم ظالم نے روز دگر | کہ کوچون مین کر جا کے تشہیر سر
پھرے جا بجا فرق شاہ شہید | کہ مشہور عالم ہو فتح یزید
یہ کرتا ہے اب زید ارقم بیان | کہ مین ایک مکان مین تھا ناگہان
سر شاہ گذرا جو میرے قریب | مین رو دیا ہوا درد دل کو نصیب

یہہ دیکھا کہ ہلتے ہیں حضرت کے لب / یہہ پڑھتے ہیں آیۂ وہ عالی نسب
کہ ہر دشمن ہے احوال اصحاب کہف / عجب تر ہے کچھ حال اصحاب کہف
سنی ہیں نے جب یہہ صدا اے امام / کھڑے ہو گئے بال تن پر تمام
مرثیہ سے ہیں نے کیا یہہ خطاب / کہ اے نور چشم رسالت مآب
ہے اونکا تو احوال بیشک عجیب / ترا سانحہ اونسے بھی ہے غریب

معجزہ

11

سلیمان اعمش سے مرقوم ہے / کہ دل جسکے سننے سے مغموم ہے
وہ کہتا ہے تھی موسم حج کے روز / کہ تھا طوف کعبہ کا خاطر فروز
در خانۂ حق پہ تھا ایک مرد / کہ پھرتا تھا ہر وقت وہ آہ سرد
یہہ کرتا تھا حسرت سے ہر دم بیان / مجھے بخش دے اے خدائے جہان
نہیں عفو مشکل ترے روبرو / مگر جانتا ہوں نہ بخشیگا تو
سنا ہیں نے جس دم یہہ اوسکا کلام / کہا اے بے ادب کر نہ ایسا کلام
یہہ ہنگام حج ہے یہہ خالق کا گھر / نہ کر قطع امید اے بے خبر
ہوا کونسا تجھسے ایسا گناہ / کہ ہے مغفرت سے تجھے یاس آہ
وہ بولا کہ تجھسے کہوں کیا خبر / کہ حاصل نہیں ہے بجز درد سر
کیا ہیں نے اصرار کر تو بیان / کہ ہو علم مجکو بھی اے خستہ جان
مجھے لیگیا تب وہ کعبہ سے دور / بیان حال کرنے لگا نا صبور
کہ جس دم ہوا قتل ابن علی / محمد کا نائب خدا کا ولی
سنان پہ سر شاہ عالی نژاد / گیا کوفے میں پیش ابن زیاد

روانہ کیا اوسنے پیش یزید
گئے اوسکے ہمراہ چالیس مرد
اونھین مین تھا وہ شخص بھی پہلوان
سنان پہ سر شاہ عالی ہمم
اوڑاتی ہوئی بیبیان سر پہ خاک
رہ شام مین ہو گئی جبکہ شام
نظر آیا اک دیر مابین راہ
رہے قافلے سے اہلبیت امام
وہ کھانا جو کرنے لگے زہر مار
لکھی اوسنے ایک بیت دیوار پر
کہ جن اشقیا سے ہوا ہے یہ کام
کہا اونکو امید روز جزا
پڑھی جسنے یہ بیت حیران ہوا
اوٹھا ایک وہین سو عجلت کے ساتھ
ہوا ہاتھ غائب ہوا وہ خجل
ہوئی صرف غفلت وہ مخذول پھر
ہوا ہاتھ پھر ناگہان آشکار
یہ مطلب تھا اوسکا خدا کی قسم
نہ بخشیں گے ہین رسالت مآب

عمر کو دیا فرق شاہ شہید
کہ تھا نام کو دل مین اونکے نہ درد
نہ دہشت نہ خوف خدائے جہان
شتر پر رواں کاروان حرم
کھلے بال سر کے گریبان چاک
ہوئی اہل لشکر کو فکر مقام
وہان آ کے اوترے وہ ساری سپاہ
ہوئے لوگ مصروف اکل طعام
ہوا ہاتھ دیوار سے آشکار
کہ مضمون اوسکا یہ تھا سربسر
کہ مارا ہے شبیر کو تشنہ کام
کہ شافع ہون اونکے رسول انام
کہ مجمع کا مجمع پریشان ہوا
کیا قصد اوسنے پکڑ لے وہ ہاتھ
پھر آ کے بیٹھا وہین منفعل
ہوئے کھانا کھانے مین مشغول پھر
لکھی بیت ثانی بروئے جدار
نہین اونکے شافع رسول انام
قیامت مین اونکے لیے ہو عذاب

پڑھا شعر جب یہ ہوئے دردمند
سب حیران ہوئے پھر وہ دست پلید
لگے پھر جو کھانے وہ بد بخت اشرار
لکھی بیت ثالث بھی دیوار پر
نہین سہل قتل امام ہدا
کیا کام برعکس حکم کتاب
ہوا تیسرا شعر بھی جب رقم
اوٹھا درد غم جان غمناک سے
ہوئی راہب دیر کو یہ خبر
چڑھا بام پر اور دیکھا یہ حال
سر نیزہ پر خورشید اوٹھا ہے
غریب آ کے سب سے کیا یہ سوال
وہ بولی ہوئی آج فتح یزید
ہوا قتل جو وہ حسین اوسکا نام
لیے جاتے ہین جانب شام سر
کیا اوسنے راہب نے رو کر کلام
کہو سچ ذرا وہ پیاسے حسین
دل و دیدہ و جان خیر البشر
جفا کار کہنے لگے ہان وہی

کیا ہاتھ پھر اشقیا نے بلند
بہ سر زادگی ہوا تا بند بند
ہوا تیسرے روز پھر آشکار
کہ جسکا یہ مضمون ہے مشتہر
عیان صاف ہے قاتلوں کی جفا
گوارا کیا اپنے ہاتھوں عذاب
نہایت ڈرے پڑھ کے اہل ستم
اوڑا رنگ ہر روے ناپاک سے
کہ لائے ہیں سب کاٹ کر ایک سر
کہ نیزے پہ ہے ایک سر خوں سے لال
قیامت کا سامان نمودار ہے
مفصل کہو تو یہ کیسا ہے حال
ہوا ایک سید مسافر شہید
گرفتار اوسکے حرم ہیں تمام
کہا کم کو وہیں ہم نے یہ قطعہ
مرے کان تک بھی نہ پہنچا ہے نام
جو ہے سبط پیغمبر مشرقین
علی کا پسر فاطمہ کا پسر
سرور دل علیہ

کہا اوسکے راہب نے یہ کیا کیا
مسلمان ہوکر یہ کیا ستم
کہاں تم کہاں یہ شہ حق شناس
اگر کوئی عیسیٰ کا ہوتا پسر
سوا ایک تم سنتے ہے التجا
کہ دے مجکو یہ رشک خورشید سر
نہیں مانگتا مفت میں دل فگار
عمر سے کہی سنتے جا کر یہ بات
نہایت ہوئی اسکیا کو طمع
کیا صیرفی کو لعین نے طلب
دیا اوسکو شاہ دو عالم کا سر
بہت دیدۂ تر سے دھویا اوسے
کیا مشک و عنبر سے خوشبو اوسے
ہوا نوحہ خوان یوں بجان حزین
جگہ تیری بالائے دوش رسول
ستم ہے یہ احوال کسنے کیا
سر خاک دوش نبی سے گرا
سنان پر علم تو ستم دیدہ ہے
جدائی سے راہب کی صورت کہاں

پھرا حشر تم سے ہویدا کیا
کہ سبط نبی کا کیا سر قلم
کیا کچھ نہ اپنے پیمبر کا پاس
ہم انکو نہ دینگے اوسے عمر بھر
کہو اپنے سر وار سے یہ ذرا
حوالے کرونگا میں وقت سحر
درم اسپہ دیتا ہوں میں سو ہزار
کہ کہتا ہے یوں راہب خوش صفات
منگایا وہ اوس سے زر تجمیع
پرکھوا کے رکھے درم سب کے سب
وہ سر لے کے راہب گیا اپنے گھر
حقیقت میں کوثر سے دھویا اوسے
جگہ دی سر تخت زانو اوسے
فدا تجھ پہ میں اے شہ نازنین
تری خواب گہ تھے کنار رسول
لہو میں تجھے لال کسنے کیا
وہ تھی ابتدا یہ ہوئی انتہا
بدن گرم ریتے پہ غلطیدہ ہے
ادھر تو ہے گریاں اودھر وہ طپان

سناتے ہیں ہوا قصہ یہ درد مند
ہوا قتل تیرا تیغ اعدا سے چاک
عجب ظلم اعدا کے دین نے کیا
نہ دریا پہ پانی کا ساغر ملا
یہہ افسوس آتا ہے ہر دم مجھے
فدا پیاسے عالی پہ کرتا جو سر
تری پیاس سے دل کیا ہی فگار
یہہ کہتا تھا وہ راہب نوحہ گر
ہوئی عازم کوچ ساری سپاہ
لیا سر کو راہب نے بعد طلب
دیا سر کو لیکن کیا یہہ خطاب
مسلمان ہوا میں ہو تم گواہ
ہوا میں محمد کا فرمان پذیر
مسلمان ہوا میں ہدایت ملی
ہوئے اوس کے اصحاب شہ دین پناہ
گیا راہب اوس وقت پیش عمر
کہ ہے نائب مصطفےٰ کا یہہ سر
اسی لیے میں صندوق میں لیکے چلا
کیا اوسنے اقرار راہب سے جب

جگہ تیری عرش بریں سے بلند
ملک تیرے غم میں ہوا تیرہ خاک
کہ مرتے ہوے بھی نہ پانی دیا
گلی سے دم آب خنجر پلا
خبر تھی نہ اسے شاہ عالم مجھے
تو ہوتی رضا مند خیر البشر
پھر آتے ہیں آنسو مرے بار بار
کہ آخر ہوئی رات جب اس پہر
اوٹھے اوس جگہ سے چلی رو سیاہ
جگر پہ پڑی اوسکی تیغ غضب
کہ اے نور چشم رسالت مآب
چلا صدق دل سے میں ایمان لا
قیامت میں ہونا مرے دستگیر
یہہ دولت تمہاری بدولت ملی
صدا سر سے آئی کہ ہم ہیں گواہ
کہا عرض میری یہہ مقبول کر
سر و دل مرتضی کا یہہ سر
نکل نصب نیزے پہ پھر شہدا
پھرا راہب اوس جا سے کرتا تھا

کنارہ کیا دہر سے اجتناب
لیا کنج عزلت میں گو ہمساب

عبادت میں مصروف دن اور رات
اسی کی الفت میں کاٹی حیات

ہوا آوس سلطنت سے جو راہی عدم
بہ دستور بدعت پہ باندھی کمر

کیا فرق سلطان والا حشم
بہ دستور بیٹے پہ اوس نے علم

پہونچکے منزل پہ آیا خیال
کہ لا کر دیا تھا جو [illegible] مال

[illegible] کی تھے پہلے نقاب
وہیں [illegible] کا وا کیا دیکھ کر

جو دیکھا تو تھی آگے کی [illegible]
وہ ہم [illegible] اسیر [illegible]

مٹا تھا جو پیدا ہوا نقش وہ ہم
[illegible] طرف [illegible]

سنو پہلے آیہ کا مضمون ذرا
کہ تھا قل [illegible]

وہ ہم آیہ کا تھا یہ مطلب صریح
کیا کام [illegible]

کریگا خدا جلد تر انقلاب
کہ [illegible]

لعین اونکو [illegible] آب
کیا دین و دنیا میں دونوں خراب

غلاموں نے [illegible]
کہ [illegible] آکر دیا میں [illegible] تمام

قریب دمشق آئی جب وہ سپاہ
گرفتار آل رسالت پناہ

یزید لعین [illegible]
کہ آئے سنان [illegible]

ہوئی [illegible] مسرت کمال
کہ تھا عاقبت کا نہ مطلق خیال

دیا حکم [illegible] آراستہ
دکان سر راہ [illegible]

[illegible] احمد [illegible]
وہ [illegible]

[illegible] نہ [illegible]
جو پہنچے حرم اوسکے دربان [illegible]

کیا قاتل شہ نے تازہ ستم
کیا پیش کش جا کے پیش یزید
یہ اردو میں مضمون ہے اوسکا رقم
ترے واسطے قتل اوسکو کیا
شہ جملہ آفاق عالی نسب
یزید اس سخن سے ہوا خشمگین
کہا جانتا تھا یہی تو اگر
دہر اطشت میں پھر سر پاک شاہ
قصیدہ ستمگر نے موزون کیا
لئے اپنے اجداد کے اوسمین نام
لڑے تھے محمد سے وہ بیحیا
کہ ہوتے اگر وہ بقید حیات
سنکے قتل حسین کے یہیں تمام [?]
ہوا ایک سب دیکھتا تھا یہ حال
کہی اوسنے حاکم سے اوسدم یہ بات
کیا قتل کسکو یہ کسکا ہے سر
وہ بولا کہ تھا خارجی ایک مرد
سنا اوسکو پہنچا ہوا زیر تیغ [?]
کہا اوسنے کیا نام تھا کر بیان

کہ لیکر سر شاہ عالی ہمم
کہی شعر پڑھنے لگا وہ پلید
کہ جو کچھ تجھے آج دیتے ہو وہ کم
نسب میں جو تھا سب عرب سے سوا
امم و اب کی جانب سے فخر عرب
لعین نے دیا حکم قتل لعین
تو کیون اوسکا کاٹا شقاوت سے سر
بیان فخر کرنے لگا روسیاہ
ادا اوسمین بدعت کا مضمون کیا
ہوے تجھے جو فی النار ملعون تمام
ہوے تھے تہ تیغ خیر الورا
نہایت یہ اونکی خوشی کی تھی بات
لیا آل احمد سے کیا انتقام
کہ تھا ظلم میں اوسکو حاصل کمال
کہ پتلا یہ گذری ہے کیا واردات
یہ کس برج اقبال کا ہے قمر
ہوئی اوس سے دیدہ میں مجکو نبرد [?]
دم تیغ سے خون کر لے دریغ [?]
وہ بولا حسین ابن علی افسر دو جہان [?]

نبی کا نواسا علی کا پسر
سنی اوس نے حاکم کی جب گفتگو
کہا واہ کیا خوب اسلام ہے
رسول خدا پر کیا تو نے غدر
نبی کی گوارا ہے ایذا تجھے
کیا خون شاہ خوش اس نے ہے کا
میں مدت سے نسل داؤد سے ای شقی
مرے پاس آتے ہیں جبریل ہم یہود
یہ کہکر کیا شہ کے سر سے خطاب
ترا جد ہے بیشک شہ شاہ ہدا
بدین اسلام لاتا ہوں میں یا گواہ
شہادت کا کلمہ زبان سے کہا
[illegible] دیا حاکم قتل
فدا ہو کے سر ابن حیدر ہوا
کہا اک یہودی لعین سے کہ لیجا تو سر
سر شاہ تھا اور وہ ٹوٹا ہوا
اٹھا کر میں تھا وہ شب بھی مشغلا
کسی نعمت و شب سے لے جب گزرا
مناوی نے دی پھر فلک سے ندا

جگر بند زہرا سخن مختصر
گرا آنکھ سے اشک کے جا لہو
ستمگر ہی تو زشت انجام ہے
نہ سمجھا پیمبر کے نواسے کی قدر
کرے رو سیہ حق تعالیٰ تجھے
تجھے اپنے دعوی تھا اسلام کا
مری قوم کرتی ہے حرمت مری
تو کرتے ہیں ہمکو ادب سے سجود
کہ ای جانشین رسالت مآب
پیمبر خدا کا رسول خدا
خدا سے مرے بخشوانا گناہ
چلا بزم سے اوٹھکے وہ با خدا
ہوا سخت برہم کیا حکم قتل
شہادت کا رتبہ میسر ہوا
حفاظت سے رکھو کہیں اب اس کو
جو لائے تجھے پھیر وہ پاسبان
مگر شیدا آئی نہ شب بھر ذرا
عجب حال آنکھوں کو آیا نظر
کہ اوترے زمین پہ صفی خدا

نظر آئے آدم علیہ السلام
ملائک کا ہمراہ تھا ازدحام

صدا پھر یہہ پیدا ہوئی آہ آہ
کہ تم بھی چلو اے خلیل آلہ

براہیمؑ آئے بروے زمین
گروہ ملائک تھا اونکے قرین

اسی طرح موسیؑ بھی حاضر ہوئے
جناب مسیحا بھی حاضر ہوئے

صدا اور آئی نہایت بلند
ہوئی جسکے سننے سے دل دردمند

کہ ہاں اے محمدؐ ہو تم ہوشیار
کہ وہ سر نواسے کا زیب کنار

چڑھا لے گئے تھے کاندھے پہ جسکو کہ تم
ہوا کربلا میں وہ پامال سم

سلا لے گئے تھے تم جسکو سینہ پہ آہ
ملیان خاک و خون میں ہے وہ رشک ماہ

کیا پشت پہ جسکو تم نے سوار
سر اوسکا سنان پر ہے خورشید وار

ہوئے جلوہ فرما جناب رسولؐ
الم ناک گریان پریشان ملول

بہت سے تھے قدسی قدم با قدم
گریبان کیے چاک تصویر غم

سر پاک نیزے پہ تھا جا گزین
اوسی جا پہ آئے رسول مبین

اسے کہتے ہیں حزب مہر و ولا
خمیدہ وہ نیزہ یکایک ہوا

سر انور سید نامدار
گرا جد کے آغوش میں ایکبار

نبیؐ نے لگایا وہ سینے سے سر
ملا منہ سے منہ چشم سے چشم تر

گئے پاس آدمؑ کے روتے ہوئے
عبا آنسوؤں سے بھگوتے ہوئے

کہا اونسے دیکھو ذرا اے پدر
کیا قتل امت نے میرا پسر

گل نازنین ہے یہہ میرا حسینؑ
مری فاطمہؑ کا یہہ ہے نور عین

نہیں اسکے غم میں مرے دلکو تاب
جگر ہو گیا سوز غم سے کباب

یہہ سنکر اوٹھے جبرئیل امین — کہا مصطفے سے کہ ای شاہ دین
مین ہون صاحب زلزلہ بیگمان — اگر حکم ہو زلزلہ ہو عیان
ہلاؤن زمین اسکو رسول امم — اولٹ جائے یہہ شہر اہل ستم
ابھی سب پریشان ہون صبح کا شام — یہہ مردود کافر ہون غارت تمام
کہا منع پیغمبر پاک نے — حبیب خدا شاہ لولاک نے
دوبارہ یہہ کہنے لگے جبرئیل — کہ ای خاص درگاہ رب جلیل
یہہ چالیس تن جو نگہبان ہین اب — کیا کار بد اسپہ مقرر سبب
انہین کو ہو کوئی نہ کوئی سزا — یہی لوگ آفت مین ہون مبتلا
ہوے اسپہ راضی رسول جلیل — ہوئی اونکے جانب روان جبرئیل
کیا نظر کرکے جسکی طرف — جلا وہ ہوئی جان اوسکی تلف
ہوا اوس شخص کی آہ نہین نوبت ہوئی — اوڑا رنگ رخ تغیر حالت ہوا
کیا مصطفے نے کہ ٹھیرو ذرا — یہہ ملعون ہے اوسکو تنبیہ ہوا
یہہ سنکر اوٹھے وان سے خیر البشر — کیا ساتھ جدکے نواسے کا سر
ہوا جو سر شاہ عادل ہوا — وہ قطرہ تھا دریا سے واصل ہوا
یہہ کہتا ہی انگشت کو اوسنے جیب — بیان حال اپنا کیا سب کا سب
کیا پیچ لے اوس سے کہا ای روسیاہ — سزاوار قہر حساب الہ
نکیسا یہی مردود مقہور ہو — سرک جلد جا دور ہو دور ہو
وہ مکہ سے باہر گیا پھر شتاب — خدا جانے کیا اوسپہ آیا عذاب

معجزہ

۱۲

ابو جعفر طوسی نامور
حکایت ہے اوسنے سنو یہ خبر

کرے جب شہ سجدہ بر خاک پر
بہا خون خیر البشر خاک پر

قیامت کے آثار ظاہر ہوے
روان آشیانوں سے طائر ہوے

ہوا ایک مرغ سپید آشکار
طپان خون شہ میں ہوا بیقرار

کیا طائروں میں یہ کی گفتگو
گرا وہ سبط نبیؐ کا لہو

تمھیں دانہ و آب کی ہے تلاش
تن پاک حضرت ہوا پاش پاش

سنی طائروں نے جو اوسکی صدا
چلی اوڑکے سب جانب کربلا

نظر آگئے جب تن کشتگان
ہوے خون میں آ رنگے وہ طائر طپان

نہایت ہوئی نالہ کش غم کیا
بہت پانو دھکر حلقہ ماتم کیا

اونھیں سے کوئی مرغ سینہ کباب
گیا سمت قبر رسالت مآب

مزار پیمبر پہ تھا نوحہ گر
لہو سے تھے آلودہ سب بال و پر

ہوے مجتمع گرد اوسکے طیور
بپا اوسکے نالوں سے شور نشور

نہ پانی سے اوسکو نہ دانے سے کام
تحیر میں اہل مدینہ تمام

کہ یا رب یہ طائر ہیں کیوں نوحہ گر
یہ کیسے لہو سے پر انکے ہیں تر

ہوئی بعد مدت خبر جب یہ عام
کہ مارے گئے کربلا میں امام

ہوا حال اون طائروں کا پدید
کہ تھے تر بخون شاہ شہید

غرض وان سے وہ طائر نوحہ گر
ہوا گرم پرواز سمت دگر

کسی باغ میں آکے مسکن کیا
ہر شاخ اوسپے نشیمن کیا

نہ تنہا زبان گرم آہ و فغان
کہ ہر بال اوسکا تھا مشکل بیان

اوسی یا تھیں ایک دختر یہود
مرض میں گرفتار جینے سے تنگ
کیا تھا اوسے سب نے گھر سے بدر
اوسے بھی جو اوس سے نہ ہوا کوئی کام
پریشان وہ دختر رہی رات بھر
شجر کے تلے وہ پریشان رہ گئی
وہ طائر ادھر شاخ پر بیٹھ کر
گرایا ال طائر سے اک قطرہ خون
مرض تھا جو اوسکو وہ زائل ہوا
پدر اوسکا آیا تو دیکھا یہ حال
کیا قصہ مرغ اوسنے بیان
وہ بولا کہ اے مرغ فرخندہ فال
خدا کی وہ قدرت سے گویا ہوا
مرے بال و پر میں ہے اوسکا لہو
حسین علیہ السلام سے سحر و یہ
بھری خون سے اونکی جنگل کی خاک
بیان جب کیا اوسسے طائر نے حال
جو ہوتے نہ احمد شہ کائنات
کہ کیا ... مرسل ... ہوا

کہ تھا زلف حور اوسکے آگے ہونکا دو
کہ تھی وہ شکل وابرص و کور و لنگ
پدر اوسکا لیتا تھا اوسکی خبر
نہ آیا وہ دختر نا لگے تا بہ شام
سنا نالۂ مرغ وقت سحر
قریب اوسکے افتان و خیزان گئی
ادھر نالہ کش یہ بیر شجر
ہوا نور آنکھوں میں اوسکے فزوں
کھلی سے عیان ماہ کامل ہوا
ہوئی اوسکو حیرت تعجب کمال
کہ اس سے ہوئی یہ کرامت عیان
عیاں حال کرکے بیٹے ذوالجلال
کہ اے شخص تجھکو تعجب کیا ہوا
ہے بیکشتہ تیغ ظلم عدو
علی کا پسر سبط خیر البشر
سنان نے سر خاک پر جسم پاک
یہودی کے دل میں بڑا یا خیال
نواسے کے ہوتے نہ ہوتی یہ بات
قصہ اوسکی دختر کو ایمان ...

جو تھے پانچ سو اور اوسکے غریب — مسلمان ہوئے سب وہ صاحب تمیز
حقیقت یہ ہیں کہتے ہیں اوسکو امام — کہ جس سے یہیں مرگ بھی ہو یہ کلام
برابر ہو اوسکی حیات و ممات — بتائی یہیں مرگ راہ نجات

فصل ششم در ذکر برخے از معجزات جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والسلام است

امام زمان سید ساجدین — سر زاہدین افسر عابدین
وہ کوئی گریبان صبح ازل — شناسائی چوگان علم و عمل
مطالب روا اونسے ہر ایک کے — محک امتحان بد و نیک کے
سحر خیز ہنگامہ آہ [illegible] — نمک ریز ریش درون عدو
تماشائے باغ سرو علو — ستون قیام زمین و زمن
ہوئی جو ذات امام زمان — کھڑی ہے یہ سقف ہفت آسمان
عدم سے نکالی یہ ہستی کی راہ — انھیں سے منور ہوئے مہر و ماہ
بغیر اونکے گردش کے رفتار بھی — کہ یہ نقطہ ہے خط پرکار بھی
نہیں حکم روشن ہو آفتاب — ہوا امر حضرت نہ برسے سحاب
انھیں کی اجازت سے لیل و نہار — فلک کو ہے گردش زمین کو قرار
نہ گر یہ ہوا یا وہ سحر علوم — نہ ثابت نہ سیارہ ہوتے نجوم

جو امواج دریا کو کر دین شمار | نہ تکلیف زیادہ نہ کم زینہار
ثنائیں جو مقدار باران سحر | جو گنئے تو اوتنی ہی نکلیں تر
زہی حفظ شاہ فلک اقتدار | کہ ہے کاہ نشترگان سے چشم شرار
اوڑائے جو قلب مصفا کا زنگ | نہ دیکھے کبھی آئینہ روے زنگ
اگر دل سے لے نام پاک حضور | گرین لاکھ پتھر نہ مینا ہو چور
ثنا مین اگر برگ ہون تر زبان | گرے خشک نخل کو نہ باد خزان
جو ہو خلق سے بہرور نخل خشک | لگیں گل تر و تازہ دے بوے مشک
گل انبار زر اونکی دولت سے ہین | شجر بار ور فیض حضرت سے ہین
بیابان بیابان صفت انکسار | گلستان گلستان گل اعتبار
جو رکھیں فلک پر قدم وہ جناب | تو آنکھیں چھپائیں مہ و آفتاب
محبت سے دل شاد جو دیو پری | سعادت قرین زہرہ و مشتری
وہ بازوے اعجاز حضرت ہین دو | کہ فیض نظر سے سلیمان ہو مور
اگر ابر صحرا ہو فیض عمیم | بنے خار صحرا عصاے کلیم
بدن نور دل نور رخسار نور | سراپا وہ خورشید انوار نور
چراغ ہدایت سراج مبین | ہوئی جس سے پر نور قندیل دین
جو دریا مین پہنچی تو موسی ہوے | گئی آسمان پر مسیحا ہوے
کلام اونکے حیدر کے اعجاز تھو | سب اونکے پیمبر کے اعجاز تھے
عجب گنج راز الہی دہن | کہ آیات قرآن تھے اونکے سخن
جو پڑھتے وعظ کہتے جو وہ ارجمند | ہوا اونسے منبر کا پایا بلند

ملائک نے کی زیر پا انکھہ فرش
عبادت مین یکتا خدا سے نیاز
بیان کس سے ہو اون کی توقیر کا
عبادت زمانے مین نایاب کی
رہی سیر گلزار تنزیل مین
سوائے عبادت نتھا کوئی کام
شریعت کی باتین بتایا کئے
شجر دین کا سبز و خرم کیا
سنا جو نبی سے بس اوسنا کہا
دعائین مین وہ آپکی کاملہ
توکل فقط ذات اللہ پہ
ارادہ جو شاہ ہدا نے کیا
بلائے اگر ہو سٹ وقت سخن
خدا نے بزرگی بہ قرآن کو دی
طاعت مین سارا اوقات شریف
سعیت مین گذرا اوس شاہ کا
زمانے کے حاکم وہ شاہ امم
امام چہارم خلافت پناہ
رہے اور جو آٹھ باقی امام

ہوئے زیر منبر ہم اہل فریق
وضو سے بڑھی آبروئے نماز
ہوا لب سے آوازہ تکبیر کا
بڑھی زیب مسجد لیے محراب کی
کٹی عمر تسبیح و تہلیل مین۔
نمازون مین اوقات کاٹے تمام
ہدایت کی راہین دکھایا کیے
کہ آنکھون کی چشمون سے پانی دیا
خدا کے کہے کو دوبارا کہا
کہ جنمین اجابت کا ہے سلسلہ
قناعت ہوئی ختم اوس شاہ پر
اوسی کے مطابق خدا نے کیا
تو تسلیم و کوثر ہوئی موجزن
فضیلت وہی شاہ ذیشان کو دی
وہ صامت ہیں ناطق فقط ہے فرق
اگر خوف اون کو تو اللہ کا
بجز صبر یارانہ ایذا مین دم
رباعی کی مصراع چہارم وہ شاہ
اونہین کے وہ نور نظر سب تمام

سمن عجیب روضہ تازہ ترا ۔۔۔ کہ انھون جنان جیسے برگ و ثمر

کرے کوئی تعریف یہہ کیا مجال ۔۔۔ خدا کو ہے معلوم یہہ خوب حال

عجب شوکت و رفعت و جاہ ہے ۔۔۔ خدا خوب ان سب سے آگاہ ہے

کرون اب بیان سب سنو معجزات ۔۔۔ کھلی فیض حضرت سے باب نجات

معجزہ

١

سنو آج اے اہل فرہنگ و عقل ۔۔۔ یہہ صبابہ والبیہ سے نقل

کہ کوفے کی مسجد مین تھے مرتضیٰ ۔۔۔ یداللہ بازو سے حیدر الورا

گیا مین حضور امام زمن ۔۔۔ نظر آیا نور امام زمن

یہی ہو کے گستاخ کھولی زبان ۔۔۔ دلیل امامت تو کیجیے بیان

کہا شہ نے لا سنگریزہ کوئی ۔۔۔ کہ تجھ پر بھی ہو راز مخفی ہو جلی

اوٹھا لایا مین صحن مسجد سے سنگ ۔۔۔ شہ دین نے مہر اوسپہ کی بیدرنگ

عجب نقش مہر اوسپہ پیدا ہوا ۔۔۔ کہ کاغذ پہ گویا ہو پیدا ہوا

کہا شاہ مجھ سے پھر یہہ کلام ۔۔۔ کہ ظاہر کرے آپکو جو امام

کرے اسپہ مہر اوس سے کرنا یہہ عرض ۔۔۔ سمجھنا امام اوسکی طاعت ہو فرض

گیا سنگ کو مین لیے تب بپاس ۔۔۔ جو دنیا سے گذرے شہ حق شناس

گیا مین حضور امام حسنؑ ۔۔۔ امام حسنؑ نے کیے یہہ سخن

کہ صبابہ والبیہ ہے تو ۔۔۔ کہا مین نے ہان ای امام نکو

کہا سنگ مجھسے طلب بیدرنگ ۔۔۔ اوسی وقت کی مہر پالا سے سنگ

امام زمانہ ہوئے جب حسینؑ ۔۔۔ نبیؐ کے جگر عمدہ رب حسینؑ

میں حاضر ہوا جا کے اونکے بھی پاس — ابھی مجھسے بولے شہ حق شناس
میں سمجھا جو کچھ تجھکو منظور ہے — دلالت امامت کی منظور ہے
لیا سنگ حضرت نے مجھسے طلب — عیاں نقش تھا مہر کی اپنے جب
عیاں ہو گئے حرف یوں سنگ پر — کہ کاغذ پہ ہوں جسطرح جلوہ گر
ہوا بعد ازان عہد زین العباد — ہوئی رونق عدل انصاف وداد
یہ کہتا ہے حبابہ بے نظیر — کہ اوس وقت مین ہو چکا تھا میں پیر
بہت کم تھا مجھ مین احتمال عمر — کہ تھا ایک سو تیرھوان سال عمر
کیا ہر طرح مین حضور امام — عبادت مین مصروف شاہ انام
قیام و قعود و رکوع و سجود — رہے شوق طاعات رب ودود
جو مصروف دیکھا پھر آیا امید — سبھی کا کہا اور گیا نا امید
یہ سمجھا یہ شہ نے اشارہ کیا — مرے پاس حبابہ وہ سنگ لا
جوان ہوگیا دیکھکر مین یہ حال — کیا پھر قریب شہ خوش خصال
لیا سنگ حضرت نے بھی مہر کی — نگین امامت نے بھی مہر کی
دلالت امامت کی ظاہر ہوئی — جلالت خلافت کی ظاہر ہوئی
اسیطرح مین پیش باقر گیا — لیے اوس سنگ کو بظاہر گیا
یہی معجزہ اونسے ظاہر ہوا — کہ سارا جہاں اوسکا ناظر ہوا
اسی طرح آیا مین صادق کے پاس — ہوئی اوسپہ مہر شہ حق شناس
اسی طرح کاظم نے دیکھا وہ سنگ — اوسیطرح سے مہر کی بے درنگ
رضا تک غرض انتہا ہو گئی — بدستور مہر رضا ہو گئی۔

چھپا تو چھینٹے وہ صبا پہ بھیر | ہوا چشمۂ زندگانی کدہ
سوا اسکے امّہ یہ کس سے ہو کام | کہ قربان سے ہو موم سنگ

معجزہ

یہ لکھتے ہیں صادق علیہ السلام ۲ | کہ میرے پدر باقر نیک نام
تفصیل راوی ہے اس نقل کے | کہ ہے آج تک نقش دل پر
ہوا جبکہ وقت وفات امام | لگی بجھنے شمع حیات امام
چلے دار فانی سے زین العباد | رضائے خدا پر ہوئی دل
کہا شب کو مجھ سے کہ جا اے پدر | وضو کے لیے آب لا اور
میں لایا تو کہی اسطرح گفتگو | نہ دو آب میت پڑا اسکے
ہوا دل کو میت کا پیدا سراغ | گیا لیکے پانی میں پیش پدر
جو دیکھا تو ہے راست قول پدر | کہ اک موش مردہ تھا پانی میں
بدل کر وہ پانی جو میں نے دیا | وضو اپنے اوٹھ کے اوس وقت
کہا اے پسر آج کی ہے وہ رات | کہ نزدیک پہونچی ہے میری وفات
خطیری میں ناقہ مرا باندھ دو | علف اوسکی خاطر مہیا کرو
غرض بعد دفن امام ہدا | وہ ناقہ خطیری میں تھا جو بندھا
گیا خستہ پیرا کر رسن | گیا تا ہوا اشکبا خون نعرہ زن
نہ معلوم تھا قبر کا بھی پتا | فقط جذب الفت ہوا رہنما
ہوا قبر پر وہ سینہ مال | زبان فغاں سنگ پامال
ہوئی جبکہ باقر کو اوسکی خبر | قریب اوسکے آئے شہ بحر و بر

لب تلک سیجر الفقت کا جوش — فغان کرنے ابھی جا اور ہو خموش
طری کو ناقہ روانہ ہوا — کہ فرمان شہ تازیانہ ہوا
جب یہ کہکر پھیرے وہ جناب — نہ آئی کسیطرح ناقے کو تاب
طری سے اوٹھکر وہ ناقہ گیا — پریشان مرقد پہ آقا گیا
وسی طرح ہونے لگا بیقرار — بدستور تھا نالہ و اضطرار
وئی سنکے یا قریہ گرم مقال — کہ اب صبر ہو آوسکو امر محال
بازار و بیتاب وہ تین روز — ہوا پھر سوئے خلد رونق فروز
ما ہے کہ تھے مسلہ زین العبا — بہت صرف طاعت بہت خوش نہاد
گئے شتر پہ بائیس حج بار بار — اوسی ناقے پر ہو کے اکثر سوار
دیا وقت پر آپ پیار اوسے — کبھی تازیانہ نہ مارا اوسے
رو غور رہ لوگ تھے کیا لعین — کہ جب قید غم میں پہنسے شاہ دین
پیادہ رواں تھے امام سعید — سوار اپنے گھوڑوں پہ فوج یزید
تھے خار تلووں میں تھی قدم — وہ طوق گران جس سے گردن تھی خم
اگر بیٹھ جاتے تھے تھک کر امام — لگاتے تھے درّے اوتھیں اہل شام
کف پاک میں شتروں کی زمام — کہ زخمی تھے دست مبارک تمام
بیان کوئی کیا وہ مصیبت کرے — خدا اہل بدعت پہ لعنت کرے

معجزہ ۳

میں شہر آشوب کی ہے نقل — پہ نہ ہرگز رکھتا تھا جو فہم و عقل
کہ عبد الملک نے دیا حکم عام — خدا اوسپہ لعنت کرے صبح و شام

پہنائی ہیں پاے سجاد میں بیڑیاں | کیا ہو جانب شام اونکو رواں
کیا ابن شبیر خدا کو اسیر | نگہبان محافظ مقرر کئے
یہہ زہری کو جس وقت پہونچی خبر | چلا بیقرار انہ گھر سے ادہر
بہت سعی کی تا بہ پیش امام | گیا اور کیا اوسنے شہ کو سلام
مسلسل مطوق او تقیید دیکھکر | کبھی سینہ پیٹا کبھی اپنا سر
کیا بیقراری سے اوسنے کلام | کہ کاش آپکی جا پہ ہوتا غلام
پہنتا میں زنجیر طوق گران | تمہیں دیکھتا سالم و شادمان
کہا شہ نے تیرا اگر یہہ خیال | نہیں بار آہن سے مجکو ملال
جو چاہوں ابھی دست و پا چھوٹ جائیں | ابھی طوق و زنجیر سب ٹوٹ جائیں
مگر اوسنے ہے اب یہہ مطلب مرا | رہے یاد تجکو عذاب خدا
یہہ کہکر ہلایا بدن ایک بار | ہوے طوق و زنجیر سے برکنار
کہا پھر یہہ پہنکر یہہ زنجیر و طوق | کہ اس قید کا آپ ہے مجکو ذوق
مگر قطع ہونگی جو دو منزلیں | رہینگی نہ پھر مجھپہ یہہ مشکلیں
یہہ کہکر روانہ ہوے سوے شام | ہوئی چار دن کی جو مدت تمام
تو دیکھا یہہ ہمنے عجب ماجرا | کہ وہ جو نگہبان تھے اہل جفا
مدینے میں پھر کر وہ آئے تمام | لگے کرنے کافر تلاش امام
کہا میں نے اونسے کہ کیا ہے یہہ حال | وہ بولے تعجب کی جا ہے کمال
ہے اس مرد کا بھی فسانہ عجیب | کہ شب بھر حراست میں ہم تھے قریب
رہے گرد بیدار ہم رات بھر | ولیکن نمایاں ہوئی جب سحر

نظر کی تجلی سے جسکے ہو دل — نہ تھا وان کوئی غیر تخت و غل
یہ کہتا ہے زہری کہ میں بعد ازان — گیا پیش عبد الملک تا گمان
لگا پوچھنے مجھسے حضرت کا حال — کہا میں نے یہ حال تجھ سے سنا لیا
وہ بولا کہ حیران ہوں تھی بات یہ — مرے پاس آسے تھے وہ خوش تھا
فقط میں نا کسے ہو کر یہ مجھ سے کہا — کہ تجھکو یہ مجھ سے سروکار کیا
ہو مجھے نہ لب یہ خوف و خطر — کہ پہونچا سکا میں نہ کوئی ضرر
کہا چاہیے کیجیے بیان مقام — یہ مجھ پر آ پڑا ہے امام انام
وہ بولے نہیں چاہتا میں یہ بات — تری کیا بساط اور کیا کائنات
یہ کہکے گئے وہ امام مبین — کہ پھر آج تک میں نے دیکھا نہیں
کہا میں نے تیرا ہے جیسا گمان — نہیں ویسے ہر گز امام زمان
عجب حال ہے حق کے مقبول کا — عبادت میں دن رات مشغول ہیں
وہ بولا زہے نجم اقبال شاہ — خوشا شغل اونکا خوشا حال شاہ

معجزہ

۴

مسیب کا فرزند ہے جو سعید — روایت ہے اوسنے کہا ای اہل دید
کہ مسلم بن عقبہ کو ناگہان — یزید لعین نے کیا جب روان
لشکر کو مدینہ کہ غارت کرے — خبیث خون اہل مدینہ یارت کرے
وہ ملعون مدینہ میں داخل ہوا — نہان حق عیان دور باطل ہوا
وہ مسجد جو تھی جائے خیر البشر — ستونوں میں اوسکے بندھے جانور
فرو کش ہوے وہ لعین فضول — اور چھوڑکر گرد قبر رسول

مدینے کو غارت کیا تین دن / جو اسباب پایا لیا تین دن
اونہیں تین دن وہ علی زین العباد / مجھے ساتھ لیکر دم بامداد
سر قبر پاک رسول خدا / کھڑے ہو کے روتے تھے کرتے دعا
دعا پڑھتے تھے وہ شہ بحر و بر / مرا ہم قایم تھا اوس سے مگر
عجائب یہ اعجاز تھا آپکا / خدا سے عجب راز تھا آپکا
وہ ظالم جو تھے گرد قبر رسول / جفا کار مکار باطل فضول
اونہیں دیکھتے تھے ہم آنکھوں سے پر / کبھی ہم نہ آتے تھے اونکو نظر
جو تھا وہ اک اسپ اشہب سوار / بدن جامۂ سبز سے سبزہ زار
وہ کرتا تھا ہر روز حربہ بدست / در خانۂ شاہ پر بند و بست
کوئی لوٹنے کو جو آتا تھا وہان / ہلاتا تھا حربہ وہ مرد جوان
تو لگتا تھا حربہ جو وہ اہل کین / فنا دم میں ہوتے تھے گر کر وہین
جو کشتہ ہوئی بیعت دشمنان / مدینے کے غارت سے پائی امان
گزر کر مدینے اوسوقت زین العباد / امام زمان خضر راہ رشاد
لگے بھیجنے حضرت شہ زیور لباس / جو تھی نقد و ان اور لڑکونکو پاس
لگے دینے اوس مرد کو آکے شاد / وہ بولا کہ ای خسرو دین پناہ
نہیں آدمی نذر ہون میں ملک / تمہارا محب روز محشر تلک
مدینہ جو تاراج ہونے لگا / ہر اک شخص محتاج ہونے لگا
خدا سے ہوا میں اجازت طلب / پئے نصرت آل شاہ عرب
خدا نے مجھے دی اجازت شتاب / بسر چشم سے کی ہے نصرت بجا

جزا چاہتا ہون یہہ نصرت کی ہین
کہ رکھتا ہون امید رحمت کی ہین
رسول خدا میری نصرت کرین
کہ روز قیامت شفاعت کرین

معجزہ ۵

روایت ہے اسناد مین معتبر
ذرا گوش دل سی سنو یہہ خبر
کہ منکر علیؑ ابن زید ایک تھا
سعید بن مسیب سے اوسنے کہا
کہ تو اسکا قائل ہے ای خوش نہاد
کہ یکتا تھے عالم مین زین العباد
سعید اوس سے بولا کہ بیشک ہی صدق
کسی نے نہ جانی مگر اونکی قدر
سخن مرد منکر نے تب یہہ کہے
کہ کافی یہہ حجت ہی تیرے لیے
جو تھا اونکی خدمت مین ایسا نیاز
جنازہ پہ پڑھنی تھی تجھکو نماز
جواب اوسکو دینے لگا یون سعید
کہ سن معجزات امام سعید
نہ جیتے تھے قاری بھی مکے کی راہ
سجانے تھے جبتک شہ دین پناہ
جو عسفان کی منزل پہ پہنچے امام
تو مین بھی تھا ہمراہ شاہ انام
پڑھی شہ نے اوس جا دو رکعت نماز
کیا بعد ازان سجدہ سے بے نیاز
نہ سجدہ ہوا تھا ابھی وہ تمام
کہ تسبیح پڑھنے لگے وہ امام
کلوخ و شجر سنگ جتنے تھے وہان
ہوئے ساتھ حضرت کے تسبیح خوان
ہوئی ہر طرف سے یہہ پیدا صدا
اوس آواز سے مین بکایک ڈرا
اوٹھایا جو سجدے سے حضرت نے سر
کہا کیا ترے دل مین آیا خطر
کہا مین نے ہان بولے ابن رسول
کہ سن گوش دل سے اسی کر قبول
کیا حق نے جبرئیل کو خلق جب
یہہ تسبیح تعلیم کی اونکو تب

کبھی تھی ہیں صاحب اقتدار
کبھی انکو اتنی نہیں مقدرت
ہوا سخت سائل کو سنکر ملال
کہ ہمکو نہیں اپنے غم سے فراغ
امام زمان نے کہا صبر کر
پکاری یہ خادم کو شاہ مبین
وہ دو روٹیاں جو کہ لایا حضور
عطا کر کے لو یہ یہ شاہ [illegible]
چلا لیکے سائل تو آیا خیال
نہ نکلیگا کچھ اپنے مطلب برا
ملا راہ میں ایک ماہی فروش
بہت اسکی خاطر پراگندہ تھی
تھی اک نان جوین اسکو دو
کسی کو جو دی نان جو دوسری
کیا لیکر ماہی جو گھر لاکے چاک
نہایت ہوا دیکھکر انکو شاد
نہ گذری تھی کچھ دیر جو اکہاں
پکاری کہ لے اپنی نان جوین
ہوا ہم پہ ظاہر ترا حال زار

[illegible]
کہ سائل کو بھی ملگئے [illegible]
امام زمان نے کہا آکے حال
کلام اونکے ہیں چراغ [illegible]
تری شام غم ہو گئے اب [illegible]
کہ لا [illegible] کہا تمنے کی نان جو [illegible]
کہ [illegible] چشم حسد [illegible]
کہ بہت پیاسی [illegible]
کہ یہ دو روٹیاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
فقط پاس اک ماہی [illegible]
وہ [illegible] جو پاس [illegible]
نمک کا ہوا [illegible]
نظر آگیا دو گوہر تابناک
ملے منتظر گھر میں بیٹھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible]

[…]ہ دیکھے حسد سے وہ نااہل ہیں
تو آیا اودھر قاصد شاہ دین

ہر شخص مطلب ترا ہو چکا
جو مد نظر تجھکو تھا ہو چکا

[…]یں سر دیئے اپنے تا حج ہیں
کہیں سخت کھانے کے قابل نہیں

[…]ا اسکے ہیں چھوٹے بیٹے حسن
سزاوار نعمت نہیں ہیں وہ ہیں

[…]یں دنیا ان بیچے وہ ہر چھپا
ہوئی صرف شکر خدا حق شناس

تحریر ۸

مشغول دو سمر کے قتل خاطر نشین
گذارو دہ زینت عابدین

وہ اپنی عبادت میں مشغول تھے
کہ روز ازل سے وہ مقبول تھے

محمد پسر شہ کا باقر لقب
نہایت تھا کم عمر عالی نسب

کنواں ایک گھر میں نہایت عمیق
کہ تھا وہ ہم الیاس حسین غریق

گیا شاہزادہ جو اسکے قریب
سو زہر ہوا اسکے جیسے نصیب

کہ تھا رشک یوسف جو مہ پارہ
گیا ایک ہوا زینب آخوش جاہ

ہوا اسکی مادر کو صدمہ کمال
کہ دختر حسن کی تھی وہ خوش خصال

لگی پیٹنے کھول کر بال سر
ہوا خنجر غم سے زخمی جگر

شہ اپنے تھے اسکے دہیان میں
کہ پہنچی نہ آواز تک کان میں

ہوئے بسکہ مضطر و خستہ جگر
کہا آپ ہیں سخت دل کسقدر

نہ زہرا رہی بھی سنا شاہ نے
دیا تھا تجھے رتبہ اللہ نے

عبادت سے فارغ ہوئے جب وہ شاہ
ہوئے رونق افروز نزدیک چاہ

دکھائی کرامت کھلا قفل راز
کیا شہ نے دست مبارک دراز

نکالا جگر بند کو اس طرح
کہن سے ہو باہر قمر جسطرح

نہ پہونچا تھا صدمہ اوسے زینہار
مسرت سے خنداں تھا وہ گلعذار

کیا اوسکی ماں کو یہہ شہ نے خطاب
کہ اتنا بھی لازم نہ تھا اضطراب

تمہارا تو کچھ ہم آئی ہے ہرگز نہ باب
خدا اپنے بندے کا حافظ ہے آپ

وہ بولی کہ حضرت کا سچ ہے کلام
مرا عذر مقبول ہو یا امام

نہ دیکھے تھے میں نے عجیب اسرار کے
ہو اقبال حضرت کی اعجاز سے

معجزہ ٥

٩ کسی روز بیٹھے تھے زیب محفل امام
مشرف تھے اصحاب حضرت تمام

ہوئی ناگہاں ایک ہرنی عیان
وہ آئے قریب امام زمان

صدا اسنے غم انگیز کی اسطرح
کوئی استغاثہ کرے جسطرح

امام زمان نے یہہ سب سے کہا
کہ سمجھی بھی تم سب یہہ کہتی ہے کیا

کہا سب نے اے شاہ دنیا و دین
کسے علم ہے جز امام مبین

کہا شہ نے کہتی ہے فریاد یہہ
کہ ہے سخت غمگین و ناشاد یہہ

ہوا اسکا بچہ کسی جا پہ قید
کیا ایک مرد قریشی نے صید

گرسنہ جو ہے وہ نہیں اسکو تاب
پلانے کو دودھ آئی ہے بیشتاب

یہہ کہکر اوٹھے آپ زین العباد
چلے ساتھ اصحاب خوش اعتقاد

قریشی کے گھر آئے شاہ امام
خبر اوسکو پہونچی کہ پہونچے امام

نکل آیا وہ مرد سنکر خبر
ادب سے دھرا اسنے قدموں پہ سر

کہا حال پہلے امام ہدا
کہ تشریف لانے کا باعث ہے کیا

کہا شہ نے مجھکو خدا کی قسم — کرے جس نے مخلوق لوح و قلم
ترے گھر میں محبوس ہے جو غزال — مرے پاس لا جلد اے خوش خصال
وہ لایا تو ہرنی ہوئی شاد شاد — بلایا اوسے دودھ پائی مراد
تو پیشی سے بولے امام ہدیٰ — مجھے بخش دے یہ برائے خدا
وہ بولا دیا ایسے شہ نامدار — یہ آہو ہے کیا جان تم پر نثار
کہا شہ نے ہرنی سے اوسے خطاب — کہ لیجا یہ بچہ نہ کر اضطراب
ہوئی جب وہ بچہ کو لیکر رواں — ہلائی دم اوس نے ہوئی شادمان
کہا شہ نے مقصد جو اسکو ملا — یہ اب ہمکو دیتی چلی ہے دعا
زہے رحم سلطان عالی وقار — کہ حیوان کی تکلیف تھی ناگوار
خدا اون لعینوں کو تکلیف دے — جو دیتے رہے اونکی تکلیف کے

معجزہ ۱۰

یہ کہتے ہیں قطب سپہر کمال — جو ہیں فاضل و عالم و خوش خصال
ابو خالد اسکا ہے راوی صحیح — یہ صاحب سے کہتا ہے یون وہ فصیح
ہوئے قتل جب کربلا میں حسین ع — کیئے ہیکو مرتضیٰ بن حسین ع
ہوئے بعد اونکے امام مبین — شہ اتقیا زینت عابدین
لکھا ہے جو مکے میں آئے امام — ہوا قبلہ دین کا کعبہ مقام
وہیں تھے محمد علی کے پسر — بلایا مجھے آدمی بھیج کر
کہا ہو رواں سوے زین العباد — ادا کر یہ پیغام اے خوش نہاد
کہیں ہوں یہاں بہر اللہ کا یہ سخن — عموں میں لو یہ بعد حسین ع و حسن ع

امامت خلافت سمجھو جا ہے
اگر عذر ہو تمکو اسے محترم
کیا ہیں حضور امام ھدا
امام زمان نے سنی جب یہہ بات
کہ کھنا چیا سے یہہ بعد سلام
سمجھیے ادعا یہہ متا سب ہیں
رہو بیان اسکی کہ یہہ ہے خطا
حکم ہی اگر تمکو مد نظر
مرے ساتھ چلکر کرو تم سوال
کیا ہیں یہہ سنکر محمد کے پاس
وہ بولے کہ اس میں ہے اچھی ہوا
محمد کو ہمراہ لیکر امام
کہا شہ نے پہلے کرو تم سوال
ہمنے طاعت ہیں کر کے تھا ہم
کہ جو حق ہو کر دے بیان اشنت
نہ کچھ سنگ اسود سے آئی صدا
اوٹھی بعد اونکے شہ سرفراز
کہا سہ نے دے پھر شاہ نے
کہ کعبہ میں کر جو جاہی تھا ہ

سزا ہے ولایت مجھے جاہیے
مقرر کرو تم کسی کو حکم
یہہ سب ہم اونکا کیا سب ادا
ہوئے گوہر افشاں شہ کائنات
خدا نے کیا ہی تجھی کو امام
سرا خدا یہہ متا سب نہیں
ولایت تھا ہی خدا کی عطا
ستا دیگا یہہ سنگ اسود بھی
کہ معلوم ہو جائیگا تمکو حال
ستا یا کلام شہ حق شناس
وہ حق ہو جو سنگ اسود صدا
گئے ایک دن سو بیت الحرام
کہ تجھ سے زیادہ ہو دو نیم سال
کہا سنگ اسود سے بعد سلام
کہ باقی رہے پھر نہ کچھ بات ہوا
کھلا کچھ نہ حال صواب و خطا
ادا کی امام زمان نے نماز
کہ تجھکو دیا حکم اللہ نے
رہے اوسکے احوال کا تو گواہ

امامت سے میری اگر سو خبر
پیمبران حق جلد اظہار کر

کہ مین ہون امام زمین و زمان
مرے حکم مین ہی یہہ سارا جہان

مرے حکم کو ہی سمجھتے دشوی غلط
سو تیرے روایت ہی تھا غلط ہو

صدا اسکا سو دسو آئی بلند
کہ کر ای محمد زبان اپنی بند

نہیں حق بے باطل ہی دعوی ترا
خطا ہی خطا ہی خطا سے خطا

امام دو عالم ہین نبی المصطفا
انہین کا تجھے چاہیے اعتقاد

زبان سے کہے تیرے ہی یا امام
عداوت ہی تیرے سینے انکی مدام

بیشک ہی ترا کا ثبت ایمان
مگر یا ثبات پیرا دیکھے یہہ سخن

نہ سمجھا تھا مین تھی یہہ سر کشا
سمجھین ہو دلی وا ہین خدا

معجزہ ۵

ابوحمزہ سے ہے روایت رقم
۱۱ کہ تھے ایک صحبت مین شاہ امم

ہوا حاضر اس جا ابن عمر
سنا قول شہ کا تو پھیرا اپنا سر

امامت کی پرواہ لینے لگا
یہہ الزام حضرت کو دینے لگا

کہ یہہ قول حضرت کا مشکل سنا
کہو پیش کیا دل ہوا بولا

سبب یہہ کہ حق نے کہا آشکار
علی کا کرو دوستی اختیار

نظر تو نہ آتا تھا اونکو وہ شیر
ہوئی دلنے ادعات فرمان

فقط اتنی تھا ظلم وحکمت سے سیر
ہوئے باطل ہی

کہا شہ نے بات سچ ہی ابن عمر
ترے علم مین ہو مرا ان کو

نہیں اسمین شبہ جو مین نے کہا
کیا عقدہ راز سب وا

کہا آپ نے سچ ہو یہ دعویٰ اگر
کہا اوس نے اور مجھ سے حضرت نے تب
کہ کیں بند آنکھیں تو تم نے کہا
جو آنکھیں ہوئیں وا یہ آیا نظر
تلاطم سے ہر موج اوسکی بلند
کہا ڈر گیے ابن عمر تب کہ شاہ
کھڑے ہو گئے شاہ دین اور کچھ
تڑپ کر ہوئی ایک مچھلی عیاں
کہا شہ نے اظہار کر ماجرا
وہ گویا ہوئی اور کیے سلام
کہا شہ نے کر حال یونس بیاں
پیمبر تھے جتنے ہر زمین سما
کیا ذکر سب نے دل سے قبول
کیا جسنے سنکر توقف قبول
لگا پاس آدم علیہ عصیان کا
ہوئی زیب آتش خلیل خدا
عیاں نے حال اپنے اوس سے
جو یونس کی نوبت ہوئی یا امام
کہ کر اختیار اوس ولی خدا

حقیقت کو اسکی کرو جلوہ گر
کہ آنکھوں کو اپنی کرو بند اب
کہ اب کھول کر چشم دیکھو ذرا
کہ اک ساحل بحر تھا جلوہ گر
ہوئی تلاطم عیان عالم کمت
کہ مچھلی عیاں تب سے پیمبر دو پناہ
اشارہ کیا آپ نے [illegible]
لگا آکے ساحل پہ کود کر ان
کہ تو کون ہے [illegible] کہا
کہ [illegible]
وہ بولی کہ [illegible]
ہوئی شرح سب [illegible]
ہوئی دو لخت [illegible]
ہوا صاف باسر دامن بلا
ہوا نوح کا حال طوفان سے
گئے جاہ میں یوسف مہ لقا
گئے [illegible] اسکی موجود ہم
بحکم خالق ذوی الاحترام
امام کی الفت علی کی ولا

کہا اوسے پہچانا ہین نہیں
یہہ کہکر جو باہر گیا شہر کے
کہے بطن مین تو اسے یون مگر
کیا مین نے حکم خدا پر عمل
رہی لطف مین جو سمجھا نہیں
خطا عفو کر تو کہ غفار ہے
محبت علی کی جو کی اختیار
بیان کر چکے حال مچھلی یہہ سب

ذرا الیا الرون جانتا مین نہین
ہوا حکم خلاق عالم تجھے
کرو اعضا کو کوئی نہ پہونچے ضرر
لیا بطن مین اونکو پر نیے خلل
یہہ کہتی تھی اے خالق انس جن
تجھے ظلم پر اپنے اقرار ہے
ہوا سب وہ مچھلی کے قصور سے رستگار
کہا شہ نے جا اپنے مسکن مین اب

معجزہ

ہوئے جب عازم مکہ صدر امام
ہوا ایک جا خیمہ شاہ دین
کہا خادموں سے یہہ ذی کلام
لی گرچہ تجھ پر بہتر نہیں مین
کہ شیعہ ہمارے ہین سب
نہیں تمکو ہرگز یہہ مد نظر
کہا خادموں نے کہ شاہ ہدا
ہوئے مستعد خادمان امام
کسی سمت سے تب یہہ آئی صدا
نہ اوٹھوائے اس جگہہ سے خیام

۱۲ تو عسفان کی منزل ٹھیرا مقام
کہ تھی جا پاک و مصفا زمین
کہ استادہ اس جا کریں یون خیام
جگہہ قوم جن کی ہے یہہ سر زمین
ہماری محبت مین ہین روز و شب
ہمارے سبب اونکو پہنچے ضرر
نہیں تھا یہہ احوال معلوم کیا
کہ برپا کرین دوسری جا خیام
کہ اے خیمہ سلطان رسول خدا
نہیں تنگ ہو یہہ کشادہ مقام

نہیں شاہ دین کچھ اذیت ہمیں — نذر وہ آپکا ہی غنیمت ہمیں
یہ تحفے ہمارے ہون کچھ کچھ قبول — تناول کرو ہو سعادت حصول
جو کی جانب خیمہ سب نے نظر — تو دیکھا طبق ہیں بہت چیدہ ثمر
بہت ڈالیان سیب و انگور کی — کہیں تازگی سے وہ سب نور کی
کسی جا طبق ہیں بہت امرود و نار — ثمرہائے چیدہ کی تازہ بہار
بہت اور ہے میوۂ نو بنو — جو دیکھی تو ہوا ایک سے حرص سو
کیا ساتھ والون کو شہ نے طلب — کھلائے او نہیں سیب و نار و رطب
تناول کئے آپ بھی کچھ ثمر — زہے رتبۂ شاہ جن و بشر

فصل ہفتم در برخے از معجزات امام ہمام حضرت ابی جعفر محمد بن علی باقر علوم اولین و آخرین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آبائہ الطاہرین و اولادہ المعصومین

شہ جملہ آفاق پنجم امام — وہ باقر کہ جسکا محمدؐ ہے نام
وہی قبلۂ اہل اسلام ہیں — شرف ہے محمدؐ کے ہمنام ہیں
امام بحق ہیں خدا وہ نہیں — لیکن فضل سے جدا وہ نہیں
نبی تو نہیں ہیں وہ عالی جناب — خطا ہیں نہیں ہاں سوا ہے صواب
کہے کوئی کیونکر کہ انسان ہیں — مگر بشر ہون سہو و نسیان نہیں
بیان کیجے یا ہر صفات جناب — مبرا سہو سے ہے ذات جناب

وہ بوٹے گل باغ جاوید ہیں
جو پیدا ہوئے وہ شہ ذی وقار
نمودار نور خدا ہو گیا
وہی ہو خدا سے کریں جو وہ عرض
بیان پیغمبر ہے ان کا بیان
نبی کی زبان نور یزدان کی ہیں
امین خدا آفتاب خدا
سرا ان کو شاہ نجف سے ملا
بجا ہے اگر نور قدرت کہوں
عجب شہ کا گلزار تسلیم ہے
عجب زہد و تقویٰ کا بازار ہے
عجب ان کی طاعت کا سجادہ ہے
انہیں پر فصاحت بلاغت ہے ختم
سخاوت سے دریا کو گوہر دیئے
کیا وقت بخشش یہ فیض عمیم نہ بس
سخاوت پہ جس رات آئے شباب
عجب ان پہ نیساں کف دُرفشاں
شجاعت سے کی تیغ ایسی علم
جو غافل تھے وہ چونک اٹھے خواب

وہ صبح سعادت کے خورشید ہیں
خزاں دیدہ گلشن میں آئی بہار
جہاں میں چمن پھر بسا ہو گیا
اطاعت ہے ساری زبانی یہ فرض
کلید در راز عرفان زبان
برابر برابر وہ قرآن کی ہیں
دعا مستجاب جناب خدا
یہ رتبہ خدا کی طرف سے ملا
مجازاً انہیں فی الحقیقت کہوں
جہاں پاک گلچیں ہے ابراہیم سے
کہ یوسف بھی آ دس جا خریدا ہے
کہ سید سجادہ فردوس کا جادہ ہے
انہیں پر سخاوت شجاعت ہے ختم
ہر اک کو دکو لعل احمر دیئے
کہ خورشید کے زر سے بھر دیئے
بھرا سیم سے دامن ماہتاب
صدف جسم عالم تو گوہر ہے جان
کٹے فرق ارباب بطلان قلم
لگی آگ تلوار کی آب سے

متافق ہے ہو کیونکہ نہ یہ بات شاق
سخاوت سے ہر ذرہ ہے آفتاب
عبادت وہ مقبول باری ہوئے
نہ ہوئے اگر ابر احسان شاہ
در شاہ عالی وہ محراب ہے
عجب روضۂ پاک ہے بوستان
در شاہ عالی پہ کر مور آئے
یہ ہے جبہ سا در پہ ماہ مبین
معطر جبین جا در پاک کا
ہوئے ہیں وہ دیدۂ اہل عرش
لکھوں مدح عالی جبین سیر ہو
زہے ضریح قدیر شاہ امم
جو ہوئے مضمون رفعت رقم
وہ سینہ کہ آئینہ ہے مثال
عجب مصرع قامت لاجواب
نہ ہوتا اگر سکہ نام شاہ
دلا یا سبق رائے عالی نے یاد
کیا ہو گیا نظم چشم دشمن میں خاک
بہشت ہے عالی ہے کھلا کہ دل

کہ پایا مال ایمان ہے فرق اتفاق
شجاعت سے تھرہ دلیروں کا آب
ہی نہر جنت میں جاری ہوئے
نہ ہو شکر میں تر زبان گیاہ
کہ سجدہ جہان امن کا باب ہے
جہان طائر قدس کا آشیان
سلیمان نے آنکھوں میں اسکی سمائے
کہ ہر ماہ ہی شکل سے وہ جبین
زمین کو دہان پایہ افلاک کا
نہ ہو ہر قدم وقت رفتار فرش
گرون وصف حضرت سے کیونکر بیان ہو
جہان سے سلیم ہی ہے خوشی سے کلم
ہے ہاتھ میں شاخ طوبی قلم
خدا کا عیان جس سے نور جمال
کہ دیوان قدرت میں وہ انتخاب
نہ چلتے یہ دنیا میں رشید ماہ
فوا طفال مکتب میں وہ استاد
تجلی کی ہے رسم قطرہ پاک
قیامت میں دیکھا ہو وہ مشکل

بنا الفت شاہ سے دل وہ باغ | کہ جس سے ہوا جل کے خورشید داغ
ہوا حوال سے تب یہ تحسین جناب | اگر مرغ بیضے میں ہووے جواب
عجب اسم عالی عجب نامہ پاک | کہ کہتی ہے حور اوسکو روحی فداک
وہ ہے خط بخشش گنہگار کو | وہ تعویذ صحت ہے بیمار کو
کرے وصف کسکا یہ مقدور ہے | کہ دن کم ہے منزل بہت دور ہے
سنو معجزات امام زمان | کہ روشن ہو دل مثل مہر جہان

معجزہ ۵

روایت سنو مومنو دلپذیر | کہ تقریر کرتا ہے یون ابو بصیر
میں باقر کی خدمت میں اکدن گیا | وہ باقر جو تھی نائب مصطفےٰ
شرف یاب جعفر حضور امام | کہ تھا نور سے نور نور امام
کہا میں نے یون مرحبا مرحبا | کہ دونون ہو تم وارث مصطفےٰ
کہا شہ نے ہان پھر یہ میں نے کہا | محمد تو ہے وارث انبیا
جو تھے معجزات انبیاء کرام | محمد کو معلوم تھے وہ تمام
جو موسیٰ کو عیسیٰ کو معلوم تھا | وہ سب شاہ والا کو معلوم تھا
جو تھا نوح کو اور آدم کو علم | وہی بادشاہ معظم کو علم
سنو تم بھی ہو وارث مصطفےٰ | وہی علم تمکو بھی ہوگا شہا
یہ طاقت ہے تم میں شہنشاہ دین | کہ مردہ ہو زندہ بروے زمین
یہ ممکن ہے تم سے شہ بحر و بر | کہ پائین شفا بین اور کور و کر
کہا شہ نے ہان اسمین کیا اشتباہ | یہ طاقت ہے ہمکو بحکم اللہ

بلایا مجھے آپ نے پھر قرین
رخ و چشم پہ ہاتھ پھیرا وہین

نظر آئے آئینہ پیش نظر
زمین و زمان آفتاب و قمر

سیہ آنکھوں مین نور بصر آگیا
جو کچھ گھر مین تھا وہ سب نظر آگیا

کہا مجھ سے پھر چاہتا ہے اگر
ہمیشہ رہے یونہی نور نظر

تو اوروں کی صورت عقابت اٹھا
تجھے ہوگا حاصل بروز حساب

کرے گر سوے اولین بازگشت
تو اوسکی بھی سن مجھ سے تو سرگذشت

نہین اسقدر پرسش خوب و زشت
ترے واسطے ہوگا واجب بہشت

کہا مین نے مجھکو یہی چاہیے
خدا کی تمہارے خوشی چاہیے

ملا ہاتھ شہ نے مری آنکھ پر
ہوئی ویسی جیسی تھی میری نظر

معجزہ ۲

روایت ہے جعفر سے اے مومنین
سنو اسکو دل سے کرو تم یقین

کہ مین اوہ مکہ مین تھا ہم سفر
روان اونٹ پر ہم کجاوے پر

وہ وادی کہ جسکا ہے ضمنان نام
عجب حال آیا نظر اوس مقام

ہوا ایک شخص اوس جگہ آشکار
کہ زنجیر گردن مین تھی استوار

صدا اوسنے حضرت کو دی بیحساب
خدا کے لیے دو مجھے جام آب

ہوا دوسرا شخص پیدا وہین
کہ زنجیر کھینچے ہوا خشمگین

کہا شاہ سے دو نہ پانی اسے
رہے یونہین تشنہ دہانی اسے

کیا شاہ نے تب یہ مجھسے خطاب
یہ ہے زادۂ صخر اسیر عذاب

معجزہ

۳

محمد جو ادنی ہے مسلم کا پور — روایت ہے اوس سے یہ اے ذی شعور

وہ کہتا ہے یہ قصہ دل فروز — میں باقر کی خدمت میں تھا ایک روز

جو دو طائر آئے وہاں بے طلب — کہ ورشان اونھیں کہتے ہیں سب عرب

بہت اونھیں گو طول تقریر ہے — کبوتر بھی ورشان کی تعبیر ہے

لگے دینے اپنی زبان میں صدا — جواب آپ نے اونکو شافی دیا

گئے اوڑ کے پھر دونوں دیوار پر — وہاں بھی کیے کچھ سخن ہمدگر

کیا میں نے تب شاہ سے یوں سوال — کہ معلوم مجکو بھی ہو انکا حال

کہا شہ نے اے مسلم ذی شعور — خدا نے کئے خلق جتنے طیور

یہ مرغ ہوا اور یہ حیوان آب — لکھیں جنکو ذی روح اہل کتاب

وہ سارے ہماری اطاعت میں ہیں — رعیت میں ہم ہیں رعایت میں ہیں

یہ دو طائر آئے تھے جو میرے پاس — ضرورت تھی اونکو کہ تھے بے حواس

کہ اک کا تھا یہ وہ تھی ایک نیک تر — گمان بدی نر کو تھا مادہ پر

ہوا جبکہ دونوں میں جھگڑا بہم — بہ اصل کی دونوں نے مجکو حکم

کہا میں نے وہ ہے یہ بے گناہ — گمان بدی دور رکھ لا الہ

ہوئے شاد وہاں دونوں راہی ہوئے — موظف بشکر الٰہی ہوئے

معجزہ ۴

محمد جو مسلم کا فرزند ہے — دل اوسکی روایت سے خورسند ہے

وہ کرتا ہے تقریر بے اشتباہ — کہ مکے مدینے کی پیش آئی راہ

سفر میں میں باقر کے ہمراہ تھا — شتر پر وہ شاہ حق آگاہ تھا

میری زیر ران تھا پرندہ آلاغ — معیت سے حضرت کی دل باغ باغ
نمایاں ہوا کوہ سے ایک گرگ — کہ تھا قوم میں اپنی وہ سر بزرگ
کیا ہاتھ کو زین اشتر پہ بند — سوے شاہ کی اپنے گردن بلند
جھکا اوس طرف فرق شاہ زمن — کیئے گرگ نے کان میں کچھ سخن
کہا شاہ نے میں دعا کر چکا — ترا دامن امید سے بھر چکا
ہوا گرگ خرسند ہوکر رواں — کیا مجھ سے حضرت نے پھر یوں بیاں
کہ تجھ پر بھی ہے یہ ویرانہ وا — کہ اب میں نے اس گرگ سے کیا کہا
میں بولا خدا و رسول شہدا — پیمبر کی جو آل ہے با صفا
اونھیں خوب معلوم ہیں اسرار راز — لگے مجھ سے کہنے شہ سرفراز
کہا مجھ سے اس گرگ نے یہ سخن — کہ ہے دردِ زہ سے حزیں میری زن
دعا کیجیے یا امام انام — کہ آساں ہو مجھ پہ یہ مشکل تمام
مگر اور بھی ایک امداد ہو — مری نسل میں حستی اولاد ہو
خلاف اور غضنفر تمھارے جو ہو — مسلط نسب پر تمھارے سے ہو
کہا میں نے جا بھیجنے کی یہ دعا — ہوئی مستجاب جناب خدا

معجزہ ۵

۵ روایت یہ جابر سے منقول ہے — جو منقول ہے اوس کو مقبول ہے
کہا میں نے باقر سے اک دن سوال — کہ ای عمدۂ درگہ ذو الجلال
کلام خدا میں یہ مرقوم ہے — مجھے بھی یقیں تھی یہ معلوم ہے
براہیم نے کی جو خالق سے عرض — دکھائے خدا نے سموات و ارض

دیا تھا خدا نے جو اون کو مقام
یہہ کرتا تھا جب شاہ سے التماس
دو زانو تھا سر کو جھکائے ہوئے
اوٹھایا یہ یک سے میرا سر
اوٹھایا جو سر میں نے دیکھا یہہ صاف
نہ ہے کوئی پردہ نہ کوئی نقاب
جو یہہ حال دیکھا میں حیران ہوا
براہیم نے ملک ارض و سما
نظر تیری جس پر کہ قائم رہے
کہا مجھ سے پھر اپنے سر کو جھکا
لیا ہاتھ میں شاہ نے میرا ہاتھ
وہاں آکے پوشاک تبدیل کی
کہا مجھ سے آنکھوں کو اب بند کر
کہا جانتا ہے کہ کس جا ہے تو
وہ ہے پردہ ظلمات ہے مشتہر
کہا میں نے یا شاہ تم پر فدا
جو کہیں بار تکلیف بقربان شاہ
نہ زنہار اتنا بھی پایا نشان
ہوئی قطع تھوڑی سی جب راہ

تحسین بھی وہ معتقد ہے یا امام
عجب مجھ پہ تھا عالم فکر و یاس
ادب مجھ پہ سکتہ تھا سے ہوئے
اشارہ کیا کر تو بالا نظر
کہ ہے سقف خانہ میں بالکل شگاف
عجب نور ہے اوٹھ گئے ہیں حجاب
امام زمن کا یہ قربان ہوا
جو الدم میں دیکھا بحکم خدا
یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی
اوٹھایا جو سر سقف پائی بجا
کسی گھر میں پھر لیگئے اپنے ساتھ
تصدق ہوئی روح جبریل کی
گیا ایک دم کا جو عرصہ گذر
بڑی دور اسوقت پہنچا ہے تو
ہوا تھا سکندر کا جس جا گذر
جو دو حکم آنکھیں کروں اپنی وا
تو دیکھا عجب ایک تھا [illegible]
قدم ہے کہاں میں کہاں [illegible]
تو پھر مجھ سے بولے شہ دین پناہ

کہ اب تجھکو ثابت ہوا ای نیکنام
کہا مین نے معلوم کیا مجھکو حال
کہا آپنے چشمۂ زندگی
لگے اور عالم مین شاہ زمان
مگر کچھ مجھے لوگ آئے نظر
ہوا دیکھی سطے اور عالم ملا
کئی عالموں مین وہ حضرت گئے
یہہ اسوقت کہنے لگے شاہ دین
برابر ہم نے یہہ نہ دیکھی تھی سب
حقیقت مین بارہ ہین ملک زمین
اماموں سے اونکا ہے جو جو امام
جو آیا دہلا ہے عالم یہان
کہا مجھسے پھر آنکھ کو بند کر
روان جس مکان سے ہوئے تھے امام
کیا شہ نے تبدیل اپنا لباس
کہا مین نے اے شاہ خالق کی شیر
ہے احکم سلطان جن و بشر
کیا خلق حق نے جسے محض خیر
ہزاروں جہان تابع حکم ہین

گذارا ہوا ہے ترا کس مقام
تمھیں کچھ کہو یا شہ خوش خصال
ملی خضر کو جس سے پایندگی
نہ وان یہہ نہر ہین تھی نہ یہہ آسمان
نبی تھے اسیطرح کے اونکے کہ
کہ اوس مین تھا ایسا ہی کچھ ماجرا
گئے پر نہ در امامت سے گئے
کہ نام اسکا جابر ہے ملک یہین
پے ملک گردون تھا فرمان پہ
بحکم خدائے جہان آفرین
انھین ایک مین سب ہے اوسکا مقام
وہی صاحب الامر کا ہے مکان
پلک ہوگئی جب حجاب نظر
اوسی گھر مین فی الفور دیکھا مقام
کیا زیب تن تھا جو پہلا لباس
دن آیا ہے کتنا ہوئی کتنی دیر
کہ بس تین ساعت کا تھا یہ سفر
دکھائی انہونکو زمانے کی سیر
زمین آسمان تابع حکم ہین

معجزہ

سنو گوش دل سے ذرا یہہ خبر
کہ تھے مدعی زید ابن حسن
پدر سے مرے اور انھین گفتگو
مین پور حسن تم ہو پور حسین
مرے عم کو قاضی کے گھر لیگئے
خصومت جو باہم ہوئی بیشتر
کہ ساکت ہو ساکت ہو پور کنیز
مرے عم کو یہہ ناگوارا ہوا
رہونگا مین جبتک بقید حیات
کیا باپ سے میرے آکر گلا
مجھے اے برادر خدا کی قسم
سوا اب مین نے تم پر کیا اعتماد
اگر تم تعرض کروگے نہ اب
ہوئی زید کو بھی خبر یہہ شتاب
ہوے شاد تھا دلمین اسکا سرور
مرے باپ کے پاس آئی غرض
روانہ ہوے دونون قاضی کے گھر
یہہ کہنے لگے زید کو وعظ و پند

۱۶ کہ صادق ہین جد و برادر معتبر
یہ اشیائے وقف رسول زمن
کیا آنکے اظہار یہہ ردو برد
مین ولی ہون یکسان نہین جانشین
کہ ہوتے تھے سب کے وہان فیصلے
مرے عم سے بولے وہ یون دیکھکر
کہان سے تجھے اتنی آئی تمیز
کہا نام مادر سے کیا کام تھا
کرونگا نہ تجھسے کبھی کوئی بات
کہ ہے کچھ عجب زید کا ماجرا
نہ بولونگا اوسسے مین جبتک ہو دا
کرو جا کے تم اب یہہ رفع فساد
تو ہوگا مرا حق تلف بے سبب
کہ میرے پدر اونکو دینگے جواب
کرونگا مین بے قدر سب کے حضور
وہ باقر جو ہر تھے عالم غرض
ہوے باپ میرے جو بیرون در
کہ ناراست دعوی نہین سودمند

نہیں ہوسے باطل ہان خدا
اگر تمکو منظور ہو فیصلا

نمایاں ہو ہر ایک کے دل کا حال
چھری یہہ جو لائے ہو تجھ سے نہاں

ہوئی ہاتھ سے کارد اونکے جدا
لگے کہنے یوں با زبان فصیح

ستمگار ہوتا تمہیں کیا ضرور
جدا اسکے پیر تم نہ ڈالو گے خاک

نظر آگیا زید کو جب یہہ حال
اوٹھایا اوسے تب مرے باپ نے

سنگ چھپر میں ہم تم گہر گئے
کہیں تو بحکم خدا سے یہہ سنگ

ہوا مستحق ہم سے کرو گے قبول
کہا زید نے ہان تو اوسدم وہ

اوسی سمت کو پھر وہ پتھر ہلا
ٹھیکے تو پھر بادشاہ انام

صدا آئی پتھر سے یوں ناگہاں
حق باقر شاہ ذی جاہ ہے

یہہ دعوی کرو گے نہ موقوف اگر

نہو دشمن دوستان خدا
تو ظاہر ہوا اسدم کہ ای معجزا

عیاں ہو ابھی حق و باطل کا حال
گرے قدرت حق سے سارا بیاں

گرے خاک پر دی یہہ اوسنے صدا
کہ ای زید دعوی نہیں یہہ صحیح

یہہ باقر کا حق ہے نہ ڈالو فتور
اسی دم کرونگی تمہیں میں ہلاک

گرے خاک پر ہوکے مضطر کمال
وہ سنبھلے تو پھر یوں کہا آپنے

اگر وقت جان اسمیں پڑے
گواہی ہے حق کی دے یہہ پتھر اگر

یقین دل کو ہوگا سمجھا رہی بھولا
تزلزل سے ہلنے لگا پتھر ناگہاں

جیسے پھر زید ابن حسن کی تھی جا
پڑا تو وہ پتھر کو تھا وہان مقام

کہ ای زید تیری طرف ہو نہ زیاں
خدا نے علیم اس سے آگاہ ہے

کرونگا تمہیں قتل میں بے خطر

غش آیا یہ سنتو ریا لا اونھیں — امام زماں نے سنبھالا اونھیں
ہوئے ہوش سے پھر جو اونکو خبر — یہ پھر اونسے بولے شہ بحر و بر
مرے حق پہ شاہد ہو گر یہ شجر — جو میرے تمہارے ہے پیش نظر
تو باور کرو گے کہ ہے سچ بیان — نہ لاؤ گے پھر تو سخن درمیان
وہ بولے یہ سمجھا نہ سمجھے کلام — کلام شجر پر ہے دعویٰ تمام
لگا کرنے ناگاہ جنبش درخت — چلا دفعتہً کانپتا وہ سخت
قریب آ کے شاخوں کا سایہ کیا — بڑی دیر تک سر ہلایا کیا
کیا اسطرح ہو کے گویا کلام — ستمگر ہے اسے نہ یہ تو لا کلام
طرف حق کے باقر سرافراز ہے — محمد محمد کا حق دار ہے
اگر اب بھی بدلے نہ نیت تری — مرے ہاتھ ہوگی ہلاکت تری
ہوئے زید یہ سنکے خاموش پھر — گرے خاک پر ہوکے بیہوش پھر
لیا ہاتھ پھر اونکا باقر نے تھام — گیا نخل جس جا تھا اسکا مقام
غرض زید کو ہوش کامل ہوا — قلم خوردہ دعوائے باطل ہوا
قسم حق کی اس بات پر یاد کی — نہ باقر سے ہونگا مخاصم کبھی
چلے زید لے راہ گھر کیطرف — مظفر پھرے شاہ گھر کی طرف

معجزہ ۷

یوں راوی اب یہ کرتے ہیں نقل — یہ کہتے ہیں مطلب یہ کرتے ہیں نقل
کہ تھا کشور شام میں ایک مرد — دل اسکا آئمہ کی الفت سے سرد
مگر بزم باقر میں آتا تھا وہ — کہ لذت فصاحت سے پاتا تھا وہ

یہہ کہتا تھا آیا ہون جو مین یہان ‌ ‌ محبت کا دل مین نہین کچھہ نشان
مگر جن گفتار ہے دلپذیر ‌ ‌ بس اس دام مین مرغ دل ہی اسیر
ہوئے تھے یہہ ہم شہ دین پناہ ‌ ‌ دعا خیر کی اوسکو دینے کے شاہ
غرض ہاتف مقصد کی ہامین جدا ‌ ‌ مرض مین وہ شامی ہوا مبتلا
دوا کی نہ کچھہ فائدہ پر ہوا ‌ ‌ یہہ لاغر ہوا تا بہ بستر ہوا
جو صورت دکھائی اوسے اوردی ‌ ‌ وصیت یہہ وارث کو اوس وقت کی
کہ خاموش ہو جب چراغ حیات ‌ ‌ تو جانا سوے باقر خوش صفات
یہہ کہنا کہ خاطی تھا وہ لا کلام ‌ ‌ نماز جنازہ پڑھو یا امام
گئی نصف شب جب گیا وہ گذر ‌ ‌ جو وارث تھا اوسکا وہ وقت سحر
سوے باقر آیا بجان حزین ‌ ‌ لکھا ہی کہ مسجد مین تھے شاہ دین
سنی اوسکے مرنے کی جس دم خبر ‌ ‌ کہا شہ نے زندہ ہی جلدی نکر
ہوئی نا موافق ہوا سے حجاز ‌ ‌ کہ دامن حرارت کا ہی یان دراز
سوے خانہ تو ہو روان اے حزین ‌ ‌ کہ آتا ہون مین بھی توقف نہین
گیا وہ تو شہ نے ادا کی نماز ‌ ‌ دعا کی خدا سے بعجز و نیاز
جو خورشید نکلا تو شاہ زمان ‌ ‌ ہوئے اوسکے گھر کی طرف کو روان
جو پہونچے گھر اوسکے وہ عالی جناب ‌ ‌ پکارا اوسے نام لیکر شتاب
زہے معجزات لب جان فزا ‌ ‌ کہ لبیک کہکر وہ مردہ اوٹھا
بجالایا آداب کر وہ طریق ‌ ‌ پلایا اوسے شہ نے جام سویق
یہی اوسکی زوجہ سے شہ نے کہا ‌ ‌ کہ دو سرد اسکو دوا و غذا ۱۵

جو مرنے سے شاہی نے پائی نجات
پھرے اپنے گھر کو شہ نیک ذات

ہوئی چلنے پھرنے کی جب اسکو تاب
تو آیا سوئے شاہ گردوں رکاب

کہا شہ سے اسنے شاہ عالی مقام
کرونگا میں خلوت میں تجھسے کلام

ہو جھکو یہ تنہا شہ حق شناس
تو شاہی یہہ کرنے لگا التماس

کہ بیشبہہ تم ہو امام ہدا
تمھارے سوا کون ہے رہنما

محب آپکا ہے ہدایت نصیب
عدو آپکا ہے ضلالت نصیب

کہا شاہ نے کہہ مفصل ذرا
کہ دیکھا ہے آنکھوں سے کیا ماجرا

وہ بولا جو نکلی مرے تن سے روح
لگی ہاتھ میرے کلید فتوح

میسر ہوئی عالم جان کی سیر
جو پنہان ہے کی اوس گلستان کی سیر

صدا اک منادی نے دی ناگہاں
کہ لیجاؤ سوئے بدن اسکی جان

محمد نے ہمسے یہہ چاہی ہے بات
کہ یہہ مرد پائے دوبارہ حیات

یہہ سنکر کہا شاہ نے اسے عزیز
ہوئی روشن اب تیری چشم تمیز

تجھے یہ رکھا اسنے پاک ہے
کہ قاصر جہاں پہلے ادراک ہے

غرض ہو گیا ابن شاہی خوش نہاد
ہوا شیعہ پاک و صاف اعتقاد

معجزہ ۸

روایت یہہ کرتا ہے جابر بیان
گیا میں حضور امام زمان

کیا شکوۂ گردش روزگار
ادا کریں تا شہ نامدار

کہا شہ نے خاموش ای محترم
نہیں پاس میرے بھی کوئی درم

نہ گذرا تھا عرصہ کہ پیش جناب
کمیت اک شاعر ہوا باریاب

قصیدہ پڑھا ہدیہ وہ امام
کہا سونے نے مجھکو جو ہو وہ لا
صلہ دے کے اوسکو غنی کر دیا
کھلا طبع شاعر پہ عشرت کا باب
کیا شہ نے پھر بدرۂ زر عطا
غرض وہ ثنا خوان ہوا ایں بار
جو زر پایکے شاعر ہوا ہے نہاد
کہا شاہ سے مین نہ لونگا یہ زر
نہیں مال دنیا کا مین خواستگار
وہ خادم سے حکم شہ سحر سے
وہ شاعر جو رخصت ہوا ایک بار
کہا مینے اسے بادشاہ ایم
ہوئی حال شاعر پہ ایسی نظر
کہا شہ نے مجھکو ہے اسکا خیال
جو کی مینے مجھپر نہیں تھا کہ تمیز
ہو مجھپر جیسے نکلا مین حیران کار
نہ حیران ہو یہ جا حیرت نہیں
نہیں تیسی حق سے یہ شعبدہ گری
ہو یہ اشکل مجھرہ پھر وہ امام

کیا اپنے خادم سے شہ نے کلام
صلہ کر قصیدہ کا اسکو عطا
کہ خادم نے اک بدرۂ زر دیا
قصیدہ پڑھا اور بیش حساب
قصیدہ پڑھا اوسنے پھر بےنظیر
دیے شہ نے اوسکو درم شہریار
طبیعت سے اوسکی ہوئی دو بار
صلہ روز محشر ہے مد نظر
شفاعت کا ہون تمسے امیدوار
گیا حجری مین گھر کو آیا وہ زار
مرے دلمین ناگاہ آیا غبار
مرے واسطے تہا نہ کوئی درم
عنایت ہوا زر اوسے اسقدر
سکے مجھرہ جاتا نمایان ہو حال
نہ تھی بدرۂ زر تھی کوئی چیز
کہا شہ نے اے حاجب ہوشیار
ہمین کونسی شی پہ قدرت نہین
جو ادراک سے مختلف ہے وہ زر
گیا بین بھی ہمراہ شاہ انام

سر پالنگا یا جو شہ نے دیہان ۔ زمین سے ہوا شوشہ زر عیان
وہ شوشہ طلا کا سطبر و فراز ۔ کہ جیسے ہو اشتر کی گردن دراز
جھکتا تھا مانند مہر سما ۔ مخاطب ہوئے شاہ مجھ سے کہا
کہ کر خوب طاقت ہماری نظر ۔ ولیکن کسی سے نہ اظہار کر
جو ہم چاہیں ہر گز تعجب نہیں ۔ زمین آسمان آسمان ہو زمین

معجزہ

۹
خراسان میں ہی اسطرح سے رقم ۔ ابو عتبہ ہے راوی سے مخبر
کہ مجلس میں بو جعفر خوش نہاد ۔ ملکین تھی دل ارباب مجلسکی شاد
ہوا ایک شامی کا ناگہہ گذار ۔ کہا اوسنے ای شاہ ذی اقتدار
محب ہیں تمہارا ہوں سوجا لسی ۔ خدا نے دیا بہرہ ایمان سے
عدو تھا آئمہ کا میرا پدر ۔ خدا سے نہ تھی اوسکو مطلق خبر
وہ عامل جو آل امیہ کا تھا ۔ بہت مجتمع مال اوسنے کیا
مقام اوسکا رملہ میں تھا شاہ دین ۔ بنایا تھا ایک بوستان بھی وہین
کیا مرگ نے اوسکو آخر ہلاک ۔ تہیدست راہی ہوا زیر خاک
خلاف اوسکے میں جو تھا درمیان ۔ وہ رکھتا تھا اموال مجھ سے نہان
پریشان ہوں مقدور اصلا نہیں ۔ نشان مال کا مجھکو ملتا نہیں
لکھا شاہ نے ایک خط اس گھڑی ۔ مہرین نوشتہ کیا مہر سے
اوسے دیکے بولے امام رفیع ۔ کہ جا وقت شب تو میان بقیع
وہ خط لیکے شہ سے روانہ ہوا ۔ میں تیر تعجب کا نشانا نہ ہوا

ہوئی دوپہر دن جو پیدا سحر
وہی شخص پھر آکے حاضر ہوا
کہا اوسنے یون پیش شاہ رفیع
وہان ایک مرد آشکارا ہوا
کہا مجھسے کر تو اسی جا قیام
گیا یون نہ پہنچی ہوا گرد کو
کہا مجھسے نے ہے یہ تیرا پدر
کہا مین نے میرا پدر یہ نہین
وہ بولا کہ اسمین نکر اشتباہ
سیاہی سے پھر کر یہ پایا ہے پہل
کہا مین نے تب تو ہی میرا پدر
ہوئی عمر غفلت مین میری تمام
رہا دوست آل امیہ کا آہ
عذاب خدا مین گرفتار ہون
مجھے جانتا تھا محب امام
نہان تجھسے مین نے کیا اپنا حال
بنایا ہے مین نے جو وہ بوستان
اوسی کے تلے مین نے گاڑا ہے مال
مگر تجھسے کہتا ہون یہ بات تمام

مین بہیجا حضور شہ بحر و بر
مین جو آل کا اوسکے ناظر ہوا
گیا تھا مین شب کو میان بقیع
لیا خط پڑھا اوسنے سر تا بپا
کہ آتا ہے تیرا پدر اس مقام
وہ ہمراہ لایا پھر اک مرد کو
جو منظور ہو پوچھ دیگا خبر
کہ تیرا ہے یہ باپ دوزخ سے تا جہین
وہ ہیئت سے کہ جسم کے ہی یہ سیاہ
کہ صورت مین آیا ہے اوسکو خلل
وہ بولا نہ پایا سبب کہ باپ ہی لیہ
رہا دشمن آل خیر الانام
اسی وجہ سے منہ ہوا سارا سیاہ
تھا سب دشمنی کا سزاوار ہون
مجھے رنج رہتا تھا ہر صبح و شام
پشیمان ہوا اب کہ دیکھا مآل
درخت ایک شہتوت کا ہے وہان
درم لاکھ مین گھودا اونکو نکال
کہ ہے نصف نذر اوسمین نذر امام

کہا نصف باقی جو وہ مال ہے زر ترا حصہ ہوئے اوسے صرف کر
سنا کر مجھے یہہ روان ہو گیا نگاہوں سے میری نہاں ہو گیا
سو اس وقت جاتا ہوں میں یا امام نکالوں میں سو دفینہ تمام
لئے نصف مجھکو میں ہوں شادمان جو ہے نذر حضرت وہ آئے یہاں
یہہ کہتا ہے راوی کہ تا چند دن گیا پھر میں پیش شہ انس و جن
جو پوچھا تو حضرت نے مجھ سے کہا کیا وعدہ نذر اوسنے وفا
وہ ہم دے گیا مجھکو پنجہ ہزار دیا میں نے قرضہ کہ تھا قرضدار
جو تقسیم مجھ اقربا کو کیا تو خیرات میں مال ایک قریہ لیا

معجزہ ۵

۱۰
یہہ ہے مرتضی سے حکایت رقم سیادت پناہ ہین ہین جو علم
کہ کرتا ہے جابر روایت بیان ہوئی جس گھڑی گردش آسمان
جہان کا ہوا اور ہی رنگ اور ہوا آل نجس امیہ کا دور
بہت مومنوں کو ستانے لگے غریبوں پہ تیغ آزمانے لگے
یہاں تک کہ کہتی تھی اہل کنشت حق مرتضی میں سخنہائے زشت
کراتے تھے شیعوں کی خون ریز تیغ جہان حیدر پہ چلتی تھی تیغ
بیا مومنوں نے جو دیکھا فساد تو حاضر ہوئے پیش زین العباد
کہا یا علی ابن قوت یہہ ہے کہ ہوتے ہیں ہم قتل ذلت یہہ ہی
محبوں پہ چلتی ہے تیغ ستم جو منتفی ہیں کرتے ہیں نذری رقم
حق مرتضی میں کہیں یہہ بے ادب جو کچھ منھہ میں آتا ہے کہتے ہیں سب

امام زمان نے سنی یہہ خبر ۔ تو حسرت سوں کی آسمان پر نظر
خدا سے کہا کچھ بعجز و نیاز ۔ کیا ہاتھ پھر سوئے یا قہر دراز
دیا ایک رشتہ کہا اے پسر ۔ کہ مسجد میں جانا بوقت سحر
ہلانا یہہ رشتہ مگر کم بہت ۔ تباہ ہوئے پاسے نہ عالم بہت
یہہ کہتا ہے راوی ہوئی جب پگاہ ۔ تو پایا قرنے لی تھا نہ حق کی راہ
گیا میں بھی ہمراہ اونکے وہاں ۔ کہ کیفیت اسکی ہو مجھ پر عیاں
ہوئی بیشتر آپ طاعت گزار ۔ نکالا وہ پھر رشتہ مشکبار
سرا ہاتھ میں ایک میرے دیا ۔ رہا پاس اونکے سرا دوسرا
ہلایا شہ دین نے آہستہ تار ۔ کہ جنبش تہ تا ست ہوئی زینہار
کہا مجھ سے باہر دا جا کے دیکھ ۔ ہوا حال خلقت کا کیا جا کے دیکھ
جو باہر میں نکلا تو دیکھا یہہ حال ۔ کہ گھر سیکڑوں ہو گئے پائمال
ہزاروں ہوے زلزلے سے تمام ۔ سراسیمہ سرگشتہ انبوہ عام
بیاں کس زباں سے ہو انکا شمار ۔ کہ ضایع ہوئے آدمی سے ہزار
پھر آیا تو دیکھا ہے مسجد میں شور ۔ کھلیں اونکی آنکھیں جو تھی زور کور
کہا میں نے حضرت عجب حال ہے ۔ کہ ہر ایک دل غم سے پامال ہے
کہا شاہ نے رحم کی جا نہیں ۔ سزاوار رحمت یہہ اعدا نہیں
زبان پر نہ لا حرف یہہ مطلقاً ۔ کہ ان پر ترحم ہے ظلم و جفا
گئے پھر منارے پہ شاہ امم ۔ ہلایا وہ رشتہ مگر اور کم
ہوئی شہر میں گویا زراں جناب ۔ پڑھی آپنے آیہ ہائے عذاب

جو تحسین تھا وہ ان کو تھا بے نصیب
قیامت کے سامان عیاں ہو گئے
رہی عورتوں کو بھی باقی نہ تاب
چمک کر جیسے برق آتش گری
قیامت بپا ہر طرف شور و شر
ہوئے بے اثر او شوکت تباہ
ہوا قصۂ زلزلہ وہ سب
ستارے گرے اور ہے شہر دیں پناہ
ہوئے رونق افروز بازار امام
وہاں ایک شہر اور کی تھی دکان
کوئی کہہ رہا تھا یہ کیسی آفت
کوئی کہہ رہا تھا کہ ایسی بلا
کسی نے کہا تھی صدا آسیب
کسی نے کہا کوئی گستاخ تھا کچھ
نظر شہ نے جب یہ بلا دیکھ کیا
کہا میں نے اے خسرو خوش خصال
یہ بولے امام فلک اقتدار
یہ ہیں بیٹے بالائے چرخ برین
ہمارے جد امجد نامدار

فقط تجکو آئے تھی حضرت نظر
کہ وہ ہم زمین زبان ہو گئے
چلیں پھر سے بازار کو بے نقاب
کہیں قفل ٹوٹا کہیں چھت گری
نہ تھی کچھ کسی کو کسی کی خبر
اس شتہ کو کہا تم نے یہ
ہوئے بے خطر خشت سے شہر سب
نہ آیا کسی کی نظر روئے شاہ
میں ہمراہ سلطان عالی مقام
کہ اس جا فراہم تھا سارا جہان
کہ نزدیک تھا غرق ہو کائنات
نہ دیکھی نہ ہم نے سنی مطلقا
کہ پیدا تھی ایسی بلا مہیب
مگر ہم پہ مطلب نہ پیدا تھا کچھ
مرے کشت دیکھا تبسم کیا
بیان کیجئے مجھ سے دشتہ کا حال
کہ ہم وارث انبیا سے ہیں تاد
امین اسکے تھے جبرئیل امین
ہوا اس امانت کی صاحب

ہماری ہمین تجھکو معلوم قدر
جہان کی امان ہیہ موقوف ہو
جو ہمسے پھرا وہ خدا سے پھرا
ہمارے ہی حکم مین جان خلق
یہہ باتین تھین جو حاکم اس شہر کا
یہہ چالاکے کرتا تھا سب کلام
اماموںکو کہتے تھے تم جو ترا
چلو عذر کو پیش اب ابن رسول
ملے اوسکو باقر جو اثناے راہ
کہان ہین کہان زینت عابدین
کرینگے وہ دعا یہہ بلا دور ہو
کہا شہ نے سچ ہے جو چاہا ہو امان
غرض ساتھ باقر کے وہ سب گروہ
جو آے سوے سید الساجدین
کہی شہ نے باقر سے آہستہ بات
یہہ کہتا ہی جابر کہ مین نے کہا
ہو سکا نہ مم اسعد یہہ تحریک تار
کہا شہ نے ہولی جو تھی عیان
روایت مین کو طول تقریر ہے

کہین حاکم چرخ و خورشید و بدر
امان جہان ہیہ موقوف ہے
جو پیرو ہین ہو ہمسے پھیرو گرا
ہماری محبت ہو ایمان خلق
لئے ساتھ اپنے حرم اقربا
کہ تو یہہ کہو جلد آسے خاص عام
خدا نے یہہ دی اوسکی تمکو سزا
کہ شاید تمھاری ہو توبہ قبول
تو دوڑا سوے شاہ عالم پناہ
کہ ہم سب چلین آج اوسکے قرین
کہین شمع ہستی نہ بے نور ہو
صفات ذمیمہ سے ہو بیکران
سراسیمہ حیران پریشان سب تو وہ
یہان صرف طاعت تھی وہ شاید یہ
کہ چاہا تھا تمنے مٹے کائنات
کہ اے بادشاہ زمین و سما
کہ تھی پہ جنبش ہولی آشکار
تو قائم نہ رہتے زمین و زمان
یہین تک مناسب یہہ تحریر ہے

معجزہ

۱۱

روایت ہے ابن طاؤس سے
یہہ کہتے ہیں جعفر علیہ السلام
مرے باپ باقر سے دو جہان
ہوئی تھیں گھڑی کثرت خلق عام
خدا نے بڑا فضل ہم پر کیا
کسی میں کہاں ہے صفت جو ہم میں ہے
سبب ہے ہمارا سعادت قرین
یہہ سنتے ہی سب حاکران ہشام
چلا دلمیں کافر بکر طرح دی
گیا جانب شام وہ فتنہ گر
رہا دلمیں باقی جو اوسکے غضب
بلائے ہم جو دارہ میان دمشق
خفا تھا جو وہ ظالم تھا تو سوئے
جو روز چہارم کیا تھی طلب
نشانے پہ ظالم لگاتا تھا تیر
جو لوگ تھے صف بستہ اوسکی وہان
پدر سے مرے تب یہہ بولا شریر
کہ تا شاہ سے کیا ہیں کھینچو کمان

حکایت ہے یہہ ابن طاؤس سے
کہ ایک سال کعبہ کو آیا ہشام
وہیں تھے میں ہمراہ شاہ زمان
سکے منبر بالا میں تھے سب کلام
کہ سارے زمانے کا رہبر کیا
خلیفہ خدا کے دو عالم میں ہیں
گروہ ہے ہمارا شقاوت قرین
کہے اوسنے جا کر ہمارے کلام
سر دست تجویز ایذا نہ کی
پھر اوسنے ترتیب شہ بھیجکر
کیا مجکو میرے پدر کو طلب
مشرف ہوئے ساکنان دمشق
بلایا نہ اوسنے ہمیں تین روز
تو دیکھا جا اسی تخت وہ بے ادب
یہی شغل تھا اوسکو خاطر پذیر
وہ سب تھے اشغال تیر و کمان
کہ تم بھی لگاؤ نشانے پہ تیر
نہیں جسم میں میرے تاب و توان

نہ مانا کسیطرح اوسنے مگر
کسی کو جو اوسنے اشارہ کیا
ہوے تب تو لاچار شاہ زمان
کمان شہ نے کھینچی لگایا خدنگ
ہوا جس گھڑی تیر تانی پہ یا
زبس تھی شست صاف شہ دستگیر
ہوے شوق سے ہر طرف خاص و عام
بظاہر تو بولون ثنا خوان ہوا
رہا دیر تک سر جھکائے ہوے
ہوا شاہ کو رنج طول قیام
ہوئی آتش خشم یہہ شعلہ خیز
تھمنب دیکھکر ڈر گیا تب ہشام
ہوا وہ بھی جالس قریب امام
لگا کہنے حضرت سے یہہ یہ سخن
نگاہون کو حاصل ہوئی روشنی
کہا شہ نے اہل مدینہ تمام
ابھی تھا جیسے وہ دن عہد شباب
گئی جب سے پیری ہین تاب و توان
مصر تو ہوا مجھسے جب اسقدر

لگا وہ یہہ سنکے کہنے خیر البشر
وہ لایا کمان پیش شاہ ہدا
لیا تیر قبضہ مین کھینچی کمان
نشانی پہ پہنچا ہوے لوگ دنگ
ملی لطف مین تیر اول کی جا
ہوا قالب یہ خدنگ ایک تیر
جلا دلمین اپنے نہایت ہشام
مگر دل مین اپنے پشیمان ہوا
حسد دلمین سارا چھپائے ہوے
کھڑے ہو گئے بال تن پر تمام
فلک کو لگے دیکھنے تیز تیز
جگہ تخت پر دی بصد احترام
اوٹھا بہر تعظیم وہ فتنہ گر
کہا کیا خوب ہین آپ ناوک فگن
کہو کس سے سیکھی یہہ تیر افگنی
ہین اس فن مین کامل بر آوردہ نام
لگاتا تھا ناوک بقصد ثواب
رہا شوق ناوک نہ ذوق کمان
نمایان کیا مینے اپنا ہنر

وہ بولا کہ ظاہر تمہارا ہی حال — کہو انمیں جعفر کو بھی ہے کمال
کہا شہ نے کیا ہی کیا یہ خطاب — کہ چھوٹے بڑے ہم ہیں سب لاجواب
کمالات سب ان میں ہم ہیں تمام — کہ شاہد ہے اسپر خدا اونکا کلام
نصیب اور کو قدر عالی نہیں — زمانہ کبھی ہم سے خالی نہیں
وہ بولا کہ سچ ہی نہیں کہا ہی لاف — کہ ہم تم ہیں اولاد عبدالمناف
کہا شاہ دیں نے یہ سچ ہی مگر — خدا نے دیا ہمکو فضل و ہنر
کیا حاکم اقبال نے اجرام کا — دیا علم آغاز و انجام کا
کہا غیر کا بھی یہ کام ہو وہ ہن — نہیں پر ہوا قطع یہ بیرہن
جلا اور سنکر یہ تقریر شاہ — ہوا لال غصے سے وہ روسیاہ
کہا جب محمد پیغمبر ہوئے — عیاں مثل خورشید انور ہوئے
فیض خدا تھی کہ اونکا ظہور — ملا دور و نزدیک کو ایک نور
کہا تنے تمہیں بل کیا علم خاص — تمہارے لیئے کیون ہوا اختصاص
بولی ختم احمد پہ پیغمبری — ولایت ہوئی اب یہ وہ سروری
کہا شاہ دیں نے سن اے بیخبر — خدا کے پیغمبر تھے خیر البشر
خدا سے جو کچھ مصطفی کو ملا — نبی سے وہ سب مرتضی کو ملا
علی کو تھا علم رسالت مآب — نبی علم کے شہر جسکے تھے باب
بیخ مرتضی پر ہے اختصار — در علم کھولے نبی نے ہزار
کھلے اونپہ ہر در سے پھر الف در — دل اونکا تھا علم الہی کا گھر
علی سے تمہیں علم پہنچا وہ سب — بیان غیر کب کھول سکتا ہے لب

کیا شاہ سے اوسنے یہہ سوال
علی کو جو تھا دعویٰ علم غیب
کہ ہے غیب دانی خدا کے لیئے
پہونچکر ہر استان امام سعید
کیئے مندرج اوسنے سب اسکے غیب
علی واقف غیب تھے بالیقین
نبی نے کہے اوسکے راز نہان
وہ قرآن کے باطن سے آگاہ تھے
نہیں یاد کیا قول حسب الہدا
نہ ہے علم کا شہر رسول انام
ہے شاہ امم یعنی لیے سنی جسکے باب
کہا شہ سے غصہ نہ اب کیجیے
وہ بولا میں آیا ہوں جیسے ادھر
یہی تجھ سے ہے آج حاجت مری
وہ بولا ابھی جا سبے یا امام
یہہ کہتے ہیں صادق شہ بحر و بر
چلے جب یہ باہر تو دیکھا یہ حال
ہزاروں دہاں جمع خلق خدا
نظارا کو عالم کا ہے یان مقر

کہ فرمایئے مجھ سے اسکا تو حال
کہاں تھا بجا دعویٰ علم غیب
یہہ دونوں جہاں جسنے پیدا کیئے
کہ خالق نے بھیجا کلام مجید
ہوئے اوسنے جسمیں سر اسرار غیب
دلیل اسپہ ہے یحیی امام مبین
ہوا اوسپہ راز دو عالم عیان
کیا جمع جسنے وہی شاہ تھے
تھا پایا میں علم ہے شیر خدا
کہ بولا علی تھا ہمہ کا کلام
خجل ہوکے چپ ہو گیا بد صفات
جو حاجت ہو مجھ سے طلب کیجیے
وطن میں ہیں اطفال سب بے خبر
کہ سو مدینہ ہو رخصت مری
چلے ہوکے رخصت امام انام
کہا کہتے ہیں اور ہی سے یہہ
کہ ہے ایک میدان شاہ و کمال
کہا سب نے کیا ہے تو سب نے کہا
کہ رہتا ہے عزلت نشین سال ہم

نکلتا ہے اک روز وہ بعد سال
برا اد ہوا جا سنتا ہے وہ اب
بیٹھی شہ دین کے سر سے ردا
وہ نکلا او بیٹھے لوگ تعظیم کو
جو بیٹھا تب حضرت سے اوسنے کہا
کہا شہ نے اتباع احمد سے ہوں
وہ بولا کہ پوچھوں میں اک مسئلہ
کہا شہ نے ہاں پوچھ مجھ سے شتاب
وہ بولا یہ ہے بات تمیز عیاں
خدا سے جہاں نعمتیں پائیں گے
در نعمت و ناز اوتھ نیر سے باز
جو عالم ہے تو کر بیاں مجھ سے حال
کہا شہ نے بچہ میاں شکم
پہنچتی ہے ہر چند جوں سے غذا
سنا جب یہ شہ سے اوڑ ہوا اسکو ہوش
کیا پھر یہ حضرت سے اوسنے سوال
نہ روز اوسکو گر سکتے ہیں اعتبار
کہا صاف حضرت نے کھولی زبان
طلوع سحر اوسکی ہے ابتدا

جو پوچھے اوس سے پھر بتاتا ہے حال
اوسی کے لیے ہیں فراہم سبب
کہے اوس نے تھا غضب میں شاہ پیدا
تھکی اوسکی قوم اوسکی تسلیم کو
کہ ہم ہیں تیرے تو کہہ ہم سے خدا
کہ آنکا وہ شرع محمد سے ہوں
جو عالم ہے کر قطع یہ مرحلہ
کہ ظاہر ہو تیرا ابھی رشت و صواب
کہ جائیں گے جنت میں اہل جہان
تناول کریں گے او نعمیں کھائیں گے
نہیں حاجت دفع بول و براز
کہ ہو ایسی ہی اس جہان میں مثال
جو کھاتا ہے جوں جنین کا دم بدم
کہاں اوس سے ہوتا ہے فضلہ جدا
ہوئی اوسکی شمع تکبر خموش
کہ وہ کون ساعت ہے ای خوش خصال
نہ ہے ساعت شب میں اوسکا شمار
وہ ہے ظلمت و نور کے درمیان
ظہور رخ افتاب انتہا

معجزہ بفیض رب جلیل
سناؤ سنئے جیسے یہ تھی ایک بار
کہا کہ یہ نیت کرتا ہوں اے وسالک
زبان لال ہو گی خدا کی قسم
وہ بولا مجھے دو اب اسکی خبر
گئی ایک ساعت وہ ہو گئے عدیم
ہوئی ایک کی عمر پچاس سال
جیا ڈیڑھ سو سال تک دوسرا
امام زمان نے پھر بولے کہ تم
وہ دونوں تھے ایک وقت اسکے
گئی عمر کی جب کہ پچیس سال
ہوا ایک قریہ میں آ وسکا گذر
ہوئے تھے تمام اوسکے ساکن ہلاک
کیا دل میں اپنے پیا آ وسنے گمان
زیادہ انھیں کو یہ ہو خوف و بیم
رہا بعد سال پچاس عزیر
ہوا بعد صد سال زندہ وہ مرد
گیا پھر وہ پیدا ہو عزرہ جو گھر
کہا حال عزرہ سے اپنا تمام

سو ہر چیز کا خود حقیقت اہو کفیل
کیا پھر وہ سبقت سے اختیار
جواب آ وسکا یہ شنید ہو گا محال
کہا شخص نے ہیں حضرت علیم سے
کہ بیٹے ہوئے ایک دن وہ پیر
نگہ عمر اونکی ہوئی بیشی و کم
جہاں سے چھپے دینے کیا انتقال
کیا بعد اوسکے وہ ہو گئے فنا
وہ اول ہو عزرہ تو ثانی عزیر
عدم سے ہوئے پھر ہستی فروز
عزیر ایک بلا سے ہوا پایمال
کہ جب ان وہ قریہ تھا افتادہ گھر
ہوئی تھی سراسر وہ ہموار خاک
کہ اب زیست بعد ہلاکت کہاں
بلا مخلصوں کی ہے بیشک عظیم
رہے نیستی کی نصیب اوسکو سیر
وہی تو شدہ وہی آپ پھر
توانا ہیں گے پھر جلوہ گر
دوبالا ہوا معرفت کا مقام

چھپے اور دونوں وہ چھبیس سال
ہوا انکے پیر تھا با اختلال
کہا قوم سے کسکو لائے یہاں
بن آئی نہ کچھ منفعل اوٹھ گیا
جو وہ اٹھتے ہوا حاکم روسیاہ
لگا ساتھ اوسکے یہہ بھیجا پیام
یہہ سمجھا نہیں کے جو شاہ رفیع
چلے جب وہاں سے شہ بحر و بر
وہاں قبل آیا تھا خط ہشام
کہ نسل علی سے ہیں دو سحر ساز
مدینے سے آئے تھے وہ سوئے شام
تو شہر پہ مائل ہوے ہیں وہ اب
جو پہنچیں وہ دونوں وہاں حیلہ گر
ملے اونکو پانی نہ زنہار آب
یہہ کہتے ہیں صادق کہ جس دم امام
غلاموں سے اپنے یہہ شہ نے کہا
وہ خادم گئے جب در شہر پر
نہ کھولا در شہر لیکن کہا
لیا ہے تبری سے حیدر کا نام

کیا ایک ہی وقت پھر انتقال
تحیر نے اوسکو کیا پا بگل
کہ ہے لے بدل عالم رازدان
ہوا زرد اندر وہ دل اوٹھ گیا
تو بھیجا بظاہر ہمیں اور راہ
کہ اچھا نہیں اب یہاں کا مقام
تو ہو جائیگا اونکا عالم مطیع
ہوا تب مداین میں شہ کا گذر
لکھا تھا یہہ عالم کو اپنے پیام
کہ ہو دامن سحر اونکا دیانہ
زبان سے تو ایمان کا لیتے ہیں نام
کیا دین اسلام برباد سب
نہ ہو ہاتھ اونکے خرید و فروش
یہاں تک کہ دے زندگانی جواز
مداین میں پہنچے بصد احترام
کہ لازم ہے تدبیر آب و غذا
تو اہل ستم نے کیا بند در
سخن ملک کہنے لگے ناسزا
شہنشاہ شباب پیمبر کا نام

کمر بستہ خدمت مین ہے آسمان
ضیا سے قمر اوسکی جو کسب کی گرد
اگر اوسکی تائید شامل نہو
تعجب نہین ہو جو زیر فلک
فلک جاہ کوچے کا اوسکے گدا
اوسی در پہ گلگشت باغ جنان
اگر حلم محکم ہو زنجیر آب
وسیلہ ہی بخشش کا حضرت کی ذات
جو ہو لعل جان بخش پر تو فگن
فلک کو دکھائین جو تشنے کا جوش
تو علم دنیا بھی عقبیٰ بھی ہے
جہان مین دو عالم کے سردار ہین
سلیمان ہو قابل آفرین
کشادہ جبین کیون نہو اہل دید
جبیں خاک درگاہ حضرت سے
محب کی ہو ہستی و لا سے جمید
جہان داغ حضرت کی الفت کا ہو
کرے کیا کوئی مدحت شاہ دین
ثنا آپکی امر دشوار ہے

کمر بستہ ہو ہشتین کہکشان
بہشتین اوسکی گلشن کا اک بیدہ
تو غنچے کا وا عقدہ دل نہو
ہنسی صبح کی زخم گل کو نمک
پرکاہ دیوار بال ہما
اوسی در پہ آسایش دوجہان
تو سندان سی ہو سخت تر جابجا
سقیفہ سے کیا خوب بہر نجات
کرے آئینہ مثل طوطی سخن
اوڑے رنگ خورشید کی ہوش
جو امر و قدرت ہو فرد الٰہی ہو
قیامت مین جنت کے ہمتا بہ سین
کرے سجدہ جبتک نہ مثل نگین
کہ ابرو حضرت ہے مثل کلید
کہین اوسے خواب احتو
ید اللہ وہ حیدر دستگیر
وہ پروانہ جاگیر جنت کا ہے
کہ ہو عقل کا دست و پا ہمیں
ازل سے ابد تک یہ گلزار ہے

جو ہو سوز یاقوت سے مملو دہن
درم دیکھے ماہی کا اور ماہ کا
سخاوت کا دریا ہے ایسا رواں
جہاں نکہت خلق سے مشک بیز
عبادت جو مقبول داور ہوئی
محبت کی باتیں سنائیں جو گرم
عجب باغبان گلشن راز کے
یہ منبر فلک کا جو نہ پایہ ہے
لکھا وصف شہ میں جو تا گاہ بیت
شرف خانہ عرش جائے امام
اونہیں سے ملا دست موسیٰ کو نور
کہیں حسن میں ویسی یوسف ہیں کم
سخن اونکے ہیں جانفزا سب کے سب
نہ ہوتی اگر آپکی رہبری
زبردست اعجاز اونکے عجیب
رقم کی جو مدح شہ بحر و بر
سخن کا ذیبا اونکے مذاق کا ہے
کیا علم اعدا نے اونسے حصول
رخ شمس خط پردہ فاش ہے

نو غنچہ یہاں ایک پیدا سخن
عیاں سب یہ سکہ ہے اوس شاہ کا
کہ اک موج جس کی ہے یہ کہکشاں
دماغ زمیں پر زباں مشک خیز
عطا شاہی صفت کشور ہوئی
دل سخت کا نرمی ہو جائے نرم
کہ خنداں کئے پھول اعجاز کے
دم وعظ رفعت کا پیرایہ ہے
بڑھا اوسکا رتبہ نبی شاہ بیت
سر عرشیاں زیر پائے امام
وہ رہبر ہوئے تب ملی راہ طور
مسیحا کو اونکا غنیمت ہے دم
خضر کے لئے آب حیوان وہ لب
سلیمان کو ملتی نہ انگشتری
پیمبر کے وارث خدا کے حبیب
گل جعفری نکلے حرف تر
وہ صادق ہیں پیر وجہ صادق کا ہے
ہوئے اونسے سرگشتہ آخر فضول
مگر تیرہ تر چشم خفاش ہے

یہ سب شافعی مالکی حنبلی | چلے ہیں خلاف نبی و علی
بھلا جو کوئی بوحنیفہ کی راہ | بھٹکتے رہیں ہوئی اوسکی کشتی تباہ
روایت جو حکم داور کی ہے | وہ تقلید آل پیمبر کی ہے
جو جعفر ہدایت کا ہے خواستگار | تو غولون کا فرمان نہ کر اختیار
معجز آل احمد ٹھکانا کہان | زبان سے بیان ہو نہ زبان زبان
سنو معجزے جعفر پاک کے | وہ حاکم ہیں یقین پر افلاک کے

معجزہ

وہ جعفر وہ صادق جو ہیں دستگیر | آگیا اونکے پاس اکدن ابوبصیر
زمین پر شہ دین نے مارا قدم | زہے فیض اعجاز بحر کریم
ہوا ایک دریا روان بیکران | کنارے پہ تھا ندی کی تھیں کشتیان
ہوئے ایک کشتی پہ حضرت سوار | اوسے ساتھ اپنے لیا ایکبار
یہ کرتا ہے آکر بیان بوبصیر | کہ اوس جا پہنچے شہ دستگیر
کہ استادہ اوس جا تھے چند خیام | خوش اسلوب تھے وہ خوش انتظام
پھرے سارے خیمون میں اول وہان | [illegible]
پھر آئے جو خیمون میں وہ دستگیر | کہا تم نے دیکھا تو ای بوبصیر
کہ اول تو ہے خیمہ مصطفی | دوم خیمہ ہے حیدر مرتضی
سوم خیمہ ہے پھر بنت نبی | چہارم ہے خیمہ خدیجہ کا بھی
حسن کے لیے خیمہ ہے پانچوان | کہ اوسکی ثنا میں ہے قاصر زبان
ششم خیمہ ہے پھر امام حسین | جو ہیں مہر تابندہ مشرقین

یہ ہفتم جو ہے روشنی میں نیا د | یہ ہے خیمہ پاک زین العبا د
یہ ہشتم جو خیمہ ہے آراستہ | سو باقر کی خاطر ہے پیراستہ
یہ نہم خیمہ ہے نصب تیرے لئے | خدا نے عجب ہمکو رتبے دیئے
جو باقی ہے جو کہتا ہے ہم ہیں سفر | یہی خیمہ اوسکے لئے ہیں مقرر

معجزہ

۲
سنو یہ خبر اے صفت شیر گیر | کہ راوی ہے داؤد ابن کثیر
کہ حضرت کے اصحاب سے ایک مرد | ہوا حج کی خاطر بیابان نورد
جو حج کرکے وہ بعد مدت پھرا | ملی دین کی اوسکو دولت پھرا
تو صادق کی خدمت میں پہلے گیا | مقام سعادت میں پہلے گیا
کہا شہ سے تھی میرے گھر میں جو زن | ہوئی فوت اب وہ اسیر محن
کہا شہ نے الفت تجھے تھی کمال | وہ بولا کہ ہاں اے شہ خوش خصال
کہا شہ نے جا دیکھ اے نیک نام | وہ گھر میں ہے مصروف اکل طعام
اوٹھا خدمت شہ سے وہ گھر گیا | جو پہنچا تو دیکھا عجب ماجرا
کہ بیٹھی ہے گھر میں کھا رہی ہے وہ زن | جو اوس میں صحت سے سالم بدن
آئمہ کی باتیں کہ اعجاز ہیں | خدا اونہی واقف راز ہیں

معجزہ

۳
کئے راویوں نے لکھا ہے یہ حال | سنو اہل ہمت صدق سے یہ مقال
بیاں یہ اوسکے راوی نے ایک | دوم ہیں یہ شہر آشوب نیک
کہ منصور ظالم تھا جو بادشاہ | وہ صادق کا دشمن ہوا بیگناہ

کیے قطع و شمشیر اوسنے طلب
ربیع اپنی حاجت سے اوسنے کہا
کرونگا بہت خلق مین اونکے ساتھ
تو کرنا اونھین قتل تو دفعتاً
وہ حاجب گیا آپ پر طلب
نظر جب پڑی اوسپہ منصور کی
کہا مرحبا اے امام
کرونگا ادا آپکا اب مین قرض
کیا عذر حضرت کو رخصت کیا
گئے جبکہ باہر امام ہدا
رہین تین دن کل امام زمان
وہ حاجب جو آیا قریب امام
منگائی تھی منصور نے نطع و تیغ
یہہ کیسے پڑھی آپنے کیا دعا
کہا شاہ نے یہہ دعا تھی پڑھی
روایت ہے یون دوسری بھی رقم
تو حاجب نے منصور سے یون کہا
یہہ لطف و کرم یا وہ خشم عظیم
کہا اوس سے منصور نے اے ربیع

کہ تھا قصد قتل امام عرب
کہ آتے ہین اس جا امام ہدا
پڑے ہاتھہ پر اونکے جب میرا ہاتھ
تبھی آج اونکا لہو وقت
ہوی رد ق افراشتہ خوش نسب
تو تعظیم شہ تا بمسند ور کی
بلایا جو مین نے یہہ تھا مجکو کام
کہ حضرت کی تا شب ہے تیرے قرض
شہ نیک طینت کو رخصت کیا
تو حاجب سے اپنے یہہ اوسنے کہا
مدینے کو کر تو روان بعد ازان
کئے اوسنے آکر یہہ شہ سے کلام
کرے تا لہو آپ کا بیدریغ
کہ اوسکے سبب دور شر ہو گیا
دبی پڑھکے حاجب کو تعلیم کی
ہوے جبکہ رخصت امام امم
کہ ای شاہ رحم آ گیا مجھکو کیا
تعجب ہین اس جا ہے مشکل سلیم
سے گھر جو آئے امام رفیع

تو تھا ساتھ اک اژدہائے عظیم	دہن باز حد سے زیادہ جسیم
یہ کہتا تھا مجھ سے کہ ای بد گہر	ذرا شہ کو آسیب پہنچا اگر
کرونگا اسیوقت اسے تا سرا	تیرا گوشت مین ہڈیون سمیت کھا
ہوا خوف تھرا کے مین رہ گیا	چلی کچھ نہ غم کھا کے مین رہ گیا

معجزہ

۴

وہ سید جو تھے ابن طاؤس نام	رہے اونسے راضی خدائے انام
یہ کرتے ہین نقل صداقت سرشت	کہ تھا قصر احمر مین منصور زشت
مقرر ہوئی تھی یہ رسم متین	کہ اوس قصر مین بیٹھتا تھا لعین
تو کہتے تھے اوس روز کو روز ذبح	کہ ہوتا تھا وہ چہرہ افروز ذبح
اوسی عہد مین شاہ عرش احترام	فلک قدر صادق علیہ السلام
مدینے سے آئے تھے حسب الطلب	ہوا تھا بہت تلخی سے بے ادب
گئی ایک دن جبکہ تھوڑی سی رات	تو منصور نے کی یہ حاجب سے بات
وہ حاجب کہ تھا نام جسکا ربیع	خرد آشنا مرتبے مین رفیع
مین کرتا ہون تیری بہت منزلت	سمجھتا ہون تجھکو فلک مرتبت
یہان تک کہ محرم راز ہے	کہ ہر امر مین میرا انباز ہے
جو کرتا ہون اپنے حرم سے بیان	مین وہ راز کرتا ہون تجھپر عیان
وہ بولا خلیفہ کے الطاف ہین	کہ بندے سے آپ اسقدر صاف ہین
یہ بندہ بھی ہے آپ کا خیر خواہ	کمربستہ خدمت مین شام و پگاہ
کہا تب یہ منصور نے اے ربیع	مین ہون تشنۂ خون شاہ رفیع

نبی جسطرح آج جعفر کو لا
نگر جسطرح گھر مین ہون وہ مقیم
ذرا راہ مین اونکو فرصت نہو
یہہ سنکر وہ حاجب جو باہر گیا
کہ یہہ روز ہی روز قتل امام
بلاکر جو لاتا ہون مین اس گھڑی
سقر رہیان کشتہ ہونگے جناب
اگر اونکو لاتا نہین آج مین
میرا مال چھینیگا وہ پر غضب
غرض نفس دنیا پہ مائل ہوا
کیا اپنی بیٹی کو اوسنے طلب
جری اور بیٹون سے تھا وہ جوان
کہا اوسسے جا جلد جعفر کے پاس
کہ دیوار خانہ سے چڑھ بام پر
نکے جسطرح سے اونھین پائیو
ہوا آخر شب رواں وہ جوان
سر بام سے گھر مین داخل ہوا
پہونچکر یہہ دیکھا کہ شاہ زمن
کمر بین بندھا آپکے دست مال

یہان تک اوسی ابن ہبیرہ کو لا
اوسیطرح لا اونکو بیخوف و بیم
کسیطرح تبدیل صورت نہو
ہوا اوسکے دلمین یہی وسوسا
نہین آج بچنے کے شاہ انام
تو ہوا اسکو غصے کی شدت بڑی
گئی عاقبت میری بالکل بگڑ
تو ہوتا ہون بیشبہہ محتاج مین
کریگا مجھے قتل وہ بے ادب
گنا اوسکو عقبی کا حاصل ہوا
کلان تھا محمد تھا اوسکا لقب
دل سخت رکھتا تھا وہ سخت جان
مگر اسطرح خوب کر لے قیاس
وہان داخل خانہ ہو بیخطر
یہان تک اوسیطرح سے لائیو
لگائی سر بام سیرھی وہان
جو مطلب تھا اوسکا وہ حاصل ہوا
پرانا سا پہنے ہوے پیرہن
عبادت مین مصروف بتغیر حال

چو فارغ ہوئے شاہ اوسنے کہا
کہ اوٹھئے مصلے سے شاہ ہدا

مناسب نہیں اب ہے عرصہ زیاد
کہ تمکو کیا ہے خلیفہ نے یاد

کہا شہ نے کرلوں دعا تو چلوں
بدل لوں جو کوئی قبا تو چلوں

وہ بولا کہ اسکی اجازت نہیں
بدلئے نہ کپڑے یہہ مہلت نہیں

کہا شہ نے یہہ غسل کا ہے محل
کہ ہوئین مہیائے مرگ و اجل

سنا اوس لعین نے نہ کوئی کلام
سر و پا برہنہ چلے وہ امام

نگہ حسرت آلود لیکن خموش
فقط ایک تھا پیرہن زیب دوش

فزون ضعف شہ کو نقاہت کمال
کہ رکھتے تھے وہ عمر ہفتاد سال

تھکے راہ مین جب شہ نامدار
کیا اوسنے اشتر پر اپنے سوار

خلیفہ کے در پر ہوا جب گذر
تو حاجب سے کہتا تھا وہ فتنہ گر

ہوئی دیر اب تک نہ آئے امام
شب آخر ہے مطلب ہا ناتمام

وہ حاجب جو نکلا تو دیکھا یہہ حال
کہ نزدیک پہونچے شہ خوش خصال

بڑی دیر تک سر جھکائے رہا
جھڑی آنسوؤنکی لگائے رہا

کہ حضرت سے کچھ ربط خاص تھا
کسی عہد مین اوسکے اخلاص تھا

امام زمان جانتا تھا اوسین
قسیم جنان جانتا تھا اوسین

یہہ اوسوقت بولے امام بہیج
کہ تجھکو مرا دوست اسلئے ہیچ

ملے اتنی مہلت کہ پڑھ لوں نماز
کرون آخری طاعت بے نیاز

غرض مہلت اوسوقت حاجب نے دی
نماز آپنے اوس جگہ پر پڑھی

یہہ منصور تاکید کرتا رہا
کہ جعفر کو یہان جلد لا جلد لا

نماز و دعا پڑھ چکی جب تمام
تو حاجب نے ایوان میں داخل کیا
پڑھی آپ نے اوس گھڑی اک دعا
جو دیکھا ستمگر نے رخسار پاک
کہا ترک کرتے نہیں تم حسد
عداوت وہی تمکو ہے اب تلک
خرابی تو کشور کی چاہی بہت
مگر کار کردہ نہ اصلا ہوئی
کہا شاہ دین نے خدا کی قسم
جو کہتا ہی تو ہے یہہ بالکل غلط
نہ راحت نہ منظور آرام ہے
یہہ کے فرزند جو تھے یہاں
سمجھے اور رکھے اسکو آزار تھا
نہ اوسے بھی یہہ قصد میں نے کیا
ترا مجھ پہ لطف و کرم ہی زیاد
مجھے کیا ہے جو اب یہہ ارادہ ضرور
کہا جب یہہ اللہ کے نور نے
مکیں تھا وہ بالائے فرش مد
تہ مسند شخص شمشیر سے تھے

امام دو عالم علیہ السلام
جہنم کو خورشید منزل کیا
کہ تھی عمدہ بارگاہ خدا
ہوا اور بھی ہیجان خشم ناک
وہی تمکو کاوش وہی تمکو کد
حسد آل عباس سے کب تلک
رہی تمکو فکر بنا ہی بہت
نہ مشکور کچھ سعی بیجا ہوئی
خدا کی قسم مصطفے کی قسم
ہمیں شوق جاہ و تجمل غلط
ہمیں اس زمانے سے کیا کام ہے
وہ تھے سب کے سب بدترین جہاں
کہ ہر شخص ان میں ستمگار تھا
نہ آزار کوئی اونھیں بھی دیا
غرض دین کا حاصل ہی تجھ سے مراد
کہ ڈالوں میں کشور میں نا حق فتور
جھکایا سر شخص منصور نے
لگائے ہوئے تکیہ صاحب حسد
کہ نیت بدی کی گلو گیر تھے

کہا جھوٹ کہتے ہو تم سلیمان — یہ نامے ہیں کس کے کرو تو بیان
نکالے گئے زیر مسند سے خط — کہا دیکھو یہ تو نہیں ہے غلط
کہو کیا جواب ان خطوں کا ہے اب — کہ اہل خراسان کو لکھے ہیں سب
لکھا ہے مری فتح سبقت کریں — وہ اگر تمہاری اطاعت کریں
کہا شاہ نے یہ بھی ہے افترا — یہ میں نے کوئی خط نہیں ہے لکھا
جو ہے تجھکو اصرار اسپر زیاد — خدا کی میں سوگند کرتا ہوں یاد
جوانی میں بھی یہ ارادہ نہ تھا — کرونگا میں یہ قصد پیری میں کیا
مجھے اپنے لشکر میں دے تو قرار — رہیگا نہ شبہ کوئی زینہار
نہیں پیری کٹ جاسے باقی حیات — کہ نزدیک پہنچا ہے وقت وفات
کیا عذر ہر چند اوس شاہ نے — نہ مانا ملعون بدی خواہ نے
گرجنے لگا روسیہ مثل میغ — نکالی وہیں ایک بالشت تیغ
نظر آیا جس دم یہ حاجب کو حال — تو سمجھا کہ نزدیک پہنچا قتال
کیا تیغ کو کر کے زیر غلاف — لعین شہ سے کہنے لگا صاف صاف
نہیں تمکو اس بات کی ہے حیا — گریں خون ناحق ہوں فتنے بپا
کہا شہ نے رکھ دور شک غلط — نہ ہے مہر میری نہ میرے یہ خط
خدا کی قسم کچھ نہیں ہے خطا — فقط افترا ہے فقط افترا
یہ کہتے رہے شاہ عالی جناب — کوئی مانتا تھا وہ خانہ خراب
یہ تھا کینہ و خشم کا اجتماع — کہ شمشیر پھر کھینچ لے الوداع
لگا کانپنے جسم حاجب تمام — کہ نزدیک تھا وقت قتل امام

کہا دل سے اپنے اگر یہہ شقی ۔ تجھے حکم دے قتل کا اس گھڑی
اسی تیغ سے اسکو کشتہ کروں ۔ ہلاک اسمیں لڑکے ہوں یا میں مروں
جو کچھ حق حضرت میں پہلے ہوا ۔ پشیمان ہوا میں مری تھی خطا
ہوا گر میں یہہ حاکم سنگ دل ۔ ہوئی آتش کینہ پھر مشتعل
بہ سینہ وہ تیغ ستم کی تمام ۔ لیئے قتل ابن رسول انام
جھکائے ہوئے سر امام غریب ۔ کہ پہونچا تھا وقت شہادت قریب
بہت عذر کرتے تھے ابن رسول ۔ نہ کرتا تھا وہ سنگ دل کچھ قبول
ہوئی اسمیں قدرت خدا کی نمود ۔ ہوا اسمیں پھر خود بخود وہ حسود
جھکا پاسر شخص کو یوں کہا ۔ کہ تمنے کہا جو وہ ہے سب بجا
کیا اوسنے حاجب سے پھر یوں خطاب ۔ کہ لا حقہ غالیہ اب شتاب
بلایا امام زمان کو قرین ۔ برابر کیا اونکو مسند نشین
یہہ کہنے کو خاطر سے پاک سو کیا ۔ کہ ریش مبارک کو خوشبو کیا
دیا حکم حاجب کو لا رہوار ۔ خوشی سے ہوں جیسا کہ حضرت سوار
عطا دس ہزار اوسنے درہم کیئے ۔ سب اسباب عزت فراہم کیئے
کہا چاہیئے کیجیئے یہاں مقام ۔ یہہ گھر آپ کا ہے امام انام
مدینے کا گر قصد ہو جائیے ۔ اودھر کو قدم رنجہ فرمائیے
چلے واں سے القصہ شاہ زمان ۔ وہ حاجب تھا ہمراہ شہ کے روان
کہا راہ میں اے شہ نیک ذات ۔ میں حیران ہوں گذری یہہ واردات
عجب حال ان ہو فادر نکا ہے ۔ اثر یہہ تمھاری دعاؤں کا ہے

کہا شاہ سے ہان وہ پڑھتا سب
پڑھا سے دو دم جس سے ہو دور کرب
گمان ہے کہ منصور ہوگا خفا
عوض اسکے دیتا ہون مزرع وہ اسے
مجھے اوسکی قیمت ہین جو دیتا تھا تو
نہیں لیتا تھا اوسوقت بیٹے مگر
کہا اوسنے تسلیم کیجیئے دعا
کہا شہ نے ہم اہل بیت نبی
وہ مزرع بھی دیتے ہین ہم اپسے
غرض وہ اسے کہتے ہین جو شاہ امام
اودھر پڑھ رہے تھے امام
سند شہ نے مزرع کی بھی لکھ دیا
کہا اوسنے جس دم تھا باشاہ دین
رنگ تو تھا نہ رنگ روئے حباب
کہا شہ نے جسکو ہے خوف خدا
غرض وہ ان سے حاجب چلا شاد شاد
کہا اے خلیفہ یہہ کیا حال تھا
و غصہ وہ غصہ کہ جس سے امان
کہا اوسنے منصور نے رہ خموش

بہت خوب ہے پھر دفع بلا
پڑھا کرتے تھے مصطفےٰ روز و شب
وگرنہ سکھاتا تجھے مین دعا
کہ تو مجھ سے کرتا تھا جسکی طلب
درہم دس ہزار اور تھی آرزو
تجھے اب مین دیتا ہون پھیر اوسے
نہیں آرزو مجھکو اسکے سوا
جو دیتے ہین لیتے نہین پھر کبھی
بتا اوٹھینگے دونون عالمین قبیح
سکھائی دعا اوسکو شہ نے تمام
اودھر اوسکو کرتا تھا حاجب رقم
غرض جا چکی جو عطا اوسکے
وہ مکرون کھینچے ہوئے تیغ کین
نہ تھا آپکو اک ذرا اضطراب
اوسے خوف و اندیشہ نبی کیا
گیا پیش منصور بہجت نہاد
کبھی زرد چہرہ کبھی لال تھا
کیا رحم ایسا کہ سب ہی عیان
ڈرا یہہ کہ اب تک نہین مجکو ہوش

چھپاتا نہین تجھسے مین کوئی بات — تجھے جانتا ہون بڑا نیک ذات
نہین کہتا ہون پر راز افشا نہو — یہہ پوشیدہ احوال پیدا نہو
کرینگے علی کی سب افتخار — انھین ہوگی اک حجت استوار
بڑی خاندان علی کی ہے قدر — یہہ روشن ہین عالم مین مانند بدر
فضائل جو انکے ہین مشہور ہین — زبانون پہ اوصاف مذکور ہین
بیان ہی یہہ حاجب کا اے سامعین — بہت مرتبط مجھسے تھا وہ لعین
مجھے اوٹھکے خلوت مین پھر لیگیا — کہ مین اور وہ تھا فقط یا خدا
کہا مجھسے ہوگا اگر یہہ عیان — کرونگا تجھے قتل مین بیگمان
یہہ کہکر لگا کہنے پھر ماجرا — کہ جعفر کو مین نے طلب کیا
مجھے قتل بے شبہہ منظور تھا — کہ اپنی حکومت پہ مغرور تھا
ہو شیفتہ گو کہ یہہ ناتوان — مجھے اسکی ہستی ہی بار گران
بہت گو کہ عبد اللہ ابن حسن — ریاست کے دعوی پہ ہین تیغ زن
پدر کو مگر اونکے سب خاص و عام — نہین کچھ فقط جانتے ہین امام
انھین قطب یثرب سمجھتے ہین لوگ — اطاعت کو واجب سمجھتے ہین لیک
سمجھتے ہین انکو سوا علم مین — عبادات مین بیحد ہین علم مین
حکومت پہ تھی جب امیہ کی آل — مجھے تب معلوم ہی انکا حال
کہے بار اول جو کچھ کچھ کلام — نظر آئے مجکو رسول انام
پڑے مثل قرآن نبی درمیان — ترش مجھسے ہوکر رسول زمان
اوٹھائے ہوئے ہاتھ اور خشمگین — چڑھائے ہوئے غیظ سے آستین

کبھی بار ثانی جو شمشیر کین — نظر آئے پھر خاتم المرسلین
زیادہ تھے اول سے وہ خشمناک — کہ نزدیک تھا مجکو کرتے ہلاک
نہ کرتا جو شمشیر زیر غلاف — او ترتا مرے جسم سے فرق صاف
کیا میں نے دل میں پھر اپنے خیال — کہ جرات نہیں جن میں ہے یہ کمال
یہ افعال جن میں حضور نگاہ — نہ ہرگز کیا چاہیئے اشتباہ
تو اس وقت شمشیر کھینچی تمام — کیا میں نے قصد قتال امام
نظر آئے احمد پھر برافروختہ — غضبناک غمگین رخ افروختہ
کمر تا سے تھے دامن اوٹھائے ہوئے — غضب آستینیں چڑھائے ہوئے
یہ نزدیک تھا ڈالتے مجھ پہ ہاتھ — ہوئی فکر مجکو یہ دہشت کے ساتھ
کہ ہرگز یہ اچھا ارادہ نہیں — ستانا مناسب زیادہ نہیں
پھر ایسے ارادہ سے تکریم کے — امام دو عالم کی تعظیم کے
یہ فرزند زہرا وہ ختم الرسل — دلیر و جری دو دلاور ہیں کل
جو انکا ہے غاصب بد انجام ہے — شریعت سے بے بہرہ بدنام ہے
مگر میں نے جو کچھ یہ تجھ سے کہا — تجھی تک رہے دھیان رکھنا ذرا
وہ حاجب یہ باتیں سخن کا امین — نہ منھ سے نکالا کسی جا کہیں
مگر پائی منصور نے جب وفات — کہی اپنے فرزند سے تب یہ بات

معجزہ ۵

یہ منقول حال ہے یہ خبر — کہ ہے وہ بھی اک راوی معتبر
کہ جب پور عبد اللہ ابن حسنؑ — محمد براہیم شمشیر زن

ہوئے کشتہ بعد جدال و قتال ۔ مدینے کا ساکن تھا اک بدمآل
یہہ منصور سے جا کے اوسنے کہا ۔ کہ جعفر کو بھی اب ہی قصد دغا
معلا کو بھیجا ہی بہر فلاح ۔ کہ لے دوستون سے وہ مال سلاح
ہوئی پیش ازین جو جدال و قتال ۔ امانت تھی جعفر کی اوسمین کہاں
ہوا گرم ملعون یہہ سنکر بیان ۔ کیا سوئے داؤد نامہ روان
کہ تھا عم منصور وہ بدسرشت ۔ حکومت مدینہ کی کرتا تھا زشت
لکھا خط مین مضمون یہی بے ہراس ۔ کہ جعفر کو تو بھیجدے میرے پاس
غرض پیش داؤد آیا وہ خط ۔ امام زمان کو پڑھایا وہ خط
یہہ تاکید کی ہو جیسے کل روان ۔ مناسب نہیں اب ٹھہرنا یہان
بلا کر یہہ صفوان بولے امام ۔ کہ کل ہی ہمارا سفر کا کلام
شتر چاہیئے ایک بہر سفر ۔ اسی وقت جا اسکی تدبیر کر
گئے آپ مسجد مین شاہ انام ۔ ہوئی صرف طاعات باری امام
نماز آپنے با طہارت پڑھی ۔ دعا کچھ برائے حفاظت پڑھی
دم صبح اشتر پہ ہو کر سوار ۔ چلے شام کو سید نامدار
ہوا شہر منصور مین جب مقام ۔ خبر اوسکو پہنچی کہ آئے امام
بلایا بہیبت پہلے تکریم کی ۔ دغا پیشہ طبیعت نے تعلیم کی
لگا شہ سے کہنے بچشم عتاب ۔ کہ تمکو بھی ہی قصد جنگ اے جناب
معلی کو بھیجا ہے یہہ ہو خیال ۔ کریے جمع وہ اسلحہ اور مال
کہا شہ نے ہرگز نہیں یہہ بجا ۔ معاذ اللہ اسے شخص ہے افترا

وہ بولا کہ جلدی نہ فرمایئے
کہا شاہ نے سوگند خدا کی قسم
وہ بولا کہ ممکن ہے منشا اتفاق
کہا شہ نے سوگند بدعت ہے یہ
وہ بولا کہ کیسے ہو یہ کار عقل
کہا شہ نے کیونکر نہو ایسی بات
وہ بولا کہ جسکی ہے یہ گفتگو
کلام اوس سے اور تم سے جب آئیگا
غرض رو برو سے امام زمان
فتو را امام زمان سے صریح
کہا شہ نے سوگند کھائیگا تو
کہ واللہ جو حیّ و غفار ہے
کہا شہ نے جلدی نہ کیا دگر
لگا کہنے منصور یوں شہ سے تب
کہا شہ نے ارشاد رب عظیم
جو کرتا ہے مدح خدائے جہان
کہوں کسطرح سے عقوبت نہیں
شہ دین نے اوس مرد سے پھر کہا
اگر جھوٹ ہو میں گنہگار ہوں –

جو سچ ہے تو اسپر قسم کھایئے
یہ مطلق ہی بہتان نہ کر متہم
جو سوگند ہو یا طلاق و عتاق
نہیں راہ وہم شریعت ہی یہ
کہ منظور ہی تمکو اظہار عقل
کہ گنجینہ علم ہے میری ذات
بلاتا ہوں اوسکو میں اب دیرنہ
جو کچھ راست ہوگا وہ کھل جائیگا
جو پوچھا وہ بدبخت بولا کہ ہان
جو کچھ میں نے ظاہر کیا ہے صحیح
قسم یوں وہ کھانے لگا بے دریغ
وہ مالک وہ غالب وہ ستار ہے
کہوں جسطرح میں قسم یاد کر
کہ علت ہی کیا اسمیں ہے کیا سبب
نہایت ہے صاحب حیا و کریم
صفات کما لیہ اوسکے بیان
عقوبت میں ہرا اوسکے عجلت نہیں
کہ سوگند کر اسطرح سے ادا
ترے حول و قوت سے بیزار ہوں

جو کھائی دغاباز نے یون قسم / گرا مر گیا ہو گیا کالعدم
معذب وہ مردود باطل ہوا / عذاب الٰہی مین داخل ہوا
لگا کانپنے جسم منصور زشت / لگا کہنے حضرت سے وہ بدسرشت
کرونگا نہ اب کوئی قول فضول / ترے حق مین ای شاہ ذی شان قبول
کہا جسے جو آجتک جھوٹ تھا / نہین ہے ذرا اسمین شک جھوٹ تھا
کیا مفت جھوٹون نے برپا فتور / تمہارا نہین اسمین ہرگز قصور

معجزہ ۶

بیان کرتے ہین یہ روایت مفید / کہ خوش اعتقادی سے تھے وہ سعید
رشید ایک تھا مرد صاف اعتقاد / بڑا شیعہ پاک و عالی نہاد
وہ کہتا ہے اکدن مین تھا خواب مین / نظر آئے خیر الوریٰ خواب مین
فرحناک و خندان رسالتمآب / طبق ایک خرما کا پیش جناب
انھین نوش کرتے تھے حق کے حبیب / ملی مجکو دولت گیا مین قریب
بجالا کے تسلیم مین نے کہا / مجھے بھی عنایت ہو یا مصطفیٰ
ہوا ایک دانہ عنایت مجھے / کہون کیا ملی کیسی لذت مجھے
اوسی طرح مین نے کیا پھر سوال / دیا اور بھی کی عنایت کمال
مزہ تھا جو کام و دہن کو پسند / زبان مانگنے سے نہوتی تھی بند
نبی نے دیئے آٹھ دانے مجھے / عجب رتبہ بخشا خدا نے مجھے
طبق مین رہا ایک دانہ فقط / کہا مین نے یہ بھی ملے ہر نمط
نبی نے کہا بس نکر اب سوال / بس اتنا ہی کافی ہے ای خوشخصال

رض خواب سے جب ہوئی چشم وا — اوسی وقت میں پیش صادق گیا
لب ماجرا مجھکو آیا لطف — کہ بیٹھے ہوئے ہیں وہ عالی گہر
لیتو ایک خرما کا پیش حضور — وہ دانے کہ جنمیں لطافت کا نور
دسی وضع سے وہ امام عرب — خوشی سے تھے مصروف اکل رطب
ہا میں نے حضرت سے بعد سلام — عطا کیجیے مجکو بھی یا امام
یا شاہ نے ایک دانہ عطا — ملا میرے کام و دہن کو مزا
سوال اور بھی جب بمنت کیا — مجھے اور دانہ عنایت کیا
بدستور تھی یہاں طلب پر طلب — دیے آپنے آٹھ مجکو رطب
بسطر جو مضطر دل و جان ہوا — تو پھر اور دانے کا خواہاں ہوا
ہنسے شاہ مجھ سے کیا یوں کلام — کہ جد میرے محبوب رب انام
زیادہ اگر اس سے کرتے عطا — تو ہمکو بھی ہرگز تامل نہ تھا
جو کچھ خواب میں میں نے دیکھا تھا حال — وہ ظاہر تھا پیش شہ خوش خصال

معجزہ ۸

خبر ایسی میں لوگوں سے ہے یہ خبر — یہ کہتا ہے وہ راوی معتبر
لگے ایک مجمع میں وارد امام — کیا میں نے بھی جا کے اونکو سلام
جو بیٹھا تو حضرت سے پوچھی یہ بات — کہ اے مقتدا شاہ والا صفات
براہیم تھے جو نبی خدا — یہ قرآن میں ہے حال ونکا لکھا
خدا نے دیا اونکو یہ اقتدار — کہ سحر سے طائر کیے زندہ چار
یہ کیسے کہ چاروں کی تھی ایک قسم — دیا مختلف تھے جدا اونکے اسم

کہا شہ نے ہے تجھکو اسکی طلب | کہ آنکھوں سے دیکھے وہ احوال سب
جو حاضر تھے مجلس میں بولے کہ ہاں | تمنا ہے یہ اے امام زمان
پکارے جو سلطان گردون جناب | تو حاضر ہوے چار طائر شتاب
وہ تھے کفتر و زاغ و طاؤس و باز | عیاں ہو گئی قدرت بے نیاز
کہا شاہ نے ذبح انکو کرو | سروں سے جدا انکے جتنی دہر
جدا کرکے جثوں سے پھر بال و پر | کرو گوشت مخلوط باہمدگر
عمل شہ کے کہنے پہ سب نے کیا | تو اوس دم ہوے آپ معجز نما
ہوا زندہ فوراً لیا جسکا نام | زہے معجز شاہ والا مقام
ہوے گرم پرواز چاروں طیور | بڑھا قلب مومن میں ایمان کا نور

معجزہ ۸

خرایج میں ہے قطب نے یوں رقم | فرحناک ہو جسکو لکھ کر قلم
بن شہر آشوب ہے جو فصیح | وہ اس نقل کا ہے مفسر صحیح
کہ تھے ایک دن بیچ مجلس امام | ہزاراں ہزاراں درود و سلام
مسافر کوئی اسہل ابن حسن | ہوا وارد بزم شاہ زمن
دیار خراسان تھا اوسکا مقام | کہا شہ سے اوسنے یہ بعد سلام
کہ اے نور چشم رسالت پناہ | گل باغ اسلام ظل آلہ
عجم میں ہے شیعہ ترے سو ہزار | فزوں لاکھ سے بلکہ انکا شمار
بہت تا بخیر تا چند اے خوش نہاد | کمر باندھ کر کھینچ تیغ جہاد
کہا شہ نے رحمت کرے تجھپہ رب | مگر یہ سخن ہے خلاف ادب

قریب اوس جگہ سے تھا روشن تنور — جہنم کی گرمی کا جسمیں ظہور
کہا شہ نے اوس سے کہ ای نیک کار — بڑا تو ہے مرد عقیدت شعار
ذرا بیٹھ جا کر میان تنور — قیام اسمیں کر صورت کوہ طور
ہوا مضطرب وہ یہ کہنے لگا — عقوبت کے قابل نہیں ہیں شہا
مرے دل کو اس آگ کی کب ہے تاب — تجھے فائدہ کیا جو ہوں میں کباب
یہ کہتا تھا وہ ناگہاں ایک مرد — کہ خاصاں حضرت سے تھا نیک مرد
بڑا دوست حضرت کا ہارون تھا نام — کیا اوسنے حضرت کو آکر سلام
کفت دست میں اوسکے نعلین پا — برہنہ قدم سر بہ اوج سما
لگے کہنے اوس سے امام زمان — کہ نعلین رکھ ہاتھ سے ای جوان
یہ تنور روشن ہے جو روبرو — دلیرانہ آج اسمیں جا بیٹھ تو
نہ پورا ہوا تھا کلام حضور — وہ شیر ژیان تھا میان تنور
امام زمان سہل سے ہم کلام — خراسان کا کہتے تھے قصہ تمام
بیان آپ کا کرتے تھے یوں اوں شاہ — کہ گویا کہ گذرا تھا پیش نگاہ
کہا اوس سے پھر جا تو سوئے تنور — کہ صنع خدا کا ہو تجھ پر ظہور
گیا وہ تو دیکھی عجب صنع حق — کہ تنور آتش تھا گل کا طبق
ہارون تھا تنور میں یوں مکین — کہ ہو جیسے کوئی گلستاں نشین
ہوئی مشتل باغ خلیل — خدا نے دیا اوسکو رتبہ جلیل
ہا نے دی تو آیا نکل — ہوا تھا ذرا بھی نہ اوسکو خلل
نے اسے سہل بن حسن — نظر تو نے کی قدرت ذو المنن

خراسانیوں میں سے ایسا کوئی　　کرے قصد جنگ و وغا کیا کوئی

مرے پاس ہیں پانچ ایسے رفیق　　کہ ہے پایۂ اونکو وفا کا طریق

ارادہ کروں کیا میں اظہار کا　　کہ ہیچ کہاں ایسے انصار کا

کروں قطع کیا ہے رضا راہ ہم　　کہ ہیں از میاں سے آگاہ ہم

معجزہ

پسر سعد کا لیث تھا ایک مرد　　۹　　محب علی و نبی نیک مرد

وہ کرتا ہو اسطرح شیریں مقال　　کہ حج کے لیئے میں گیا ایک سال

ہوا وارد شہر مکہ میں جب　　صد و سیزدہ سال ہجرت تھا

ہوئی خواہش منظر بو قبیس　　قدم میں نے رکھا سر بو قبیس

نظر آگیا اوس جگہ ایک مرد　　کہ اشک اوسکے آنکھوں میں تھے پُر درد

خیال خدا میں وہ تھا حق شناس　　زباں چاشنی گیر شکر و سپاس

جناب خدا میں یہ اوسکی دعا　　کہ انگور کر مجھکو یا رب عطا

نہایت مرا رغبت اوس سے کہیں　　عنایت ہو مجھکو کوئی پیرہن

دعا ہو چکی تھی نہ اوسکی تمام　　کہ جاری ہوا چشمۂ فیض عام

سبد ایک انگور کی تازہ تر　　ہوئی آگے موجود پیش نظر

تنے پیرہن دو بہ رنگ سفید　　ہوئے روشنی بخش چشم امید

وہ انگور اوسدم وہ کھانے لگا　　عنایت کی لذت اوٹھانے لگا

گیا اوس گھڑی میں بھی اوسکے قریب　　کہ ہو مجھکو اوسمیں سے حصہ نصیب

ضروری ہے اسمیں سے حصہ مرا　　دعا تونے کی میں نے آمین کہا

کہا مجھ سے اوس نے کہ کہا محترم یہ نعمت خدا کی ہے ہو گی نہ کم
وہ انگور کھائے جنے میں نے دو در رہا ظرف لیکن بدستور پر
لگا کہنے پھر مجھ سے وہ ارجمند کرے ایک جامہ بھی جو ہو پسند
کہا میں نے درکار مجھکو ہے کیا کہ جامہ ہے میرے بدن میں بنا
کہا مجھ سے منہ پھیر لے اے جوان کہ پہنوں میں یہ رخت صفا تو امان
سخن مختصر اوسنے وہ پیرہن خوشی سے کیئے اپنے زیب بدن
لیا ہاتھ میں جو پرانا تھا رخت چلا اوس جگہ سے وہ فرخندہ بخت
اوتر آیا جب کوہ سے آفتاب تو میں بھی تھا سایہ صفت ہمرکاب
دیا ایک سائل کو رخت کہن کہ عادت ہے نیکوں کی خلق حسن
چلا ایک جانب وہ رفعت پناہ کسی سمت سائل نے لی اپنی راہ
ہوا ساتھ سائل کی تب میں رواں کہا دے نشان کون تھا یہ جوان
وہ بولا کہ آگاہ کیا تو نہیں یہ ہیں جعفر صادق شاہ دین
یہ سنکر میں سن ہو گیا ایک بار یہ چاہا ملیں پھر شہ نامدار
بہت جستجو کی نہ پایا اونھیں مقدر نے مجھ سے چھپایا اونھیں

فصل ہشتم در بعضے معجزات امام انام شافع محشر
ب بخش شمس و قمر حضرت ابوالحسن موسی
ن جعفر صلواۃ اللہ علیہما الی یوم المحشر

رہے موسیٰ کاظم نیک نام ۱ کہ ہیں بعد جعفر وہ سب کے امام
یہ دل سے ہفتم سے ہے باغ باغ کہ ہفتم فلک پہ ہے اپنا دماغ
یہ توصیف موسیٰ سے ہے دل میں نور کہ موسیٰ صفت ہوں سر کوہ طور
امام بحق ہیں ولی خدا ولی خدا ہیں صفی خدا
شفیع جہان ہیں شفیع جہان امام زمان ہیں امام زمان
علی کیطرح خاص قیوم ہیں نبی کی طرح سے وہ معصوم ہیں
کوئی بات حضرت سے پنہاں نہیں نہیں تو فقط سہو و نسیان نہیں
حقیقت سے باطل کو باطل کیا ہدایت سے ایمان کو کامل کیا
شرافت کے افراد میں انتخاب سخاوت کی قربان ہیں شیخ و شاب
رہے قیمتی شاہ خوش انجام کا کیا روشن آئینہ اسلام کا
وہ سرسبز حضرت کا نخل کرم کہ ہیں آشنا جسکے سایہ میں ہم
عداوت وہ آتش کہ دوزخ شرر محبت وہ گلشن کہ جنت ثمر
عدو اونکا مردود ہر دو جہان محبا اونکا مقبول کون و مکان
زمانے کو اوسکی اطاعت ہے فرض یہ طاعت بھی مثل عبادت ہے فرض
بغیر اسکے ایمان کامل نہیں وہ رد ہے جو حلقے میں داخل نہیں
امامت کا جسکو کہ انکار ہے خدائی کا کب اوسکو اقرار ہے
کہاں قدر اللہ و ختم الرسل کہ ناواقف جزو کیا جانے کل
نظر سے جو دروازہ معدوم ہو تو کیا گھر کا احوال معلوم ہو
شریعت کہاں بے امام زمان کہاں نعمت بام بے نردبان

چلے جو خلاف رہ شاہ دین   دو عالم مین اوسکا ٹھکانا نہین
ذرا جسکو الفت ہو اوس شاہ سے   جھگڑ کر وہ لے سب کچھ اللہ سے
سخن مختصر داستان طول ہے   جو مقبول اونکا ہو مقبول ہے
سندلا کہ جا اسکی موجود ہے   جو مردود اونکا ہے مردود ہے
متانت سے دشمن پہ پائے ظفر   سر کفر کاٹا ملا اونکو فر
کیا شمع عرفان سے ظاہر وہ نور   ہوئی ظلمت کفر عالم سے دور
رہ راست کو دکھایا گئے   شریعت کی رونق بڑھایا گئے
شب و روز توضیح احکام شرع   حقیقت مین روشن کیا نام شرع
لگائے چمن تازہ اعجاز کے   شجر بار آور ہوے راز کے
سخن مین لب شاہ ذیشان کہلا   تو قفل در گنج عرفان کھلا
نہ کھولا بجز حکم خالق دہن   نبی کی زبان سے کئے سب سخن
کچھ اپنی طرف سے نہ مطلق کہا   سنا جو خدا سے وہ حق حق کہا
خدا و نبی اونکے خواہان رہے   حدیثون کی جان مغز قرآن رہے
نمازون مین دن رات آٹھون پہر   خدا سے ملاقات آٹھون پہر
قدم سے فقط قائم ارض و سما   کہ بے قطب بیکار ہے آسمان
اگر وکشتی دست موسی مین ہے   کلید جنان دست مولا مین ہے
ہوا پر اگر تھا سلیمان کا تخت   سر عرش ہو شاہ ذی شان کا تخت
نہ تمکین مولا ملے   کہ برق تجلی ہے حق کو پسند
دس جگہ تابرا تو نہین   کبھی طور سنگ تراز و نہین

جو شاہد مولا کی رہبر ہوئے | تو یہ سنت کو شاہی بہتر ہوئے
غضب اونکی رفعت کا پایا ہے | کہ جسکا خدا خود خریدار ہے
جو پانی پہ پڑھے دین علم فتوح | تو ہر قطرہ بنجائے طوفان نوح
کریں دیدہ فیض سے گر نظر | بنیں سنگریزے بھی لعل و گہر
نگاہ غضب ہو تو دریا سراب | کرم ہو تو ذرے بنیں آفتاب
فقیروں کو کھانا کھلایا کئے | مگر آپ فاقہ اوٹھایا کئے
کرے کوئی تعریف حضرت کی کیا | کہ ہیں خوب واقف نبی و خدا
نہیں وصف ذات امام مبین | سنو معجزات امام مبین

معجزہ ۱

لکھوں آج سلطان عالم سے نقل | کہ بنجائے وہ گوہر گوش عقل
حسن ابن عبداللہ نیک نام | گیا پیش کاظم علیہ السلام
جو تسلیم و آداب لایا بجا | طلب معجزہ اوسنے شہ سے کیا
درخت مغیلاں بہت تھا قریب | لگا اوس سے کہنے نبی کا حبیب
کہ جا پاس اوسکے مرا یہ پیام | یہ کہنا بلایا ہے تجھکو امام
کیا اوسنے پیغام جس دم ادا | درخت مغیلاں یکایک چلا
زمیں قطع کرتا ہوا مستدام | ہوا آکے استادہ پیش امام
کہا شہ نے پھر جا تو کی بازگشت | بنا معجزہ سے نئی سرگذشت

معجزہ ۲

علی مغیرہ سے ہے جو مشتہر | اوسی سے خبر ہے یہ اہل خبر

مناں میں تھے کاظم علیہ السلام | گذارا ہوا شاہ کا اک مقام
وہاں ایک زن اور اوسکے پسر | پریشاں و گریاں تھے خستہ جگر
پڑی تھی جو یک گاو مردہ قرین | اوسی کے لئے تھے وہ ماتم نشین
کہا شہ نے زن سے یہہ کیا حال ہے | پریشان کیوں تیرا احوال ہے
وہ بولی کہ میں اور یہہ طفل یتیم | بہت آج رکھتے ہیں حال سقیم
معیشت تھی موقوف اس گاو پہ | گئے دفعتہً یہہ جہاں سے گذر
کہا شہ نے سے تجھکو یہ نظر | کہ زندہ ہو یہہ گاؤ بار دگر
وہ بولے کہ ہاں اس سے بہتر ہو کیا | کہ یہہ منحصر اسپہ میری غذا
پڑھی شاہ والا نے اوس دم نماز | دعا کو کئے دست اقدس دراز
گئے آپ پھر گاو مردہ کے پاس | زہے معجز سرور حق شناس
بہت شاد روح مسیحا ہوئی | کہ وہ گاؤ ٹھوکر سے زندہ ہوئی
وہ مردہ جو تھی گاو جیسے پڑی | پڑی جان اوسمیں ہوئی اوٹھ کھڑی
پکارے وہ زن فخر عالم ہے یہہ | مسیحا ہے یہہ ابن مریم ہے یہہ
بہت اوس جگہ پہ تھا اژدہام | نظر سے ہوئے اوسکے پنہاں امام

معجزہ ۳

روایت یہہ کرتا ہے فضل بن ربیع | کہ معجز نما تھے امام رفیع
کبھی اوسکی کرتا ہوں اب میں بیان | سماعت کے قابل ہے یہہ داستان
تھا تیغ در دست ہارون رشید | ستمگر غضبناک غصہ شدید
میں حاجب تھا اوسکا یہہ مجھ سے کہا | کہ جا ابن عم کو مرے جلد لا

نہ سمجھا جو میں پھر یہہ بولا شقی — مفصل کہوں کیا حجازی دہی
نہ ٹھہرا حجازی پہ بھی اختتام — لیا موسی ابن جعفر کا نام
غرض فہم میں سمجھا کہ آیا غضب — یہہ ہے دشمن شاہ والا نسب
ہوا اوسکو ایمان کا خوف زوال — نہ چھوڑا گیا لیک دنیا کا مال
کہا اوسنے ابا ہیں اونکو ابھی — وہ بولا کہ اک کام ہے اور بھی
بلاکو لی جلاد کو لا ابھی لا — کہ مدنظر ہے سمجھ لی سزا
کیا میں نے حاضر جو فرمان ہوا — روانہ ہوئے شاہ تو میں پشیمان ہوا
وہاں جا کے پوچھی یہہ میں نے خبر — کہ کس جا ہے ابن محمد کا گھر
جو پہنچا در آن پیچھے کریں نشان — تو آیا خرابہ نظر تا کہاں
تھے بیٹھے ستون کی اور جو نگاہ — ملا مجھکو واں اک غلام سیاہ
کہا میں نے کردے خبر اسکی امام — کہ ہوں داخل بارگاہ امام
کہا اوسنے اس در پہ دربان نہیں — تکلف ہے واقف یہہ سلطان نہیں
ہوا داخل تھا نہ پہنچا سلام — تو دیکھا غلام اور اک پیر فام
کہ مستغرق کرتا تھا وہ گوشت پوست — جبین ہے کہ تھی وہ جبین سجدہ دوست
کہ بیا پے سجدہ سے تھا جدا — زہے عابد و ساجد و مقتدا
کہا میں نے حضرت سلام علیک — کلید شفاعت سلام علیک
رشید لعین نے کیا ہے طلب — چلو جلد اے شاہ والا نسب
کہا شہ نے ہارون سے کیا مجھکو کام — مری فکر میں ہے وہ ابن حرام
یہہ کہکر اوٹھے اور چلے پھر کہا — کہ سچ ہے حدیث رسول خدا

اگر شاہ چاہے سے دیکھے فتور
کہا میں نے پھر راہ میں یا امام
خلیفہ بہت آج ہے خشمناک
کہا شہ نے مالک ہے سب کا خدا
دعا شاہ پڑھتے چلے ساتھ ساتھ
غرض پیش ہارون میں چل گیا
تو دیکھا کہ ملعون ہے حیران کھڑا
تھا آدھی تن کے مانند وہ فتنہ گر
جو دیکھا تو شہ سے کیا یہ کلام
کہلا رہا میں کچھ کہا تو نہیں
کہا میں نے ہرگز نہیں کچھ کہا
وہ بولا بہت تو نے اچھا کیا
جو کہتا تھا میں وہ ارادہ نہ تھا
بلایا لعین نے بشوق تمام
اٹھا تھا اونکی تسلیم کو
کہا مرحبا اے محمد شیم
خلافت کے وارث ہو بر حق تمہیں
بٹھا کر سر مسند سروری
سزاوار اورنگ شاہی ہو تم

تقیہ ہے مومن کو اس سے ضرور
عقوبت کے سامان ہیں بیجا تمام
کریگا تمہیں آج بیشک ہلاک
یقین ہے کہ ٹل جاوے میری بلا
رخ و سر پہ پھیرا لگی بار ہاتھ
کہ تھا وسوسہ مجکو ہر دم بنا
یہ اندیشہ درپیش اوسکو بڑا
کہ سب کا کوئی مر گیا ہو پسر
تیا جلد تشریف لائے امام
کہلا اوس پہ یہ ماجرا تو سہی
بھلا مجکو کہنے سے تھا کام کیا
کہ یہ راز اوس پر نہ افشا کیا
کریم تھا وہ غصہ زیادہ نہ تھا
ہوئے داخل قصر ہارون اما
گیا تا در خانہ تعظیم کو
برادر مرے میرے فرزند تم
در گنج رزاق مطلق تمہیں
لگا پھر یہ کہنے ثنا گستری
در گنج علم الٰہی ہو تم

مین خادم ہون آکے شاہ والا نسب — کہو کہ تم آنے کا کیا ہے سبب
کہا شہ نے مانع ہے شوکت تری — محبت سوے مال و دولت تری
نہ مرا غالیہ پھر حضور امام — کیا ریش اقدس کو خوشبو تمام
دیا حکم ہمراہ خلعت بھی ہو — سپے خرچ دہ بدرہ زر بھی ہو
کہا شہ نے درپیش ہے ایک کام — کہ فرزند ہو طالب نیک نام
نہیں عقد کا اوسکو مقدور ہے — مجھے اوسکی تزویج منظور ہے
نہ ہوتا جو یہہ کام لیتا نہ زر — کہ یان زر سے بالکل ہے قطع نظر
اوٹھے قصر سے باہر آئے امام — کیا شکر پروردگار انام
غرض مین نے ہارون سے اوسدم کہا — کہ تھا اے خلیفہ یہہ کیا ماجرا
تجھے قتل پہ پہلے رغبت ہوئی — جو آئے تو ایسی عنایت ہوئی
وہ بولا کرون ماجرا کیا بیان — گیا تو جو پھر امام زمان
نظر آیا مجھکو یہان اک گروہ — نظارے سے اونکے ہوا مین ستوہ
لیئے ہاتھ مین تھے وہ حربی تمام — غضبناک آنکھین کیے سرخ فام
مرے گھر کو آکر احاطہ کیا — برابر برابر احاطہ کیا
خرابی مین سرگرم تھے ہو گئے — تہ قصر جرنیلے فردہ ہو گئے
کہا دور رکھ فکر سلطان عصر — زمین مین سما جائیگا تیرا قصر
کریگا جو احسان تو شاہ سے — تو پھر جائینگے ہم بھی اس راہ سے
ذرا دیکھکر مین یہہ سامان رزم — کہ کچھ بن نہ آئے کیا فسخ عزم
جو کرتا ذرا آنکھین تکلیف دیتے — نگونسار ہوتا نگونسار مین

معجزہ ۴

عمران واقعہ سے یہہ بیان ۔۔۔ کہ تجھے قید مین وہ امام زمان
مسیب متوکل جو حضرت پہ تھا ۔۔۔ بلاکر اوسے آپنے یون کہا
کہ پہنچی ہے نزدیک تیری وفات ۔۔۔ فقط تین دن ہے جہان مین حیات
مدینے کو جانا ہے تجکو ضرور ۔۔۔ وہان سے پھر آنا ہے تجکو ضرور
علی میرا فرزند ہے جو جری ۔۔۔ کرونگا اوسے رخصت آخری
ودایع امامت کی دونگا اوسے ۔۔۔ خزانے خلافت کے دونگا اوسے
مسیب نے کی عرض یا شاہ دین ۔۔۔ کسی طرح یہہ بات ممکن نہین
مقفل ہیں یہ رہا سے زندان تمام ۔۔۔ قمر تم ہو ہالہ نگہبان تمام
مسیب یہ بولے امام مبین ۔۔۔ نہین تجکو قدرت کا شاید یقین
خدا پر نہین ہے تجھے اعتماد ۔۔۔ ہمارا ابھی تجکو ہے نہین اعتقاد
خدا نے یہہ رتبے زیادہ کئے ۔۔۔ در علم ہم پر کشادہ کئے
جہان اوسکی قدرت سے معمور ہے ۔۔۔ مدینہ دکھاوے تو کیا دور ہے
مسیب نے تب شاہ سے یون کہا ۔۔۔ کہ حضرت مرے حق مین کیجے دعا
بھرون بندگی پھر تمھارا امین تمام ۔۔۔ رہون مین وہ ایمان پہ ثابت قدم
مسیب کو دی آپنے یون دعا ۔۔۔ کہا رب تو شہ نے لیا
لگے پھر یہہ کہنے امام انام ۔۔۔ کہ لیتا ہوں اب وہ خدا کا مین نام
جو آصف نے تھا نام خالق لیا ۔۔۔ وہ آصف جو تھا زادہ برخیا
تماشا سلیمان کو دکھلا دیا ۔۔۔ وہین تخت بلقیس پہنچا دیا

[illegible]

ہوئی دیر مطلق نہ نکلا نگاہ | ہوئی دم میں تو وو مدینے کی راہ
یہ کہکر تیرے شاہ صرف دعا | جو دیکھا مصلا تھا خالی پڑا
ہوے شاہ غائب یہ حیران ہوا | تعجب میں آیا پریشان ہوا
پھر اکدم میں آئے امام زمان | پھن لیا مین یہ دستور پھر پریان
سبب نے سجدہ کیا شکر کا | کہ رہتے سے شہ کے مین تہ ہوا
کہا شہ نے اوس سے اوٹھا اپنا سر | میں کہتا ہوں تو یاد رکھ یہ خبر
کہ اب تین دن کا ہوں میں میہمان | یہ دن ان کہاں میں کہاں تو کہاں
یہ سنکر سبب کو آیا نہ صبر | بہے اشک آنکھوں سے مانند ابر
کہا شہ نے روتا ہے کیوں ای جوان | کہ ہے تیسرے امام زمان
علی میرا بیٹا جو ہے نیک نام | وہ تیرا ہے مولا وہ تیرا امام
کریگا وہ حاجت روائی تری | کریگا وہ مشکل کشائی تری

معجزہ ۵

بن شہر آشوب شیرین سخن | روایت میں ہے یوں کہے حرف فن
کہا تھا جن دونوں محمد ہارون رشید | صفا پیشہ تھا ایک مرد سعید
محب علی دوستدار امام | علی ابن صالح تھا اوسکا نام
کوئی جائے آباد تھے طالقان | گھر اوس مرد دیندار کا تھا وہاں
کیا ایک دن اوسکو ہارون یاد | کہا اوس سے یوں ای خجستہ نہاد
سنا ہے ہوا ابر پر تو سوار | کیا ابر نے دوش پر تجھکو بار
ہوا چین سے ابر تیز روان | تجھے واں سے لایا سوے طالقان

اوسے پوچھتا ہوں نہ انکار کر
جو ہو راست مجھ سے وہ اظہار کر

وہ بولا کہ ہاں راست ہے یہ خبر
تری کا مجھے پیش آیا سفر

چلی ایک ایسی ہوائے سیاہ
ہوا میری کشتی کا تختہ تباہ

کہ جو کشتی پہ اسباب تھا بہ گیا
فقط ایک تختہ پہ میں رہ گیا

رہا میں دریا میں دن تین یوں
ہوا سخت پھر دوسرے شاید فردا

کنارے پہ پھر آ لگا ہو گیا
درختے دعا یار و رہو گیا

عجب سبز و دلکش تھی وہ سرزمین
عجیب سبز رنگ بہشت بریں

بہت تھا جو ماندہ میں جنت جنگل
تو خواب آگیا مجھکو نزدیک سحر

سنی تو اس میں اک صدا ہولناک
کہ نزدیک تھا ہوں میں وہاں سے ہلاک

ہوئی جستجو پیر آیا نظر
کہ لڑتے ہیں آپس میں دو جانور

عجب شکل لیکن بہ رنگ قریش
تھی حسن ترکیب دام ہوس

مجھے دیکھ کر وہ بھی حیران ہوئے
ہوا کی طرح سے گریزاں ہوئے

نظر آیا پھر ایک طائر عجیب
کہ تھی مثل سیمرغ شکل مہیب

قریب اوس جگہ سے بہت ایک کوہ
کہ جسکے نظارے سے ہمت ستوہ

اوسی کوہ میں علاوہ کر ایک غار
درگنج اسرار پروردگار

در غار پر جا کے بیٹھا وہ مرغ
کہ تھا فی الحقیقت تماشا وہ مرغ

گیا دیکھنے کو میں اوسکے قریب
کہ آئی نظر مجکو صنع عجیب

مجھے دیکھ کر مرغ تو اڑ گیا
ہوئی غار سے ایک پیدا صدا

پکارا اسراہوں کوئی لیکے نام
کہ ہاں داخل غار ہو شاد کام

ہوا میں جو داخل تو دیکھا یہ حال | کہ ہے ایک مرد فرشتہ خصال۔
سلام اوسکو میں نے کیا اوس مقام | دیا اوسنے مجھکو جواب سلام
جو گذرا تھا مجھ پر عیاں کردیا | مرا حال سارا بیان کر دیا
کہا میں نے کس سے سنی یہ خبر | کہ تنہا تھا میں تو میان سفر
کہا مجھ سے اوس مرد آگاہ نے | خبر دی مجھے میرے اللہ نے
کئے پھر لب پاک صرف دعا | ہوئی آکے موجود تازہ غذا
گرسنہ تھا کھانا کھلایا مجھے | میں پیاسا تھا پانی پلایا مجھے
گئے دور جب میرے رنج و محن | کہا مجھ سے جائیگا سوئے وطن
کہا میں نے مشکل ہے یہ رہبری | کرے کون ایسی مری یاوری
لگا مجھ سے کہنے وہ عالی مقام | کہ یہ رہنمائی ہمارا ہے کام
کئے ہاتھ گردون کے جانب بلند | دعا بھی پڑھے کوئی خاطر پسند
گئے قطعہ ابر باہم ہوئے | در غار پر سب فراہم ہوئے
صدا ابر نے دی یوں بشوق تمام | امام زمان السلام السلام
وہ مرد صفا پیشہ دیکر جواب | یہی پوچھتا تھا بتا ای سحاب
اب اس جا سے ہوگا روانہ کدھر | تجھے حکم حق سے ہے جانا کدھر
بیان حال کرتا تھا بادل تمام | کہ یہ حکم حق ہے مجھے یا امام
ہوا ناگہان اور بادل نمود | کہا السلام ای شہ مسعود
جو پوچھا تو اوسنے کیا یوں بیان | کہ جانا ہے مجھکو سوئے طالقان
مجھے اذن رحمت ہے یا شاہ دین | غضب کا مجھے حکم یزدان نہیں

کہا شہ نے لے ایک امانت مری — کہ تجھ پر بھی ہے فرض اطاعت مری
زمین پر ہوا فرش وہ ابر تر — بٹھایا مجھے ہاتھ کو تھام کر
کیا میں نے اوس دم پہ اوس سے سوال — کہ اے گنج پوشیدۂ ذو الجلال
بتا مجھکو نام و نشان اس گھڑی — یہ پنہاں ہو مجھ پہ عیاں اس گھڑی
کہا اوسنے مجھکو نہیں جانتا — نہیں مجھکو اے شخص پہچانتا
ائمہ سے خالی زمانہ نہیں — وگرنہ نہ ٹھہرے یہ چرخ و زمین
کبھی ہیں یہ پنہاں کبھی آشکار — مگر حسب فرمودۂ کردگار
مرا نام موسیٰ ہے جعفر کا پور — امام جن و انس و وحش و طیور
یہ سنکر مرا شبہہ زائل ہوا — امامت کا دل سے میں قائل ہوا
مجھے ابر لایا سوے طالقان — ملی مجھکو گھر میں پہنچکر امان
رشید لعین نے جو یہ ماجرا — علی ابن صالح سے بالکل سنا
شقاوت کی آتش ہوئی شعلہ خیز — کیا اوسکو ناحق تہ تیغ تیز
خدا اوس ستمگر پہ لعنت کرے — قیامت میں پایندہ آفت کرے

معجزہ ۶

بن بابویہ افضل عالمان — روایت یہ کرتے ہیں تازہ بیان
کہ ہارون کی مجلس میں موسیٰ گئے — طلب سے وہ شاہ والا گئے
ہوا ناگہاں وقت اکل طعام — ہوئی بزم کھانوں سے مملو تمام
مصر ہوکے اوسنے جو شہ سے کہا — ہوئے شاہ غازی شریک غذا
عداوت تھی ہارون کو جو شاہ سے — وہ کافر نہ ڈرتا تھا اللہ سے

ہوا مضحکہ اوسکو مد نظر / کہ خفت اوٹھائیں شہ بحر و بر
مشعبد کوئی حاضر وقت تھا / کیا شعبدہ اوسنے ظاہر بنا
پڑھا جبکہ دست امام زمان / ہوئی گرم پرواز آگے سی نان
ہنسا وہ لعین سیہ رو کے خندہ زن / نہایت ہوئے تنگ شاہ زمن
پڑی تھی وہان پردۂ تازہ رنگ / کبھی اوس مین تصویر شیر و پلنگ
ہوئے لقمۂ غم سے حضرت جو سیر / اشارہ کیا سوے تصویر شیر
کہ لے اس مشعبد کو بے تنگ کو / دم حملہ ہے تیز کر جنگ کو
پڑی جان فی الفور اوسمین جست / مشعبد پہ آیا ہوا تیز دست
پیار رنگ سب کو نظر آگیا / وہ شیر اوس دغا باز کو کھا گیا
ڈرے لوگ ہارون کا کانپا بدن / چھپے خندہ زن جو تھے طعنہ زن
اسیوقت پھر شیر پنہان ہوا / وہ تصویر پردہ مین چسپان ہوا
پھر ہارون نے حضرت سے کی التجا / کہ بے شبہ ہین آپ معجز نما
کرو حکم اب اسکے امام دلیر / کہ رد مشعبد کیے پھر یہ شیر
کہا شہ نے یہ امر ممکن نہین / کہ پھر جاے قہر خدا سے یہین
سنا ہوگا تو نے عصاے کلیم / نہ کرتا تھا پھر رد سحر عظیم

معجزہ

خرایج مین ہے اسطرح سے رقم / ہشام اسکا راوی ہے ابن حکم
کہ جب حضرت جعفر نامدار / جہان سے گئے پیش پروردگار
پسر شہ کا عبد اللہ اوسکا تھا نام / ہوا زعم مین اپنے قائم مقام

کرامت کا دعوی وہ کرنے لگا
یہ بولے برادر نکر یہ خیال
دیا حکم آتش کو روشن کرو
غرض جبکہ آتش ہوئی مشتعل وہ
اگر وا ہے تجھ پر امامت کا راز
کہان تھی اوسے تاب آتش کی تاب
ہوا اپنے دعوے سے وہ منفعل
شہ دین نے اوسدم [illegible]
وہ آتش سر دست گل ہوگئی

بیان کرتے ہین سید مرتضی
روایت یہ داود سے ہے رقم
کہ اک روز مین پیش جعفر گیا
کہا شہ سے ای خضر راہ ہدا
ہوئے تابع غول وہ بت پرست
گرفتار ہین کس بلا مین و سبب
کہا شہ نے سنے مین ہے احتمال
کہا اپنے فرزند موسی سے لو
اوٹھا لاؤ اوٹھ کر مری چوب دست

طلب کر کے اوسکو شہ مقتدا
امامت کا رتبہ ہے امر محال
بنا گل کیلیے سیر گلشن کرو
سرا در سے لپٹے شہ بحر و بر
تو کر ہاتھ کو سوے آتش دراز
اڑا رنگ ظاہر ہوا اضطراب
کیا صاف انکار ہو کر خجل
کیا ہاتھ کو داخل شعلہ زار
کرامت سے خاموش کل ہو گئی

معجزہ ۸

جو ہیں عالم شرع خیر الورا
یہ لکھتا ہے وہ راوی محترم
حضور امام دلاور گیا
کمو حال اعداے آل عبا
رہا یاد اونکو نہ عہد الست
ہوے مورد آتش قہر رب
دکھاتا ہوں میں تجکو آنکھوں سے حال
وہ قلزم قدر والا سے یوں
کہ دیکھے ذرا سیر بہشت

زمین پر لگاؤ اوسے جان من — کہ ہو منکشف قدرت ذو المنن
کرو قدرت حق تعالی عیاں — اچھا یہ ہو حال اعدا عیاں
اوٹھے موسیٰ کاظم نامدار — اوٹھا لائے چوب بستہ ذی وقار
زمین پر لگایا اوسے ایکبار — پھٹی خاک دریا ہوا آشکار
لگائی جو پھر چوب دریا شگاف — پڑا بحر میں آشکارا شگاف
نمایاں ہوا ایک سنگ گران — تحک جسکو کھیلیے پئے امتحان
لگایا جو پتھر پہ پھر ہاتھ صاف — ہوا سنگ میں بھی نمایاں شگاف
کھلا سنگ میں ایک دوزخ کا در — جسے کام اژدر رکھے ہر بشر
گروہ ستمگار دسیں ملکیں — سیہ رو گرفتار اندوہ گیں
مسلسل بطوق سیہ مثل دود — جو شبرنگ چہرہ تو آنکھیں کبود
سوا عدے لیکن گرفتار غم — سزاوار لعنت وہ اہل ستم
زباں سے وہ کہتے تھے یہ بار بار — کرو اے محمدؐ ہمیں رستگار
موکل جو تھے اونپہ بہر عذاب — لگا کر اونھیں گرز آتش شتاب
یہ کہتی تھی خاموش قوم لعین — محمدؐ کبھی تم سے راضی نہیں
کرو اپنے ظلم گذشتہ کو یاد — کہ کیا کیا ہوئے تم سے فسق و فساد
ستم تمنے آل نبی پر کیا — تلف حق زہرا و حیدرؑ کیا
یہ کہتا ہے راوی کہ میں نے کہا — کہ اے موسیٰ کاظم مقتدا
بتاؤ کہ یہ کون ہے قوم سست — گرفتار قہر خدا بد سرشت
کیا شہ نے مجھ سے یہ اوس دم کلام — کہ سن گوش دل سے اب انسب کا نام

کوئی جبت ہے کوئی طاغوت زشت | کوئی انمین ہے لعین بد سرشت
کوئی ابن صخر ان مین مروان کوئی | مخالف کوئی ہے بد ایمان کوئی
امیہ کی اولاد شیطان پرست | نہین ایک بھی انمین یزدان پرست
بہت سے جو ہین اور انکے قرین | یہی ظلم و بدعت مین انکے معین
نہ جائیگا انکا کبھی اضطراب | کریگا خدا انکا افزون عذاب
یہ کہکر ہوا حکم شاہ ہدا | وہ پتھر بدستور ضم ہو گیا

فصل دہم در معجزات امام اتقیا و پیشوائے اصفیا شہید زہر اہل جفا حضرت ابی الحسن ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا

رضا لقب موسی ہین جسکے امام | علیہ التحیہ علیہ السلام
وہی کعبہ اہل اسلام و دین | وہی قبلۂ زمرۂ مومنین
وہی بحر علم و امامت کے ہین | وہی کوہ علم و کرامت کے ہین
سخاوت سے عالم کو گلشن کیا | عبادت سے ایمان کو روشن کیا
دکھائے عجب معجزے دل پسند | کہ دین شریعت ہوا سربلند
محبت نہین جسکو ایمان نہین | محب جو نہین وہ مسلمان نہین
خدا کے وہی عاشق زار ہین | خدا کی خدائی کے مختار ہین
وہ سینہ جو عرفان کا آئینہ ہے | رضائے خدا اوسکا گنجینہ ہے

سخاوت کی آنکھوں میں جب کی نگاہ … گدا تھا اگر ہو گیا بادشاہ
نہ مال و دولت لگا اوسکے ہاتھ … کہ گنج حقیقت لگا اوسکے ہاتھ
نہ تنہا زر و مال و دنیا ملا … فروغ دل و نور حقیقی ملا
رضا کی رضا جس میں شامل نہیں … وہ شئی غیر تحصیل حاصل نہیں
جو تیر یہ جب رضا ہو گئی … تب جرم و عصیان ہوا ہو گئی
خلاف اونکے جو مرد مقہور ہے … خدا کی رضا سے بہت دور ہے
ہوا جو امام زماں کا مطیع … ملی اوسکو عقبی میں قدر رفیع
وہ کامل ہے جو شہ سے بہرہ یاب … کہاں نور مہتاب سے آفتاب
خدا کی طرف سے جہان کے امام … نبی و علی کے وہ قائم مقام
ہوئی دلکشا جب کلید زبان … کھلے سیکڑوں قفل راز نہاں
ملا جبکہ حضرت کا آب وضو … در معرفت کی بڑھی آبرو
رضا کی رضا میں جو محکم ہوا … رضا جو ہے خلاق عالم ہوا
مسیحا کو بھی اس جگہ ناز ہے … کیا حق کو زندہ یہ اعجاز ہے
شریعت کی ایسی ہوئے منتظم … کہ بنیاد بطلان ہوئی منہدم
یہ چمکا دیا وحدت حق کا نور … دوئی ہو گئی سارے عالم سے دور
نبیؐ کی طرح سے وہ مخدوم ہیں … علیؑ کی طرح سے وہ معصوم ہیں
وہ ہیں خاص درگاہ رب رؤف … نہیں جو اتصیت کو مطلق وقوف
برابر برابر ائمہ ہیں کل … ریاض نبی کے یہ تازہ ہیں گل
جسے ایک سے انہیں انکار ہے … وہ ایمان سے غافل ہوا اتنا ہے

زہے حاکم جن وانسان رضا — جہان زیر فرمان سلیمان رضا
گران مایہ وہ شوکت وجاہ ہو — جہان کو وہی اک پر کاہ ہے
کلیم سر طور تسلیم ہے ادب — مسیحا سے بڑھ کر وہ عالی نسب
عجب ہے وہ خاک پاک عرش آستان — شب و روز زائر ملایک جہان
وہ مامن ہے چشم و دل و روح کا — سفینہ وہی حضرت نوح کا
زہے رتبۂ قبر بارگاہ — کہ رفعت میں قندیل عرش اشتباہ
زہے قبہ بارگاہ بلند — ستارے جلاتے ہیں جس پر سپند
قیام فلک کا ہوا اس پر مدار — فلک گرد پھرتے ہیں پروانہ وار
وہ قبہ اگر ہے تو افلاک ہو — منور قمر مہر روشن ہو
منور ہے مرقد خاک در — پئے اہل بینش ہے کحل بصر
وہ خاک شفا ہر مرض کی دوا — وہ اکسیر جس سے بنے کیمیا
رخ دین پر جو غازۂ پاک ہے — وہی خاک ہے وہ وہی خاک ہے
وہاں دل کو دو کر جو خالی کرے — خدا اوسکے رتبے کو عالی کرے
طواف در شاہ عالی جناب — حقیقت میں رکھتا ہے حج کا ثواب
زیارت ہو زائر کو توفیق عظیم — کہ راضی ہمیشہ خدا ہو رحیم
کرے مدح حضرت کی کسکی مجال — کہ کوزہ میں دریا کا آنا محال
خدا ہمکو حضرت کا زائر کرے — نجس خاک کو آب طاہر کرے
بیان ثنا میں ہے قاصر زبان — سنو اب کرامات کا میں بیان

معجزہ

ابو صلت ہروی خوش بیان ۱ یہہ کہتا ہے حال امام زمان
کہ تھا ایک دن میں حضور امام رضا جسکی تابع ہیں عالم تمام
ہوا مجکو حکم امام سعید کہ جا جانب قبر ہارون رشید
وہاں چار جانب سے مٹی اوٹھا مرے پاس آ اور وہ خاک لا
گیا میں بحکم امام ہدا جو تھا حکم مجکو وہ لایا بجا
پس پشت کی خاک کو سونگھہ کر گرا یا زمین پر مجھے دے خبر
یہہ ہو قصد مامون کے بیخبر میری قبر کا قبلہ قبر پدر
مجھے اس مکان میں وہ مدفون کرے مری قبر نزدیک ہارون کرے
نہان ایک سنگ گران ہوگا خاش کہ سارے خراسان کے حجار اتراش
اگر آکے ہونگے سب اک جا نہ جنبش اوسے دے سکینگے ذرا
لگے سونگھنے پھر شہ بحر و بر جو تھی خاک پائین یا بالائے سر
اوسے سونگھہ کر بھی امام زمن پہ بیتو یہ اول ہوئے حرف زن
لگے جانب قبلہ کی خاک کو جو سونگھا تو بولے امام نکو
کہ یہہ خاک ہے جس جگہہ کی تمام کھدے گی مری قبر اوس مقام
تو اوسوقت کرنا یہہ اے کم سخن یہی کہہ گئے ہیں امام زمن
کہ لیجائیں جو قبر کھودنیکے جو اوسی ہفت درجہ زمین میں فرو
مری بات کہدیا اوسے نیک خو لحد اوسمیں دو ذرع یکسیر ہو
اوسے دیگا وسعت خداے کریم بنا دیگا رحمت سے باغ نعیم
یقین کر کہ اوسوقت ہو کے عیان سر قبر سے اک رطوبت وہان

دعا مین بتاتا ہون پڑھنا اوسے ابھی سے سکھاتا ہون پڑھنا اوسے
کہ تا آب جاری ہو اوس نہر مین عیان رحم باری ہو اوس نہر مین
وہ جب جاری ہووے حشمہ ہوگی پر آب عیان ماہی ریزہ ہونگی شتاب
عیان ہونگی مرقد مین جب مچھلیان تو لی تجھکو دیتا ہون اک قرص نان
اوسے ریزہ ریزہ کرنا ہوا مین پھر یہ کہ ہو جائین وہ مچھلیان اوس سے سیر
عیان تجھکو پھر ایک مچھلی سترگ کہ اون مچھلیون سے وہ ہوگی بزرگ
وہ چھوٹی جو ہونگی وہان مچھلیا بڑی اونکو کھا جائیگی نوش جان
تو اوسکو تو رکھ ہاتھ پانی پہ تو عمل میرے کہنے پہ کر نیک خو
دعا مین بتاتا ہون پڑھ وہ شتاب کہ تا قبر سوکھے سما جاوے آب
مگر یہ بھی ہے شرط ای نیک خو یہ اظہار مامون سے کیجیو نہ تو
کیا جیسا جو اوسنے وقت سننے کلام ہوا سب وہ بعد وفات امام
ہوئی گو حقیقت نہ دسشیر یہ حدیث لکھی اس جگہ مختصر یہ حدیث

معجزہ

سلیمان کوئی شخص تھا جعفری ۲ کہ پائی تھی رفعت کی انگشتری
وہ کہتا تھا بیٹھا تھا پاس رضا جناب فضیلت مآب رضا
کسی باغ مین سبکے امام ہمام وہ تھا داخل ملک شاہ انام
ہوئی ایک گنجشک ناگہ عیان گری آکے پیش امام زمان
بہت بیقرار اور بیتاب تھی وہ طائر نہ تھی بلکہ سیماب تھی
لگے پوچھنے مجھسے شاہ زمان کہ کیون نالہ کرتی ہے یہ بے زبان

کہا بیٹے سے واقف ماجرا
خدا مصطفیٰ آل خیر الوریٰ

ہوا حکم اس سے ہی یہ بیقرار
کہ بچھونے کے کھانے کو آیا ہے مار

سو اس گھر میں جا وہاں بچھا ہے وہا
اوٹھا اوسکو کر اسکی دفع بلا

وہ کہتا ہے حسب دم گیا میں وہاں
وہی تھا جو کہتے تھے شاہ زماں

اوٹھا کر عصا میں نے مارا وہ مار
پھری شاد کیجتک آیا قرار

معجزہ ۱۴

محمد بن فضل تھا ہاشمی
وہ مشہور تھا سچا ہاشمی

روایت یہ کرتا ہے وہ خوش نصیب
کہ کاظم کی رحلت ہوئی جب قریب

گیا ایک دن پہلے میں اونکے پاس
نہ تھا شاہ کے سفر سے مطلق ہراس

کہا مجھ سے کل ہے جہاں سے سفر
ہمارا تو اک آخری کام کر

عمامہ سلاح اور نبی کی ردا
کہ میراث میں مجھکو سب ہے ملا

میں دیتا ہوں تجھکو کہ لیجا ابھی
حضور رضا ہے وہ میرا وصی

غرض جب گئے شاہ سوے بقا
رضا کو یہ سب میں نے جا کر دیا

یہی عرض کی جا کے حضرت کے پاس
کہ اے شاہ نجف شریعت شناس

اوٹھے آج کاظم علیہ السلام
خبر ہے شہادت کی عالم میں عام

کسی کو نہیں ہے ابھی یہ خبر
کہ تم ہو وصی شہ بحر و بر

بہت شہر بصرہ میں ہے اختلاف
موافق ہے کوئی تو کوئی خلاف

میں جاتا ہوں بصرے کو اسدم حضور
وصی کو وہ پوچھیں گے مجھ سے ضرور

کمالات حضرت کی پوچھیں گے وہ
براہین امامت کی پوچھیں گے وہ

دلائل جو پوچھیں تو کیا کہوں
کہا شخص نے کافی ہے لیس یہ دلیل
سنے ہیں جو کاظم سے تو نے کلام
جو تفویض کی تھی امانت تجھے
روان ہو تو اے شیعہ بوتراب
کہا سچ لیے کب ہوگئے روز تین
امام زمان سے وہ رخصت ہوا
چلا بصرے میں پہنچا تو دیکھا یہ حال
وصی کو لگے پوچھنے اوس سے سب
کیا اوس نے بیعت سے اونکو امام
رضا آپ بعد سہ روز آئینگے
ہوئی ختم دن کی جو مدت تمام
محمد ابن حسن تھا وہاں
محمد نے سب کو فراہم کیا
ہوئے جمع زیدیہ و جاثلیق
بہم راس جالوت بہر سوال
نہ واقف تھی اس سے مگر سب کے سب
کہ ناگاہ تشریف لائے امام
جو کی گرم مسند پہ جا شاہ نے

جو فرماؤ اے شاہ والا کہوں
جو مجھ سے کہہ گئے ہیں امام جلیل
سمجھے کر گئے ہیں وصی وہ امام
تبرک آئمہ کی پہنچے مجھے
سوئے بصرہ آتا ہوں میں بھی شتاب
ہوا حکم عالی کہ بعد سہ روز
سوئے بصرہ راہی بہ عجلت ہوا
کہ ہوا اختلاف اوس بلد میں کمال
یہ بولا رضا کو وصایت ہے جواب
تبرک مرے ہاتھ پہنچے تمام
جو پوچھو گے اوس سے وہ فرمائینگے
تو بصرے میں تشریف لائے امام
ہوا مسکن شاہ اوسکا مکان
ہر اک قوم کو لا کے باہم کیا
فراہم ہوئی قوم شیعہ الیق
کئی صاحب مذہب اعتزال
محمد نے اونکو کیا کیوں طلب
ہوئی بزم رفعت سے گردون مقام
سلام علیکم کہا شاہ نے

وہ بولے بتاؤ تو ہمکو صفت — کہ جیسے تھے وہ آسمان مرتبت
کہا شہ نے جو ہے سفر تیسرا — خدا اوسمین ہے واصف مصطفا
کہ پیغمبر آئیگے حق شناس — عصاؤ کسا ناقہ ہے اوسکے پاس
بتائیگا امت کو بے خوف وبیم — طریق حق وجادۂ مستقیم
کریگا جو معروف کا حکم عام — تو پھر نہی منکر بھی اوسکا ہی کام
کریگا وہ پیغمبر نیک ذات — حلال اپنی امت پہ سب طیبات
اوسی کے تحت کم سے ہونگے تمام — کرانیارنے ہر خباثت حرام
مگر ساتھ اسکے ہے طرز وفاق — کریگا نہ تکلیف مالا یطاق
یہہ پھر اونسے بولے امام امم — کہ عیسیٰ کی دیتا ہوں تمکو قسم
کہ وہ صفت اس پیغمبر کا اسکی ثنا — کہ جسکا بیان میں نے تمسے کیا
اسیطرح لکھا ہے انجیل میں — کہ ہے فرق کچھ اسکی تفصیل میں
سنا جب یہہ حیران ہوا جاثلیق — کہ سر در گریبان ہوا جاثلیق
کیا اپنے دل میں یہہ اوسنے خیال — کہ انکار اس بات سے کیا مجال
سنا سب نے ہمین اسمین تاویل ہے — یہہ انکار انکار انجیل ہے
نہ کچھ بن پڑی جب کیا یہہ کلام — کہ ہان سچ ہے اے شاہ عالی مقام
مگر وہ نبی خاتم الانبیا — کہ انجیل میں ذکر جسکا ہوا
کہاں اسمین تعیین کا طور ہے — محمد ہے وہ یا کوئی اور ہے
کہا شہ نے تشکیک کرتے ہو کیا — پڑھا ہوگا تمنے سفر دوسرا
وہان بھی تو ہے اس پیغمبر کا ذکر — اشمعہ کا اور اوسکی دختر کا ذکر

چھپاؤ نہ حق کو بتاؤ صحیح | لو راستی سے بحق مسیح
یہ سنکر ہوے پاتگل جاثلیق | نہ انکار کا کوئی سوجھا طریق
یہ سمجھے کہ عالم میں شاہ زمان | سماوی کتابیں ہیں لوک زبان
کیا سب نے حضرت کے پیش نظر | مگر ہمکو اس بات کا ہے خطر
کہیں ہم جو سچ مجمع عام میں | یہ اکراہ لاؤ گے اسلام میں
کہا شاہ نے یہ نہ ہوگا کبھی | نہیں جبر شیوہ ہمارا کبھی
سخن مختصر جب کہ پائے امان | کیا مجمع عام میں یوں بیان
کہ بیشک تھے پیغمبر آخرین | محمد حبیب جہان آفرین
امام بحق جانشین دو ہی | علی ہی علی ہے علی ہے علی
جو دختر ہے اونکی معلا مقام | بلاشبہ ہے فاطمہ اوسکا نام
نواسے ہیں اونکے حسین و حسن | کہ ہے جامۂ نور جنکا بدن
سماوی کتب میں خدا کے جہان | مبشر ہوا اور سوا ایسے خوان
سو پھر راس جالوت شاہ امام | مخاطب ہوئے پھر کیا یوں کلام
کہ تم بھی کہو سچ بحق کلیم | اگر جانتے ہو خدا کو کریم
پڑھی ہے سماوی کتب میں کہیں | پیمبر کے تم نے صفت یا نہیں
کہیں وصف دیکھا ہے تمنے لکھا | پیمبر کا اور اونکی اولاد کا
کہا راس جالوت نے شہ سے یہاں | رقم ہمنے دیکھی ہے یہ داستان
کہا شہ نے مجھ سے سنو یہ مقام | کہ ہی مخزن علم سینہ تمام
زبور خدا کا سفر اولین | کہ ہے ثبت مدح رسول امین

رقم اوسمین تعریف احمد کی ہے — ثنا اہل بیت محمدؐ کی ہے
یہہ کہکر لگے شاہ پڑھنے زبور — فصاحت ہوئی خود فدائے حضور

جو وصف پیغمبر کا آیا مقام — کہا ہے یہہ مدح رسول انام
یہہ آل پیغمبر کا مذکور ہے — یہہ زہرا و شبیر حیدرؑ کا مذکور ہے
کہا راس جالوت نے شک نہیں — یہہ بیشک ہے ذکر رسول امین
ہوا پھر یہہ ارشاد شاہ زمان — کہ توریت کا ہے سفر اب بیان
سفر ایک پڑھنے لگے وہ امام — کہ تھا اوسمین ذکر محمدؐ تمام
تغیر ہوا راس جالوت کو — تحیر ہوا راس جالوت کو
کمال اوس فصاحت سے حیرت ہوئی — نہایت بلاغت سے حیرت ہوئی

جو پہنچے امام فلک احترام — جہان تھا بیان رسول انام
کہا راس جالوت نے برملا — کہ بس ہے یہہ ذکر نبی خدا
یہہ احماد یہہ ایلیا کا ہے ذکر — شبیر و شبر کا اسی جا ہے ذکر
اس احماد سے ہین محمدؐ مراد — حبیب خدا خضر راہ رشاد
علی ایلیا ہین امام زمن — شبیر و شبر ہین حسین و حسن
ہوئے جبکہ پڑھنے سے فارغ امام — کہے راس جالوت نے یہہ کلام
فصاحت اسی کہتے ہین واہ واہ — سماوی کتب ہین مسلم یہہ شاہ

نہ آتا ریاست مین گر کچھ فتور — ہم اسوقت ایمان لاتے ضرور
ہوئے بعد ازان لوگ گرم مقال — کہے لوگ شاہ سے مسئلوں کے سوال
زہے علم سلطان والاخطاب — دیے آپنے سب کو شافی جواب

یہہ عرصہ دم حل مشکل ہوا کہ وقت فریضہ بھی داخل ہوا
پڑھی ظہر کی شاہ دین نے نماز اوا کرکے پھر طاعت سے بے نیاز
کہا ہے مدینے میں جانا مجھے نہ گذریگا لیکن نہ مانا مجھے
نماز سحر پڑھکے آونگا میں جو پوچھوگے مجھ سے بتاونگا میں
یہہ جب کہہ چکے پھر نہ آئے نظر حقیقت میں اعجاز تھا یا سفر
ہوئی صبح پیدا ہوا آفتاب دئے سبکو پھر مسئلو نکے جواب
وہی لوگ تھے اور وہی تھا دیا وہی رونق بزم حضرت امام
اوسی بزم میں ایک ہندیان تھا مرد زمانے کا دیکھے ہوئے گرم و سرد
ہوا درپئے امتحان امام کہ سندی زبان میں کیے کچھ کلام
بیان شہ کو علم رسالت مآب دئے اوسکو سندی زبان میں جواب
مسلمان ہوا مرد نصفت پناہ زبان سے کہا کلمۂ لا اله
کسی سے اشارہ کیا شاہ نے جناب امام فلک جاہ نے
بتائی اوسے راہ اسلام کی سکھائی جو کچھ بات تھی کام کی

معجزہ ۴

خراسان کی تھی ساکنہ ایک زن کہ تھا اون دنون عہد شاہ زمن
سیادت کا کرتی تھی دعوی مدام اوسے کہتے تھے سیدہ سب عوام
جو آگاہ اس سے ہوئے شاہ دین کہا شاہ نے سیدہ وہ نہیں
لیا وانکے حاکم نے اوسکو طلب مگر روبرو تھے امام عرب
جو پوچھا تو دعوی تھا اوسکا دروغ کہیں جھوٹ کو بھی ہوا ہے فروغ

ہوئی خشمگیں وہ زن بے حیا — جناب رضا سے یہ اوسنے کہا
تجھے سیدہ جانتے ہیں یہ سب — تمہارا نہیں ٹھیک لیکن نسب
ہوئے لال غیرت سے شاہ زمان — کہ جب ہیبت باندھی تپے امتحان
بنایا تھا حاکم نے واں ایک گھر — درندوں کا مسکن تھا وہ سربسر
بہت پوزہ کفتار و گرگ و پلنگ — سوا اس سے تھے شیر فولاد جنگ
مقرر یہ تھی لئے تدبیر یاں — کہ مجرم کو کرتا تھا داخل وہاں
کہا شہ نے حاکم سے تب یہ سخن — کہ کرتی ہے دعوا یہ باطل یہ زن
اب اوس گھر کے جانے سے گر رو(ان) — کہ ہو جائے اسکا ابھی امتحان
یہ اولاد زہرا سے ہوگی اگر — نہ کھائینگے اسکو کبھی جانور
وہ بولے یہ حضرت کا سنکر بیان — تمہارا تجھے چاہیے امتحان
جو ایسا سیادت کا جھگڑا ہو دم — تو بیخوف اوس گھر میں رکھو قدم
یہ سنکر اوٹھے شاہ عالی مقام — ڈرے اور مانع ہوئے خاص و عام
کہا شہ سے حاکم نے یہ کیا غرور — ہوا حکم عالی نہیں کچھ قصور
گئے اوس مکاں میں امام زمان — فرحناک سینے ہوئے شادماں
درندوں میں شہ نے کیا جب مقام — ہوئے سب وہ مصروف سجود امام
کیا سب نے ظاہر اطاعت کا رنگ — ہوئے گرد پروانہ شیر و پلنگ
کیا لطف حضرت نے بھی ونکے ساتھ — کہ پھر اگئے پھیر سر اونکے ہاتھ
سراسیمہ حیران ہوئے خاص و عام — نکل آئے اوس گھر سے شادان امام
کہا شاہ نے پھر کہاں ہے وہ زن — کہ بیہودہ کرتی تھی مجھ سے سخن

اب اوس گھر میں جانے جو ہو حوصلہ — نہیں فاطمہ سے اوسے سلسلہ
دل ازبسکہ اوس زن کا پر کینہ تھا — قساوت سے لبریز کین سینہ تھا
ہوئے جلد اوس گھر کے جانب رواں — درندون نے اوسکو کیا نوش جان
ہوا اوسکا کذابہ مشہور نام — کہیں جھوٹ سے بھی نکلتا ہے کام

معجزہ

رقم مرتضیٰ سے روایت ہے یہہ — امام رضا کی حکایت ہے یہہ
کہ اک راوی معتبر صدق کیش — یہہ کہتا ہے آیا سفر مجکو پیش
مرے پاس تھا مال سوداگری — شب و روز تھی خواہش مشتری
مگر اون دنون مین یہہ تھا اتفاقی — کہ تھی دین سے مجکو ناواقفی
خراسان مین پہنچا مین تا شہر مرو — کہ اون روزون آباد تھا شہر مرو
وہین تھے جناب امام رضا — مری جان اونکے قدم پر فدا
کیا مین نے بازار مین جب گذر — غلام سیہ ایک آیا نظر
کیا اوسنے آکر یہہ مجھ سے کلام — کہ مولا کا میرے ہے تجھ سے پیام
مرے ہاتھ تو بیچ بُرد یمن — کہ ہے ایک مومن کو دینا کفن
جواب اوسکو مین نے دیا ای غلام — بتا تو مجھے اپنے مولا کا نام
وہ بولا کہ ہے نام اونکا رضا — امام دو عالم ہے آقا میرا
کہا مین نے تب ای خجستہ خصال — وہ سب بک چکا ہین جو لایا تھا مال
رہی کچھ متاع کہن میرے پاس — نہین کوئی بُرد یمن میرے پاس
مرے پاس سے پھر گیا وہ غلام — کہا حال پیش جناب امام

اوسیوقت پھر آکے مجھ سے کہا
کہ مین واقف حال ہون من وعن
تفاوت نہین تجھسے کہتا ہون فاش
یہہ سنکر مجھے سخت حیرت ہوئی
اگر راست نکلا یہہ قول امام
طلب مین نے جبدم کیا جامہ دان
مجھے یاد آئی یہہ اوسوقت بات
مجھے دی تھی اوسنے وہ برد یمن
اوسے بیچکر لون متاع دگر
غرض میرے دل کی برآئی مراد
کہا مین نے یہہ برد لیجا غلام
نہین مجھکو قیمت کی اوسنے طلب
رضا نے یہہ پھر مجھکو بھیجا پیام
تری نیت خاص ہے گو نجیب
نہین ہے کوئی ہمسے پوشیدہ حال
کہا تھا یہہ اوسنے اسے بیچ کر
وہ نذر [illegible] کی شاہ نے
[illegible] شاہ [illegible]
[illegible] پھر گمان کی طرف

یہہ کہتے ہین تجھ سے امام ہدا
ترے پاس ہے ایک برد یمن
فلان جامہ دان مین اوسی کر تلاش
مرے دلمین اوسدم یہہ نیت ہوئی
تو ہے مذہب وقف مجھ پر حرام
تو وہ برد نکلی ہوا شادمان
کہ تھی ایک دختر مری خوش صفات
کہ رخصت کرون جب مین سوے وطن
لیے دختر نیک خو خوش سیر
امام رضا سے ہوا اعتقاد
یہہ ہدیہ ہے میرا حضور امام
کہ ہون فدوی شاہ والا نسب
کہ ہدیہ کا اس مال مین کیا ہے کام
مگر یہہ تو ہے شبہہ ہے مال غیر
کہ یہہ مال ہے تیری دختر کا مال
جو پھرتا تو لاتا متاع دگر
جو قیمت تھی وہ بھیج دی شاہ نے
زیادہ ہوا میرے دل کو یقین
کہ مائل ہوا امتحان کی طرف

سائل جو موسیٰ سو تھی مجکو یاد / بتائے تھے حضرت نے حد زیاد
کئے ایک کاغذ پہ مین نے رقم / کہ دیکھون مین کتنے ہین شاہ امم
غرض شب گذر کر ہوئی جب سحر / چلا مین سوئے خسرو بحر و بر
در شاہ والا پہ تھا اژدہام / نہ تھا پاؤن رکھنے کا اون جا مقام
دربار کمہ پر ہوا مین مقیم / کچھ امید تھی مجکو کچھ دل مین بیم
ہوا نا بہ حضرت پہنچنا محال / پھر آؤن مین دل مین کیا یہہ خیال
ہوا نا گمان ایک خادم عیان / فرستادۂ خسرو انس و جان
مرا نام لیکر یہہ اوسنے کہا / کہان ہے پسر دختر الیاس کا
کہا مینے مین ہون ادھر آ ادھر / جو کہنا ہو مجھ سے بیان کر خبر
دیا اوسنے قرطاس کا ایک بند / کہ تحریر تھی اوسمین خاطر پسند
کہا لے کہ شہ نے کیا کامیاب / سوالون کے تیرے لکھے سب جواب
لیا مین نے کاغذ پڑہا حرف حرف / مطابق تھے سارے جواب شگرف
سنے تھے نہ حضرت نے میرے سوال / جوابات سارے دئے بے مقال
جو شبہہ تھا مجکو وہ باطل ہوا / کھلا حق مرا دین کامل ہوا
مقدر مرا اسپر ہو گیا / خذف تھا مین مثل گہر ہو گیا

معجزہ

جو بابویہ افسر فوج دین / ۲ یہہ کہتے ہین سنکر جسے ہو یقین
کہ کرتا ہے یون ایک راوی بیان / کہ تھے مرد ہین وہ اماق زمان
طلب کرکے مجکو کیا سرفراز / کیا باب اعجاز یون مجھ پہ باز

که اک واقعی جو یہہ کہتا تھا نام / ہمیشہ سے کوفے میں جسکا قیام
قضا نے کیا اوسکو اسدم ہلاک / اوسی سرزمین میں گرا زیر خاک
تھا اوسکا دگرگون ہے حال / نکیرین آئے ہین بہر سوال
لیا اوسنے نام خدا و رسول / امامت میں سرگشتہ ہی وہ فضول
علی کا دیا تا یہ موسی نشان / ہوئی بعد ازین بند اوسکی زبان
ہے اس بیچ میں حال اوسکا زبون / پڑا گرز آتش ہوا سرنگون
فرشتے یہہ کہتے ہین کرکے عذاب / کہا ہی مردک رشت خانہ خراب
ہوا کس لیے تو ہوا خواہ وقف / بنائی تھی موسی نے کیا راہ وقف
ہوئی وقف سے اوسکی مٹی خراب / رہیگا گرفتار دام عذاب
ہوا اوسپہ نازل خدا کا غضب / گیا حسن اعمال برباد سب
یہہ کہتا ہی راوی نشہ خوش خصال / بیان کرچکے واقعی کا جو حال
تو لکھتے ہین مہ و سال روز وفات / کیے ثبت تا بھول جائے نہ بات
منگائی جو کوفے سے اوسکی خبر / تو سچ تھا کلام شہ بحر و بر
اوسی دن اوسی دم ہوا تھا ہلاک / کیا تھا اوسے کوفہ میں تہ زیر خاک

معجزہ ۵

لکھا ہی یہہ جب امام مبین / ولیعہد مامون رشید لعین
کوئی خارجی تھا یہہ اوسنے کہا / خلافت کا اب مرتبہ کیا رہا
کبھی اپنے یاروں سے اوسنے یہہ بات / کہ جاتا رہا پیش شہ کا ثبات
تو استیں کا رد لیکر نہان / کہ ہے مجھکو قصد امام زمان

کرونگا مین پہلے یہہ اوسسے سوال
خدا نے کیئے تمکو دیتے عطا
جواب اسکا معقول پایا جو جبر
یہہ کہکر گیا خدمت شاہ مین
جو پوچھا تو شہ نے دیا تو جواب
بشرطیکہ یہہ کار دیتے جو شان
وہ کھویا گیا جب سے یہہ تقصیر
کہا لو کرو اب بیان مجھسے صاف
سمجھتے ہو جو بات کو تم تو مرا
گوارہ نہ تھا بات کو پھر کیون کیا
کہا شاہ نے تجھسے سن اب جواب
عبث مجھکو اس بات سے ہی عناد
کہ تھا کسکو مصر کا جو عزیز
مگر وہ سرافراز اہل قبول
کہا خود یہہ اوس سے تجھے کہ امیر
نہین ملک مین یہ خزینے کا بیم
ہوئے تخت فرعون پر کو مکین
اوسی طرح مین بھی ہون اے رسول
نہ کرتا جو یہہ امر مین اختیار

کہ اسکا سبب کیا کہو مجھسے حال
و لیکن ظالم ہوئے کیون بھلا
نہین مین ہون اور وہ شہ عرش سیر
شرف خانہ تھا اللہ مین
بتاتا ہون تجھکو مین راہ صواب
اسے تو ڈبویا ہے چشمہ اے جوان
نکالی چھری تیغ ہیبت کی شاکیر
ہوئے کیون ولیکن اہل خطا
کہ ہو جانشین رسول خدا
طمع نے مگر تمکو دھوکھا دیا
نہ کرتے جو سبھی اپنی مٹی خراب
سنا نہ نہین تجھکو یوسف کا یاد
ہوئے اوسکے نائب وہ صاحب تمیز
نہ تھے پست و زشت ابن رسول
کفایت کرونگا تری دلپذیر
کہ ہر کام مین ہون حفیظ و علیم
بہت مین اوٹکی ذرا شک نہین
مگر تھا نہ مجھکو یہہ عہد قبول
مجھے قتل کرتا وہ بد بخت شعار

مرے دلکو تھا جاہ و حشمت سے صبر ۔ کیا مجھ پہ بے شبہہ مامون جبر

بہ غیبت تھا اقبال یوسف عیان ۔ فقط مجھکو منظور تھا حفظ جان

بڑا فرق ہوا دیکھی کر بیشتر ۔ کہ دشمن خدا کا تھا فرعزیز

بنا پر یہہ اسلام کے ہین مطیع ۔ یہہ باطن نہین گرچہ قدر رفیع

عبث معترض مجھ پہ ہے اخوان ۔ جو انصاف ہو بند کرلے زبان

سنا جب یہہ اوسنے کلام امام ۔ کہا اب نہین مجھکو جائے کلام

نہین تم پہ اب مجھکو باقی عتاب ۔ کہ مجھکو دیا تمنے شافی جواب

یہہ اقرار کرتا ہون اب بین دل ۔ کہ تم ابن احمد ہو مین منفعل

معجزہ ۵

۸ ہوئی قطب سے یہہ روایت رقم ۔ یہہ کہتا ہوا ایک اوسکے محرم

کہ مائل تھا مین بیبیون کیطرف ۔ عبث عمر ہوئی تھی میری تلف

ملے رہ مین اک دن جناب رضا ۔ منازع ہوا مین کہ تابع نہ تھا

مجھے ساتھ لیکر وہ شاہ زمان ۔ ہوئے ایک صحرا کے جانب روان

ہوئی فوج آہو وہان آشکار ۔ کہ دل وحشی شوخی سے تھی بیقرار

ہوا ایک آہو کو حکم امام ۔ کہ نزدیک آیا بحسن تمام

مؤدب جو وہ ایستادہ ہوا ۔ کرم اوسپہ شہ کا زیادہ ہوا

حوالے کیا ایک خادم کو جب ۔ تو تڑپا وہ آہو اوٹھا کر غضب

کہی کان مین اوسکے کچھ شہ نے بات ۔ کہ فوراً ہوا اوسکو حاصل ثبات

کیا مجھسے پھر شاہ نے یہہ کلام ۔ کہ کہو اب ہوئی تجھ پہ حجت تمام

کہا میں نے توبہ مری ہو قبول　　امام زمان تم ہو ابن رسول
کیا شہ نے آہو کو اوس دم رہا　　گیا سوئے صحرا وہ مثل ہوا
پھر آیا وہ لیکن نہایت حزین　　یہ مجھ سے لگے کہنے شاہ دین
کہ اسکو ہے اس بات کا ہی ملال　　یہ کہتا ہے یہ ہرن خوش خصال
تمنا تھی یہ اسے امام ہدا　　مرا گوشت ہوتا تمھاری غذا
کریں ختم انصاف و اہل حیا　　کہ کیا کیا تھے اعجاز شاہ سعید
جو تھے دشمن بادشاہ انام　　خدا اونپہ لعنت کرے صبح و شام
ڈرے کچھ نہ اللہ کے قہر سے　　شہادت ہوئی آپ کی زہر سے

فصل یازدہم در معجزات امام عباد و سید زہاد شافع یوم التناد حضرت ابی جعفر محمد بن علی الجواد صلواۃ اللہ علیہ و آلہ الامجاد

امام تقی جو نویں ہیں امام　　جناب رضا کے وہ قائم مقام
جہاندار عالم ہیں بعد رضا　　مکرم معظم ہیں بعد رضا
جو اونکی امامت کا قائل نہیں　　عبادت سے کچھ اوسکو حاصل نہیں
نہیں اونکی خدمت میں جسکو نیاز　　پڑھی پشت پر قبلہ اوس نے نماز
نہیں ہے جسے حب شاہ انام　　نماز اوسکی باطل ہو روزہ حرام

گو نیرات ہو انسے ایمان نہیں ہے
بلا شبہ ہے کور چشم حسود و
جسے دل نشے ہے حب شاہ زمان
حساب قیامت سے ہے بے خطر
جزا الفت شہ کی یہ پائے گا
شریعت کے مسند کے رونق امام
خدا کا ہے گھر کعبہ و قبلہ جو
جگر گوشۂ خاتم الانبیا
ابو جعفر انکا معلا لقب
تقی اس سے مشہور ہے نام شاہ
جواد اسے زندہ ہوا جیسے جود
وہی خاص درگاہ معبود ہیں
فقط عمدۂ آفرینش ہیں
ہوئی اگر حکم محکم نہیں روح
سپہر شریعت کے وہ مہر ہیں
جو میزان ہو عدل شاہ انام
حیات مطلع ہو گر دون ہو
مثلث نباتات کا بھی ہو ست
نہ پوچھ آب خاک آتش و باد کی

نہ پھیر اُسنے منہ کو کہ فرمان یہہ ہے
یہہ محراب زیبا ہی ہر سجود
اوسی ہاتھ آیا عصاے زمان
نہ میزان کا کھٹکا نہ دوزخ سے ڈر
خدا اوسکو جنت میں لیجائیگا
محمد صلعم کے قائم مقام
محمد صلعم ہیں مقصد نہ مشتق ہیں وہ
دل و دیدہ حضرت مرتضےٰ
تھی متقی شاہ والا نسب
کہ تقوی نے حضرت سے پایا پناہ
طرفدار اقلیم ہر ہست و بود
وہی دونوں عالم سے مقصود تھے
بصیر ایسے نکلے آنکھوں میں بینش نہیں
نہ آئی کبھی چشم آدم میں لوچ
جہان مسند عدل ہی صدر ہیں
تو فاسد ہوں افراد عالم تمام
کبھی مصرع روز موزون نہو
مسدس نہو مشتش ہفت کا دست
رباعی بگڑ جائے اضداد کی

سخاوت سے عالم ہوا کامیاب — کوئی ذرہ کہیں ہو یا آفتاب
عجب دست فیضل پہ احسان ہے — کہ شاداب گلزار رضوان ہوا
سخاوت سے بحر روان ہر سرا — شجاعت سے زہرہ ہے شیر دلکا آب
چلی صورت برق جب حسام — جلی خرمن کفر اعدا تمام
جو حضرت نہوتے خریدار علم — نہوتا کبھی گرم بازار علم
عمل سے ہوا علم کا اعتبار — عمل کا بڑھا علم سے افتخار
حضور محیط سخا و کرم — کہیں ایک قطرہ سے دریا ہے کم
نہ فیض سے گر نہو مستفید — اوڑے خاک دریا میں تو کیا عجیب
نہوتے جو رہبر شہ دین پناہ — تو موسی کو ملتی نہ دریا میں راہ
جو شاہ دو عالم ہوے رہنما — ہوئے بطن ماہی سے یونس رہا
نہ کرتے مدد گر شہ کائنات — نہ پھر نوح طوفان سے پاتے نجات
وہ پاک بیپاس امید ہو — اگر ذرہ آئے تو خورشید ہو
کہیں بیکے دل کا مطلب امیر — خدا نے کیا اونکو روشن ضمیر
زبان کو نہیں احتیاج بیان — کہ پوشیدہ مطلب ہے اونپر عیاں
جو دل میں کسی نے ارادہ کیا — مفصل وہ سب آپنے کہدیا
ازل سے ابد تک جو مشتبہ تھے — وہ اول سے حضرت کو معلوم ہے
وہی حین وہ انسان کے حاجت روا — وہی دونون عالم کے مشکل کشا
خدارس شناسائے شاہ زمان — بھلا معرفت بے تولا کہان
امام ہدا تک رسائی ہوئی — تو گویا خدا تک رسائی ہوئی

جو کوئی امام ہدا سے پھرا   نبی سے پھرا وہ خدا سے پھرا
در حق ہے باب امام ہدا   خدا چاہتا ہے تو اس پر رہ آ
نہو مائل دشمن بد نہاد   کہ اسلام میں تیرے ہوگا فساد
نہیں حد وصف امام اُمم   کروں اس جگہ تجھ سے کچھ رقم

معجزہ

علی ابن حسان سے منقول ہے   اسے گوش دل سے جو مقبول ہے
کہ تھا ایک قریہ میں اکدن مقیم   کسی سے سنی یہ خبر مستقیم
کہ ہے ایک قیدی خرد سے بری   کیا جس نے دعوا ہے پیغمبری
ہوا ہے گرفتار اس جرم پہ   عقوبت سزاوار اس جرم پہ
پھنسا آفت دور ایام سے   اُسے لائے ہیں کشور شام سے
ہوا دیکھنے کا مجھے اشتیاق   جہاں کو تماشا مجھے اشتیاق
گیا واں کر پاسبانوں کے پاس   کہ دیکھوں کہ ہے کون وہ حق شناس
غرض اوس تلک جو رسائی ہوئی   زبان کو سخن آشنائی ہوئی
کیا باعث حبس کا جب سوال   وہ کہنے لگا اسطرح اپنا حال
کہ میں وارد کشور شام تھا   عبادت مرا ورد ہر شام تھا
وہ موضع کہ تھی خاک جسکی شفا   محل سر و سید کربلا
وہاں میں عبادت میں مصروف تھا   شب و روز طاعت میں مصروف تھا
پڑا ناگہاں ایک شخص آشکار   فرشتہ منش خاص پروردگار
کہا مجھ سے اٹھ کر ذرا سیر کر   سکونت گزیں تا کجا سیر کر

میں وضو کرکے ہوا ساتھہ اسکے روان
بس کہ دم میں تھا مسجد کوفہ میں
کہا اوسنے پہچانتا ہے اسے
کہا میں نے واقف ہون اے رہنما
وہ کرنے لگا طاعت بے ریا
تامل جو بعد ایک دم کے کیا
پڑھی اوسنے اور میں نے بھی نماز
سوے پھر وہ ہوئے رہنما
ہوئی دیر کچھ بھی نہ اس کام میں
وہ غائب ہوا میں فقط رہ گیا
جب آیا غرض دوسرا سال حج
وہی شخص ذیقعد میں پیدا ہوا
دکھائے وہی مجکو اوسنے مقام
لگا کہنے مجھسے جب ہوئے جدا
کہ اے شخص تجھکو خدا کی قسم
بحق خداوند ارض و سما
نشان مجھے اپنے آگاہ کر
جھکا یا گریبان میں پہلے تو سر
محمد ہوں میں خوب پہچان لے

فرحناک دل شکر میں تر زبان
گذارا ہوا مسجد کوفہ میں
جگہ کون ہے جانتا ہو اسے
یہہ کوفے کی مسجد ہے عالی بنا
پڑھی میں نے بھی ساتھہ اوسکے نماز
مدینے میں ہیں اور وہ شخص تھا
زیارت سے دونون ہوئے سرفراز
کیا میں نے ساتھہ اوسکے حج بھی ادا
کہ پھر میں جدا تو وہ تھا شام میں
نشان بھی نہ اپنا وہ کچھ کہہ گیا
ہوا اور وہ بازار اعمال حج
وہی مہر تابان ہویدا ہوا
سرانجام پہنچا دیا تا تمام
گرا میں قدم پر یہہ کہکر کہا
خدا کی قسم مصطفی کی قسم
کہ جسنے تجھے کی ہے قدرت عطا
نہ پوشیدہ یہہ راز ہو کر
کہا یہ سخن پھر مجھے دیکھ کر
خدا کا ہوں مطلوب پہچان لے

علی رضا میرے والد کا نام ‌‌ — ‌ علی ابن موسی علیہ السلام
خبر جب یہہ پہونچا ہوئی مشتہر — ہوئی پور عبد الملک کو خبر
گرفتار بھیجا مجھے یہان تلک — مجھے خوف کیا من ہلاک مین ہلاک
یہہ کہتا ہے راوی کہ جب یہ بلا — سنا مین نے اوس سے یہہ سب ماجرا
ترحم مجھے آگیا دی صلاح — دہ کر بات جیسی ہو تجھکو فلاح
سو ہے پور عبد الملک کے روان — بتفصیل لکھکر یہہ سب داستان
بیت آئی شاید کہ صدق مقال — رہا تجھکو کرنے تھے جب یہہ حال
دیا مین نے جب الکے کاغذ قلم — کیا اوسنے سب حال اپنا رقم
یہہ مکتوب لکھکر جو بھیجا شتاب — لکھا پور عبد الملک نے جواب
کہ ہمراہ جسکے ہوا تو روان — دکھائے تھے ایسے ایسے مکان
پھرا ایک ساعت مین وہ جا رسو — ہر شے مین سنکے من کو قید مین تو
رہائی ہی کیا سامنے اوسکے بات — دہی دیگا اس قید سے بھی نجات
تھی رقعہ خط مین لکھکر جو آیا یہہ حال — ہوا مرد قیدی کو صدمہ کمال
مجھے کچھ تاسف ہوا اور جو دیا — دلاسا دیا ہاتھ مین جل لیب
پھر آیا مین اوس دن تو اپنے گھر — گیا دوسرے روز وقت سحر
کہ یہ پیش کرون جا کے یہہ حال کی — خبر لون پسندیدہ افعال کی
عجب مجھکو احوال آیا نظر — کہ سارے نگہبان شکستے تھے سر
پریشان تھے سب در بدر چار سو — اوسے مرد قیدی کی تھی جستجو
کہا مین نے اون سے کہ یہہ کیا ہوا — پراگندہ پھرتے ہو کیون جابجا

کہا یا سبھوں نے حیران ہیں ہم نہیں کیا کہ کیسی پریشان ہیں ہم
وہ قیدی جو تھا گم ہوا رات سے نہیں ہے کچھ اوسکا پتا رات سے
کسی جا سکا تھیں ٹھکانا نہیں زمین آسمان میں ٹھکانا نہیں
یہی باپ زندان بدستور بند نہ رخنہ نہ رشتہ نہ روزن نہ رند
کوئی اشتبہ پا کرامات ہے ہوا خود بخود گم عجب بات ہے
جگہ اوسکو پایں بغیر اسلے کہ جا چرخ پر مثل عیسیٰ ملے
غرض پھر کسیتی نہ پایا اوسے امام زمان نے چھڑایا اوسے

معجزہ ۲

لکھی ہے یہ اخوند صاحب نے نقل کہ تھے صاحب فہم و ادراک و عقل
جلاء العیون اونکی ہے جو کتاب اوسی میں ہے یہ معجزہ انتخاب
کہ تھا ظلم پیشہ جو مامون رشید ہوا اوس سے جسوقت کار پلید
رضا کو کیا زہر دیکر تمام ہوا جانشین معتصم نا تمام
بہت تنگیا سب سبب پر امام بیرا اوسکو کہتی تھی سب خاص و عام
بظاہر یہ تھا اوسکو مدنظر کہ پاک اس خطا سے ہو وہ بدگہر
خراسان سے آیا جو بغداد میں کیا جب اوس شہر آباد میں
امام تقی کو لکھا اوسنے خط کہ آؤ مرے پاس تم بر نمط
چلا نور چشم رسالت پناہ سوئے شہر بغداد روحی فداہ
بہت اون دنوں سن تھا حضرت کا کم کہ گیارہ برس کے تھے وہ محترم
پہنچی تھی نوبت ملاقات کی خدا نے یہ ظاہر کرامات کی

کہ مامون ہوا ظلم بیٹھے سوار
گئی طفل استادہ تھے راہ بین
سواری کی تھے دیکھتے وہ تمام
نظر آئی جب شوکت تا بکار
کھڑے رہ گئے اپنی جا پیر امام
سواری جو مامون کی آئی قریب
جلالت کے آثار آئے نظر
متانت نہایت نظر آ گئی
کہا آپ نے رک کر یہ عثمان
گریزان تھے اور اطفال سب
کہا آپ کچھ نہ تھی راہ تنگ
نہ کچھ جرم میرا نہ میری خطا
نہیں آپ کے مجھ سے یہ اشتباہ
یہ سنکر عجب سخت مامون ہوا
ہوا سبکہ حیران سن کے جمال
بتا نام تو مجھکو عالی مقام
وہ بولا کہ میرا پدر نیک ذات
فرشتہ سا کس صدف کا ہے تو
لب لعل حضرت سے برگو گہر

سنا جب یہ مامون نے حال سب — ہوا اس طرف اوسکا سارا عجب
کیا تھا جو اوسنے رضا کو شہید — ہوا منفعل سنکے نام سعید
بظاہر ستمگر نے بھیجا درود — روانہ ہوا سوئے صحرا حسود
جو صحرا میں پہنچا تو اوسکی نظر — پڑی ناگہاں ایک دراج پر
گیا باز کو اوسکے پیچھے رہا — کہ غائب رہا وہ میان ہوا
ہوا میں بڑی دیر تک گم رہا — طبیعت کو اوسکی تلاطم رہا
پھر آیا جو دست ستمگار میں — تو مچھلی تھی اک اوسکی منقار میں
نہایت تھی کوچک مگر وہ سمک — کہ زندہ گئی دست مامون تلک
اوسے لیکے مٹھی میں خوش خوش بصد — جہاں سے گیا تھا پھر آیا وہیں
پشیمان تھے جو لڑکے سب سہم — رہے ایک حضرت ہی ثابت قدم
کہا اے محمد یہ کیا چیز ہے — بتاؤ اگر تمکو تمیز ہے
نشان اوسکے دیکھے ہو دونوں سا — کہ اسوقت ہے میری مٹھی میں کیا
کہا یوں تب اوس نے الہام سے — کرامت سے تائید علام سے
کہ ہے حق تعالیٰ کی قدرت بڑی — عنایت کی رحمت کی وسعت بڑی
کئے خلق قدرت سے دریا چند — کہ ہوتے ہیں بادل او نہیں سے بلند
وہیں مچھلیاں خورد تہ سے آب — وہ ہوتے ہیں بالا تک سحاب
شکار اونکو کرتے ہیں شہباز — وہ مٹھی میں لیتے ہیں ذی ناز
جلالت میں ہیں برگزیدہ جو لوگ — رسالت کی ہیں پروریدہ جو لوگ
اونہیں ابتدا ماں سے ہے امتیاز — نہیں جانتے ہیں وہ دانائے راز

بعینہ تفرج بقصد شکار
تماشے کو آتا وہ بچے راہ میں
تقی بھی اوسی میں تھے علیہ السلام
تو لی اور لڑکوں نے راہ فرار
کہ شیروں کو کیا بھاگنے سے ہی کام
درخشندہ دیکھا سہیل نجیب
امامت کے انوار آئے نظر
شرافت نجابت نظر آگئی
کہا اے طفل اسکا سبب بیان
رہا تو جو ثابت قدم کیا سبب
کہ کرتا گشادہ اوسی سے رنگ
کہ جسکے سبب تجھسے میں بھاگتا
کسی پر عقوبت کرے سکنا ہ
تعجب جو تھا اوسکو افزوں ہوا
کہا شفقت سے کہ اے خورد سال
کہا تو نے میرا محمد ہے نام
بتا کون ہے اسے خجستہ صفات
گل بخزان کس چمن کا ہے تو
علی ابن موسیٰ ہیں میرے پدر

یہہ اعجاز سنکر وہ حیران ہوا | بالتعجب لعین کا وہ حیران ہوا
کہا حق یہہ ہے ہو خردمند تم | امام رضا کے ہو فرزند تم
اماموں کے فرزند ہیں جو سعید | یہہ اسرار اونسے نہیں ہیں بعید
وہ عالم سبھی ہیں یہہ ابن عجب | کہیں ہیں ستیوں ہین ٹہراتا ہو
یہی مستند نقل با آب و تاب | رقم کی ہے اوسنے بیان کتاب
بعینہ یہی اوسکی تحریر ہے | مگر کچھ عبارت میں تغییر ہے
بھلا دوست کیونکر نہ اچھا کہیں | فضیلت وہ ہے جسکو اعدا کہیں

معجزہ ۳

سنو سامعین ماجرائے عجیب | یہہ لکھتا ہے ریان ابن شبیب
کہ مامون جو مطعون زیادہ ہوا | تو آخر یہہ اوسکا ارادہ ہوا
کہ دختر کو اپنے بصد احترام | کہ تہا ام فضل اوس صبیہ کا نام
امام تقیؑ سے کرے ہم نشست | کہ ہو سلطنت میں ہوا بند و بست
ہوئی جب یہہ عباسیوں کو خبر | بھڑکے آتش بغض سے اہل شر
ہوا یہہ خطر انکو منقوش دل | خلافت نہ ہو اس سمت منتقل
ہوئے جمع نزدیک مامون تمام | کیا ہم زبان ہو کے سب نے کلام
کہ غافل ہوا ہے امیر امم | یہہ کہتے ہیں ہم تجھسے دیکر قسم
ارادہ جو تیرا ہے اچھا نہیں | مناسب یہہ تزویج اصلا نہیں
رضا کا پسر تیری دختر کہاں | یہہ ہے جمع ضدین ہمپر گران
یہہ تزویج ہے بیگمان بے محل | کہیں سلطنت میں نہ آئے خلل

فلک دن نہ غم کا دکھائے کہین
یہہ عزت نہ برباد جائے کہین

کہان وہ ہمارا کہان خاندان
عداوت ہمیشہ سے ہے درمیان

جو حاکم تھے اس عہد سے پیشتر
مٹانے پہ تھے جیسے باندھو کمر

قرابت تجھے اسسے منظور ہے
بہت بات یہہ عقل سے دور ہے

رضا کو جو تو نے کیا تھا امیر
نہ تھی بات وہ بھی ہمین دلپذیر

اجل سے جو اونکو نہ فرصت ہوئی
ہمین اس مہم سے فراغت ہوئی

وہی روز اب بھی تو درپیش ہے
طبیعت نہایت غم اندیش ہے

دل اسبات سے ہو نہ کیونکر فگار
کہ نکلا ہوا پھر کھٹکتا ہے خار

قریبون سے اپنے کوئی مرد نیک
خردمند جو سیکڑون مین ہو ایک

اوسے کر پسندیدہ و اختیار
صبیہ کی دی اوس سے نسبت قرار

رضا کا پسر تو کچھ ایسا نہین
ابو جعفر اتنا تو دانا نہین

کیا سنکے مامون نے اونسے خطاب
کہ انصاف ہے شرط اے شیخ و شاب

رہا تم سے اونسے جو اتنا عناد
کرو غور بھی کون وجہہ فساد

مراتب نہ سمجھے کیا غصب حق
احق مین جو ہے پیش رب الفلق

جو اگلون سے بدعت ہوئی پیش این
ہوا قطع رحم اونسے کچھ شک نہین

مجھے یہہ سعادت جو ہے خضر راہ
خدا سے ہون خواہان امن و پناہ

رضا کو جو مین نے خلیفہ کیا
پشیمان نہین ہون مین اس سے ذرا

مصر تھا رضا سے مین اسبات پر
مجھے عزل اپنا تھا مد نظر

مرے دل کو تھی اونسے تسکین حصول
خلافت نہ کی خود رضا نے قبول

میں دشمن نہ ابن شبیب کا تھا
کیا ہے تقی کو جواب اختیار
کسی ور کو دل کا کب ہے یہ حال
پسندیدہ خصلت حمیدہ شعار
کہا سب نے تیرا ہے دعوی غلط
نہ ہے فہم اسمیں نہ ہے معرفت
توقف ابھی چاہیے چند روز
معلم اگر کوئی دل خواہ ہو
کہا سب سے مامون نے سمجھے ہو کیا
میں تم سب سے عالم ہوں اس باتیں
ابھی آشکارا نہیں تمکو حال
ملا ارث میں علم اجداد کا
غنی علم دین میں ہے یہ نوجوان
اگر کرو ہم بانداز تحقیق ہو
کہا سب نے ہاں سمیں ہیں اچھی ہیں ہم
کسی کو مقرر کریں حسب حال
جو دیوے جواب صواب التمام
رہے امتحان میں یہ عاجز اگر
وہ بولا کہ تمکو دیا اختیار

ہوا وہ لکھا جو مقصود کیا تھا
ہوا مجھ پہ فضل و کمال آشکار
یہ ہے خرد سالی میں صاحب کمال
حقیقت میں ہے نادر روزگار
ترا فہم ہے بیان سراپا غلط
عمل کی نہ ہے علم کی منزلت
کہ تعلیم ہوا دستی خاطر فروز
تو آداب شرعی سے آگاہ ہو
یہ ہے گنج علم رسول خدا
کہ یہ فرد ہے علم و آداب میں
خدا کیطرف سے ہے انکا کمال
خدا نام ہے اسکے استاد کا
اگر ہو نہ باور کرو امتحان
مرے قول کی تمکو تصدیق ہو
ہمیں اذن دے اے امیر امم
کرے تیری مجلس میں اس سے سوال
رہے ہمکو باقی نہ جائے کلام
ارادہ جو تیرا ہے سو توقف کر
غرض آزمائش پہ ٹھہرا مدار

اوٹھی جب کیا سوی قاضی خرام کہ یحییٰ بن اکثم اوسکا تھا نام
کیا اوسکو آمادۂ امتحان کہ پوچھا طرفہ سا جادۂ امتحان
طمع دیکے اوسکو مہیا کیا زر و مال کا اوس سے وعدہ کیا
غرض روز بھی جب مقرر ہوا عیاں اُس دن مہر انور ہوا
کیا گھر میں مامون نے بھی اہتمام کہ مسند بچھائی بترتیب تمام
دھرے لاکے تکیے ادھر اور ادھر ہوئی آکے اوس پہ نقی جلوہ گر
عیاں نور چشم محمد ہوا امام زمان زیب مسند ہوا
ہوئے جمع اکثر صغیر و کبیر برابر برابر صغیر و کبیر
وہ قاضی بھی بیٹھا قریب امام کہ تھا امتحان میں اوسی اہتمام
ہوا آکے مامون بھی مسند نشین بہ نزدیک دست امام مبین
ہوئی مجتمع جبکہ مجلس تمام خلیفہ سے قاضی ہوا ہمکلام
اگر مجھکو حاصل ہو اذن مقال کہوں اس پسر سے میں کچھ بھی سوال
خلیفہ نے ایما کیا اوسکو تب کہ میں کیا اونہیں سے ہو رخصت طلب
نقی سے یہ قاضی نے اوسدم کہا کہ رخصت ہو پوچھوں کوئی مسئلہ
عنایت سے بولے امام زمان کہ جو پوچھنا ہو تجھے پوچھ ہاں
لگا کہنے قاضی یہ گفتا رشید اگر کوئی محرم کرے کشتہ صید
عیاں کیجئے اوسکی کچھ اصل و فرع کہ کیا اوسکے حق میں ہے فرمان شرع
ہوئے شاہ یوں اوس سے گرم مقال کہ کافی نہیں ہے یہ مجمل سوال
ذرا جرم محرم بیاں کر لے تب حرم میں کیا حل میں اوسنے کشتہ صید

یہ مجرم ہو عالم کہ جاہل بتا — یہ عمداً کہ سہواً ہوا اوس سے خطا
وہ مجرم کہ جس سے یہ بیداد ہو — وہ بندہ کسی کا کہ آزاد ہو
وہ بالغ ہو تنہا نہ کر اسمیں دیر — کہ ہو غیر بالغ وہ مرد دلیر
کیا ہو کوئی اور بھی اوسنے صید — وہ پہلے نوبت کی ہو اسمیں قید
وہ وحشی سے ہو یا کہ طائر سے ہو — صغائر سے ہو یا کبائر سے ہو
وہ مجرم کہ جسپر ہو دار و مدار — مصر یا پشیمان ہو کر آشکار
ہو اس بات میں بھی مجھے اب کلام — کہ دن کو کہ شب کو ہوا اوس سے یہ کام
بیان است کر چھوڑ کر راہ کج — کہ محرم بعمرہ ہو وہ یا بہ حج
سنی جبکہ قاضی نے یہ گفتگو — خجالت نے اوسکو کیا زرد رو
بیان میں زبان اوسکی قاصر ہوئی — فرو ماندگی صاف ظاہر ہوئی
یہانتک گرفتار خواری ہوا — کہ جامہ اوسے اپنا بھاری ہوا
رہی اوسکو باقی نہ تاب کلام — ہو خندہ زن اہل مجلس تمام
کہا جبکہ مامون نے شکر خدا — جو کہتا تھا میں صاف ظاہر ہوا
ہوئے سے اقرار کرکے اوسنے نظر — کہا حال تم پر ہوا جلوہ گر
تمھیں اب کہو ہو کے نصفت قرین — کہ ہے رائے صائب مری یا نہیں
مخاطب ہوا پھر یہ سوے امام — ادب سے کہا رو برو شہ امام
پڑھو خطبہ اے شاہ عالی وقار — اگر میری دختر کے ہو خواستگار
امام نقی نے کہا اے امیر — یہ تزویج ہے تجھکو خاطر پذیر
کہا اوسنے ہے اسمیں میری رضا — بلا جبر ہو آزردہ ہو یا خفا

ہوئے یوں امام زماں خطبہ خواں | کہ الحمد للہ رب جہاں
زبانی کو اقرار نعمت کا ہے | تماشا جہاں اوسکی قدرت کا ہے
خدا کا ہمیشہ درود و سلام | محمد پہ جو ہیں رسول انام
انھیں کے لئے قول لولاک ہے | نبی کی جو عترت ہے سب پاک ہے
خدا نے عجب فضل اپنا کیا | معاصی سے ہمکو مبرا کیا
خدا نے میسر کیا ہے حلال | کریں او رہانت بھلا کیوں خیال
خدا کا ہے بندوں پہ لطف عمیم | زہے وسعت فضل رب کریم
کہا پھر کہ میرا محمد ہے نام | رضا کا ہوں بیٹا میں عالی مقام
صبیہ جو مامون کی ہے ام الفضل | رضیہ جو مامون کی ہے ام فضل
رضا سے اوسی کا میں ہوں خواستگار | حضور ہجوم صغار و کبار
وہی مہر زہرا کا جو مہر ہے | بتول معلا کا جو مہر ہے
وہ کل درہم نقد کامل عیار | کہ جو پانچ سو ہیں زر بے شمار
بیان کر خلیفہ کیا تو نے عقد | یہی مہر اتنی ہے دینار نقد
کہا اوسنے میں نے زنی میں دیا | اسی مہر پر عقد اوسکا کیا
کہا تم نے ای شاہ خوش خو قبول | کہا شہ نے بیشک ہے مجھکو قبول
غرض عقد سے جب فراغت ہوئی | تو مامون کی گھر میں مسرت ہوئی
کھڑے تھے جو محفل میں سب حاضرین | ہوئے اپنی اپنی جگہ پر مکین
روایت یہ کرتا ہے راوی بیان | کہ آواز تھی ایک آتی وہاں
ملک تھی وہ آواز یوں وہ مقام | کریں جیسے ملاح باہم کلام

ہوئی کشتی نقرہ بھر زیب بزم / کہ تھا اہل محفل کی زینت کا عزم
عجب کشتی سیم و دولت نشان / کہ ایسی جسمین تھی رکیبیان
پہر از غالیہ کشتی سیم ناب / ہوئی ریش حضار جس سے خضاب
ہوئی خاص اوس سے جو خوشبو تمام / تو پھر عام کو بھی ملا فیض عام
ہوئی شکر دعوت بجا بعد ازان / طعام نفیسہ کا دستار خوان
چہ خرد و بزرگ و چہ خاص و چہ عام / ہوئی سیر ارباب محفل تمام
پراگندہ جس دم وہ صحبت ہوئی / محمد کی مامون سے خلوت ہوئی
رہے لوگ محفل میں کچھ خاص خاص / جنہین کچھ خلیفہ سے تھا اختصاص
کہے سے یا مامون نے اوس دم کہا / رضا ہو تمہارا ہی اگر میں فدا
تو اوس مسئلہ کا کرو کچھ بیان / کہ مشتاق ہیں گوش اہل زمان
بیان تجہ سی جس کے ہو فائدہ / لیے گرسنہ چاہتے مائدہ
در افشان ہوئے یون لب لعل پاک / فصاحت پکارے کہ روحی فداک
اگر محرم ایسے صید کشتہ اگر / یہہ غیر حرم میں ہو واقع مگر
وہ ہو صید بچہ او وہ دل فگار / پرندے سے اور ہیں قتیل الکبار
یہہ کشتہ اوسکا ہی اچو ہو مند / کہ فدیہ میں دی ایک ہی گوسفند
حرم میں اگر اوس سے واقع یہہ ہو / تو دے گوسفند اوسکی بدلے مین دو
ہو ناگہ کوئی محرم متہم / کرے چوجہ کشتہ سوا کے حرم
تو بدلے میں دے کمسن شیر سے / کوئی بزہ چھوٹا سا اوس شیر سے
حرم میں اگر اوسکا اوٹھا ہو ناتھ / تو دے برہ جو جی کی قیمت کو ساتھ

اگر کوئی کشتہ کرے کور حشر
بجائے سپشتر مرغ اشتر بلند
مگر جب حرم مین کرے اسکو صید
یہہ حکم شریعت بجا لائے گا
جو ہو ہدی واجب یا حکام حج
اوا یون شریعت کا قربان کرے
جو احرام عمرہ ہے خاطر نشین
برابر ہیہ جاہل پہ عالم پہ ہے
اگر ہو یہہ عمداً تو ہے روسیاہ
جو آزاد ہو آپ کفارہ دے
اگر ہے یہہ محرم کسی کا غلام
وہ مالک جو بندے کا مختار ہو
جو بالغ ہو یہہ سب کرے اہتمام
پشیمان نہین پائے بند عذاب
بیان کر چکے جب امام زمان
ہوا تازہ مضمون جو خاطر نشین
اسے کہتے ہین راہ ذہن سلیم
نہ گذرے جو دل پر کبھی نہ ملال
مخاطب ہوئے شاہ اوسکی طرف

نہین گاؤ مادہ سے او سکو مفر
تو کفارہ آہو کا ہے گوسفند
نہین ایک کافی کہ دونی ہو قید
مگر ہدی کعبہ مین پہنچائے گا
وہی اوس سے باندھا ہو احرام حج
منا مین اوسے لا کے قربان کرے
تو مکے مین قربان کرے بالیقین
گر نکلے یہہ دونون ہی راہ سے
نہین سہو مین اوسپہ کوئی گناہ
کبھین بوجھہ گردن پہ اپنے لیے
تو آقا پہ واجب ہو یہہ اہتمام
اوسے ہدی دینا سزاوار ہے
نہین غیر بالغ کو کچھہ اس سے کام
مقرر کئے ہے مزوہی عتاب
تو مامون یہہ سنکر ہوا شادمان
کہا آفرین آفرین آفرین
بچائے تمھین چشم بد سے کریم
تو تم بھی اسے کچھہ کرو اب سوال
وہ بولا کہ اے ابن شاہ نجف

جو معلوم ہوگا تو دیگا جواب
کہا شاہ نے تو مجھکو بتلا یہ حال
کہ مرد اول روز وقت پگاہ
نگاہ اوسکی ہوا اوسکی جانب حرام
پھر دن چڑھے تک دگرگون ہو حال
جو وقت زوال آئے پھر نا گہان
مگر وقت پیشین ہو جب جلوہ گر
جو پنہان ہو خورشید گردون حرام
مگر وقت خفتن جو ہو آشکار
جو پھر نصف گذری شب تیرہ فام
سحر ہو نمایان جو بار دگر
بیان گذرا کیا ہو اس زن کا حال
وہ قاضی بہت سنکے حیران ہوا
بن آئی نہ کچھ بھی ہوا خود پرست
کہا کیا کہوں اے امام امم
تمہین وجہ اسکی نمایان کرو
کہے شاہ نے تب یہ اوس سے سخن
کوئی اجنبی مرد وقت پگاہ
نہین شک کہ اوسکی نظر ہو حرام
وگرنہ تمہین سے سنا چاہیے
اگر علم دین مین ہے تجھکو کمال
کرے ایک عورت کی جانب نگاہ
کہ لازم نہین غیر محرم سے کام
کہ ہو جائے اوسپر وہ عورت حلال
حرام اوسپہ ہو جائے زن یکبیان
حلالہ ہوا اوسپر وہ زن بیخطر
وہ عورت ہو پھر اوس پہ حلی یہ حرام
حلالہ ہو حلت یہ ٹھہرے مدار
تھی زن اوسی مرد پہ سو حرام
حلالہ وہ عورت ہو وقت سحر
عیان کرو جو حرام و حلال
سنا جب یہ قصہ پریشان ہوا
پراگندہ باشد و ستار پست
نہین جانتا ہون خدا کی قسم
کرو مسئلہ حل تو احسان کرو
اگر تو نہین جانتا مجھسے سن
کرے فی المثل سوئے عورت نگاہ
زن غیر سے مرد کو کیا ہو کام

پہر دن چڑھے مول لے کر اوسے | حلالہ ہو یہہ زن مقرر اوسے
کرے پھر جو آزاد وقت پسین | حرام اسپہ بھی یہہ حلالہ نہین
کرے عقد ہنگام پیشین اگر | حلالہ ہو اسپر یہہ زن بے خطر
کرے شام کے وقت اگر پھر ظہار | حرام اوسپہ ہے کچھ نہین اختیار
دم عشا اوسکا جو کفارہ دے | حلالہ ہے پھر کام دل وس سے لے
جو دے نصف شب ایک اوسکو طلاق | حرام اوسپہ وہ زن ہے بالاتفاق
کرے صبح کو پھر جو اوس سے رجوع | تو حلت کا ہووے تامل وقوع
بیان کر چکے شاہ جب مسئلہ | ہوے شاد سنکر یہہ سب مسئلہ
عزیزون سے مامون نے ہنسکر کہا | کہ کیون مین نکرتا تھا اسکی ثنا
دیا اسنے اسوقت جیسا جواب | تمہین بھی تھا معلوم ایسا جواب
کہا سب نے ہے کیا کسی کی مجال | جو اسطرح دیتا جواب سوال
تجھے علم کامل تھا اس بات کا | کہ ناظر تھا انکے کمالات کا
کہا سب سے مامون نے سمجھو تو بات | کہ کس قوم سے ہے یہہ عالی صفات
کرامت جلالت سب انپر ہے ختم | فصاحت بلاغت سب انپر ہی ختم
نہین نقص صاحب کمالی مین ہے | بزرگی انہین خورد سالی مین ہے
پیمبر نے جب دعوت آغاز کی | علی نے اعانت خدا ساز کی
فقط دس برس کے تھے شیر خدا | اونھین سے ہے اسلام کی ابتدا
اوسی عمر کے تھے جو اطفال اور | ہوئے اونسے ہرگز نہ وہ جو تھے طور
حسین و حسن تھے بہت خرد سال | تب بھی اونکو سبقت کا آیا خیال

سو دا اوٹھے اونسکے تھے جو صبی
عجب قوم ہے یہ مبارک خصال
برابر ہین سب اونمین خورد و بزرگ
کہلے ہین نہین علم و حکمت کے باب
تفاوت نہ باطن نہ ظاہر مین ہے
یہ مامون نے جس وقت تعریف کی
تہنیت اوس مکان مین جو کامل ہوئی
ہوئی جبکہ روز دوم کی سحر
جو ثقات ارباب فرہنگ تھے
ہوے سب کے تہنیت ایک جا
لیے تین چاندی کے حاضر طبق
غلولے تھے اون پہ چیان سیکڑون
رقم اونمین اقطاع و مال کثیر
معطر وہ تھے زعفران سے تمام
کیے لاکے گرد سر شہ نثار
لئی بدرہ زر تصدق کیے
یہ تقسیم گنجینہ زر ہوا
ملا اہل لشکر کو اتنا صلہ
کمون سے زائل فقیری ہوئی

کب اونسے تھے خواہان بیعت کی
خدا نے دیا اونکو فضل و کمال
بڑے فضل مین علم مین ہین سترگ
نہین ایک سے ایک ہی فیضیاب
جو اول مین ہے فضل آخر مین ہے
جماعت نے تصدیق توصیف کی
تو آخر کو برخاست محفل ہوئی
ہوا جمع مردمان بیشتر
جو عمال و دربان سرہنگ تھے
مبارک مبارک کی ہر سو صدا
کہ جنسے رخ ماہ کا رنگ فق
کہ رقعہ تھے اونمین نہان سیکڑون
جنھین پاکے ہون اہل حاجت امیر
سراسر تھا اونمین بھرا مشک خام
لٹایا تو عالم ہوا مایہ دار
بہت لعل و گوہر تصدق کیے
کہ جو اوس جلسہ تھا تونگر ہوا
کہ باقی رہا پھر نہ کچھ حوصلہ
فقیرون کو حاصل امیری ہوئی

غلولہ کوئی توڑتا تھا اگر
رقم تھے جو اقطاع اونمین تمام
کیا گردش چرخ دوار سے
جو تقسیم سب کو خزانے ہوے
غرض جب تلک زندہ مامون رہا
رہی اوسکو منظور تکریم شاہ
عزیزون مین حضرت کو چیدہ کیا
لکھا ہے مدینہ مین آئے جو شاہ
گیا وقت مامون نے انکو رقعہ
لکھا ہو کے آزردہ یا ہو کہ
کہ مجھکو نظر سے گراتے ہین یہ
عزیزون سے انکو ہے اب التفات
جو لاکر یہ تحریر قاصد نے دی
جواب اوسکو لکھا ہے یہ صاف صاف
مناسب نہین ہے یہ تجھکو گلہ
نہین منع کرتا ہے ہرگز مقام
روایت ہے جب شاہ جن و بشر
تھے احترام خدا داد سے
تشفہ دین کے ہمراہ تھے ام فضل

تو آتا تھا اک بر قمر او سیمیں نظر
ہوئے سب تونگر زہے فیض عام
تو انگر نکلتے تھے دربار سے
بجیں نوبتیں شادیانے ہوئے
شب و روز کی عید شاہ ہدا
رہا صرف توقیر و تعظیم شاہ
نہایت او تھیں برگزیدہ کیا
امام دو عالم شہ دین پناہ
خط شکوہ شاہ عالی مقام
لکھا او سنے شوہر کا پیش پدر
نہیں اپنی خاطر میں لاتے ہیں یہ
نہیں تو جھے ان دنوں میری بات
بقاعدہ دختر کی ناموس کی
کہ رکھا ایسی باتیں مجکو معاف
نہ کرتا کبھی بعد ازیں جو صلہ
حلال خدا کو کرو نہیں حرام
علی ہو چھپر سکے تو نظر
مدینے کو اقلیم بغداد سے
سفر میں ہوا تو آگئے امام

جو تھا شارع باب کوفہ امام
چلے ساکن تہ بہ تعظیم کو
امامت کو حضرت سمجھکر جو جب
قریب آچکا تھا جو وقت نماز
وہاں صحن میں تھا درخت کنار
کیا اُسکی تھا لی میں پہلے وضو
قدم سے وہ ... بعد ہوئی سرفراز
پڑھی اسطرح ... نعت اولین
پڑھی سورۂ الحمد ... با صد خشوع
جو آغاز رکعت ... ہوئی دوسری
ادا کر چکے جب ... لئے قنوت
ہوئی تیسری بھی ... چوتھی رکعت تمام
زباں سے کیا کچھ ... جو ذکر خدا
ہوئے پھر بدستور ... دت گذار
پڑھی تشہد نے تعقیب ... پھر سر بلا
جو مسجد سے نکلے وا ... تعالیٰ وقار
تو دیکھی یہ شان ... خدا کے اجل
جو ہمراہ تھے لوگ ... حیران ہوئے
سمجھ گو ہوئے لوگ خو ... مت تمام

مسافت سے پہونچی بقصد احترام
سمجھکر براہین و نکی تسلیم کو
کسی گھر میں آ ور سہ قریب وہ با
گئے جانب شاہ نہ لے شتاز
ابھی تک نہ لایا تھا وہ نخل بار
ہوئی صرف طاعت شہ نیک خو
پڑھی ساتھ لوگوں کے شہ نے نماز
ثنا خواں ہوئے آسمان و زمین
ادا کی اذان بھی با خشوع
تو الحمد اور قل ہو اللہ پڑھی
جھکے آپ بعد ادائے قنوت
تو پڑھکر تشہد کو پھیر اسلام
اور اٹھے پیر تعقیب شاہ ہدا
پڑھیں رکعتیں نافلہ کی بجا
کیا سجدۂ شکر رب سما
قدم زن ہوئے تا درخت کنار
کہ شیریں تھے بیدانہ تھے اسمیں پھل
کرامت کے جلوے نمایاں ہوئے تو
مدینے میں آئے امام انام

مدینے میں حضرت کی تھی بود و باش
بجز دین و دنیا کی تھی کچھ تلاش

ہوا معتصم صاحب حکم جب
لیا اوس نے بغداد میں پھر طلب

ہوا دو صد و بست و پنجم جو سال
آ کے تھی ساری رونق کیا انتقال

جہاں موسی کاظم نامور
کہ جد آپکے ہیں وہ عالی گہر

تہ خاک مدفون ہیں با صد وقار
وہیں متصل آپکا ہے مزار

یہ کہتا ہے ابو قاسم معتبر
لگی ہاتھ اوس سے ستہ متصل
محمد علی کا خلعت پوست ہے
وہ کہتا ہے جب حضرت ماموں کے ساتھ
سحر جب ہوئی ہو چکی شب تمام
دو ایک کھانا تھی بیٹے جو چار
کیا میں نے لیکن نہ پانی طلب
کہا شہ نے ہے خشک تیری زبان
نظر شاہ نے کی بسوے غلام
ہوا اس گمان سے مجھے اضطرار
طبیعت نے پیدا تلاطم کیا
نہ سمجھا خلق عام امام انام
وہ پانی جو تھوڑا سا پہلے پیا
پیا میں نے پانی جو تھا تشنہ کام

کہ جعفر محمد کا بیٹا جو ہے
علی ہاشمی سب میں مشہور ہے
لگی دولت وصل حضرت کی ہاتھ
میں آیا حضور امام انام
بہت پیاس سے تھا مجھے اضطرار
پڑی مجھ پہ جب چشم شاہ عرب
یہ کی عرض حضرت سے میں نے کہ ہاں
وہ لایا سر دست پانی کا جام
پیا واکہ یہ آب ہو خوشگوار
امام زمان نے تبسم کیا
لیا ہاتھ میں آپ حضرت نے جام
مجھے بعد حضرت نے ساغر دیا
زبان سے کیا شکر خلق انام

جو غلبہ مجھے پیاس کا پھر ہوا — وہی جام لبریز حاضر ہوا
وہی مجکو پیدا ہوا پھر خطر — دیا پانی کے حضرت نے بار دگر
پیا سر دیا پانی ہوا سیر مین — ثنا خوان رہا تشنہ کاما دیر مین

معجزہ ۵

ابو قاسم راوی ہے معتمد — بیان نقل کرتا ہے یہ مستند
امام رضا جب جہان سے گئے — سوے قصر جنت مکان سے گئے
چہار الف درہم کسی کے تھے قرض — ادا جسکے ذمہ مین حضرت کی فرض
کوئی جانتا تھا نہ اوسکے سوا — اگر تھا تو عالم تھا اوسکا خدا
امام تقی نے بلایا اوسے — بٹھا کر قرین یون سنایا اوسے
کہ اوس پچھلے زمانے سے میرے پدر — خدا نے دیا انکو جنت مین گھر
ترا قرض ذمہ مین اونکے جو تھا — نہ گھبرا کہ دونگا مین اوسکو ادا
عبادت پہ اوسدم جو آمادہ تھے — تو شہ رونق افروز سجادہ تھے
مصلے کے نیچے تھا انبار زر — اوٹھا کر دیئے اوسکو دینار زر
گیا دلمین اپنے جو اوسنے حساب — تو ہے معجزات معلا جناب
وہ دینار اوتنے ہی جتنا تھا قرض — ادا کر دیا تھا جو حضرت پہ قرض

معجزہ ۶

یہ داؤد سے معتبر ہے خبر — کہ تھا قاسم جعفری کا پسر
گیا ایک دن مین حضور امام — کہ آنکھین تھین مشتاق نور امام
مرے ہاتھ مین تیرا اوسدم تھی خط — کہ ایسا دمین تھا مشتبہ ہر نمط

کسی خط پہ عنوان نہ مرقوم تھا — کسی جا کے دن کا یہ نہ معلوم تھا
مرے ہاتھ سے خط لیے شاہ نے — نشان اونکے ظاہر کیے شاہ نے
کہا ہے یہ مکتوب ریان کے نام — پتا میں نے پوچھا بتایا مقام
رہے دو جو مکتوب اونکا ہے حال — کیا مجھ پہ ظاہر ہوا خوش کمال
خبر صاف کردی خبر دار تھے — حقیقت میں دانائے اسرار تھے
بیان حال کرتے نہ کیون دلنشین — وہ پڑھ لیتے تھے صاف خط جبین
جواب شہنشاہ ذیشان نہ تھا — کوئی حال پوشیدہ پنہان نہ تھا
وہ خط پڑھ چکے جب شہ بحر و بر — دیے تین سو مجکو دینار زر
کہا ہے وہ میرا جو فرزند عم — اوسے جا کے اسوقت دیدو درم
مگر تو جو زر اوسکو پہنچائے گا — زبان پر یہی بات وہ لائیگا
کہ بتلا کوئی مرد دانش پناہ — جسے مول لینے میں ہو دستگاہ
کہ میرے لیے اب وہ صاحب شعور — خریدے جو چیزیں ہیں مجکو ضرور
غرض لیکیا زر میں اوسکے پاس — اوسے دے بتلائے حق شناس
کہے تھے جو حضرت نے مجھ سے سخن — وہی اوسنے مجھسے کہا من وعن
کوئی شخص اس نے مقرر کیا — جو درکار تھا اوسکو سب دیا

معجزہ

رقم یہ بھی ہے اوس سے ہے خبر — کہ میں تھا روانہ سر رہگذر
شتربان نے مجھسے ملاقات کی — کہا حال پھر یہی بات کی
کہا جاکے کہیو تم حضور امام — کہو میری جانب سے اتنا کلام

بہت ہوں میں تکلیف سے ناصبور
مجھے ساتھ لے کر دین کسی کے ضرور

اوسے ساتھ لایا میں پیش امام
گیا آ کے حضرت کو میں نے سلام

فرمایا مجھے حضرت نے تو پیش رفیق
کہ محفل میں دعوت کا تھا کچھ طریق

نشستند مجھے دستار خوان پر امام
بہت سی جماعت شریک طعام

ہوا تنگ یہہ عرض کا جو قصد
کہ کہنے کا موقع نہ مجھکو ملا

پھرے میری جانب شہ نیک خو
جو کھانے تھے یہہ کھا مرے روبرو

غرض کھا چکے جب امام ہدا
غلاموں میں اپنے کسی سے کہا

کہ حاضر ہو محفل میں جمال ایک
کہ ساتھ اپنے لایا ہے یہہ مرد نیک

اوسے ساتھ رکھہ اپنے شام و سحر
کہ لازم ہے اہل غرض کی خبر

معجزہ ۵

۸ ابو ہاشم مرد شیریں زبان
یہہ کرتا ہے شیریں روایت بیان

کہ ایک دن گئے باغ کو شاہ دین
ہوئی رشک جنت چمن کی زمین

میں ہمراہ تھا شاہ ذیجاہ کے
کہ ہو جیسے ہالہ قرین ماہ کے

یہہ کی عرض میں نے کہ شاہ ہدا
میں اور میرے ماں باپ تم پر فدا

پڑی ہے مجھے ایک عادت عجیب
کہ کھاتا ہوں مٹی میں تیرا نصیب

سو یہہ گل یہہ مائل ہے طینت مری
کہ پھرتی نہیں اس سے نیت مری

مجھے بھی بہت گو کہ اسکا ہے غم
نہیں ترک عادت عداوت سے کم

دعا کیجیے تو یہہ اب پرورش
کہ ہو ترک مجھ سے یہہ گل کی خورش

رہے اوس گھڑی جب امام ہدا
مگر بعد چپکے یہہ مجھ سے کہا

خدا نے تری عرض منظور کی ۔۔۔ تو بھی وہ عادت تری دور کی
وہ مومن یہ کرتا ہے خود اشتکار ۔۔۔ کہ کیا حکم حضرت کا تھا یوں شعار
مجھے اسقدر گل سے نفرت ہوئی ۔۔۔ کہ گر خاک دیکھی کدورت ہوئی
عجب آپکی پرورش ہو گئی ۔۔۔ کہ موقوف گل کی خورش ہو گئی

معجزہ ۹

خریج بیت اسطرح سے رقم ۔۔۔ یہ لکھتا ہے اک راوی محترم
کہ مامون نے لی جب جہنم کی راہ ۔۔۔ ہوا معتصم ملک کا بادشاہ
تقی سے تھی اوسکو عداوت کمال ۔۔۔ کہ آمادہ قتل تھا بدسگال
کئے جمع اکدن ندیم و وزیر ۔۔۔ کلام اوسنے کرنے لگا یوں شریر
تقی پہ ہے منظور مجھکو ستم ۔۔۔ کرو کوئی مکتوب جھوٹا رقم
یہ مضمون ہو اوسمیں کہ ابن رضا ۔۔۔ خلیفہ سے رکھتا ہے قصد دغا
ہوئے وہ جو آمادہ بہتان پہ سبب ۔۔۔ تقی کو کیا معتصم نے طلب
کہا تم بھی رکھتے ہو قصد خروج ۔۔۔ نہیں ناگوارا ہے میرا عروج
کہا تقی نے یہ قصد میرا نہیں ۔۔۔ ہیں اس بات سے واقف اہل خبر
سمجھ لی اسے جانتا ہے خدا ۔۔۔ فقط افترا ہے فقط افترا
وہ بولا یہ دعویٰ نہیں بے گواہ ۔۔۔ کہیں یہاں کئی شخص اسکے گواہ
بلایا اونھیں آئے وہ خود پیت ۔۔۔ مگر بادہ جام بطلان سے مست
وہ جھوٹا جو نامہ لکھا تھا رقم ۔۔۔ کیا پیش ایسا امام امم
کہا افترا کا نہیں اسمیں نام ۔۔۔ ہمیں ہو سکے ہیں تمہارے غلام

ہوئے شاہد بی دنکے بستان سنگ — ہوا خشم سے لال چہرہ کا رنگ
لکھا ہے کہ تھا معتصم تنگ میں — عمارات عالی میں اوسدم مکین
دعا میں اوٹھے جبکہ دست امام — لرزنے لگی وہ عمارت تمام
ستونوں کی ایسی تھی تحریک سخت — ہلے جیسے صرصر میں کوئی درخت
ہر دیوار تھی موج بحر روان — تو گرداب دریا تھا سارا مکان
قدم جسنے آگے دھرا پھر پڑا — ہوا اپنی جگہ سے اوٹھا گر پڑا
نظر آیا جب معتصم کو یہ حال — ڈرا قہر حق سے وہ شیطان خصال
کہا شہ سے توبہ ہو حضرت قبول — کہ مشہور ہے رحم آل رسول
رہے خلق سلطان عالی مقام — کہ صرف دعا میں ہوئے وہ امام
کہا حق سے یا حی رب قدیر — نہیں قابل رحم گو ہے شریر
مگر رحم کر زلزلہ دور ہو — کسی طرح سے یہ بلا دور ہو
دعا بھی ہوئی تھی نہ شہ کی تمام — نہ آوس زلزلہ کا رہا گھر میں نام
بچے قہر سے کچھ دنوں اہل دیر — بلا آچکی تھی یہ گذری بخیر

معجزہ ۱۰

خرائج میں یوں قطب نے ہے لکھا — کہ تھے زیب تکیہ امام رہنما
یہ کہتا ہے راوی کہ میں ایکدن — گیا پیش سلطان انسان و جن
مگر دونوں آنکھوں سے معذور تھا — فقط دل میں ایمان کا نور تھا
کہا شہ سے میں نے کہ شاہ زمان — میں ہوتا ہوں یثرب کو اسدم روان
اگر خط لکھوا اپنے فرزند کو — میں پہنچا دوں حضرت کے دلبند کو

ہوئے شاد و شاداں لکھا خط تھا
عنایت مجھے وہ خزینہ کیا
در شاہ والا پہ حاضر ہوا
صدا دی کہ لایا ہوں مکتوب شاہ
ہوا در سے خادم نمایاں شتاب
لئے کو وکہ صاحب عہد کو
ہوا جب میں پہلے ہی سے دن
نہ تھے صاحب چشم گویا تھی
کہا اپنے خادم سے کر نامہ وا
کیا وا جو خادم نے نامہ امام
توجہ کیا پھر سے مجھ سے کہا
کہا میں نے اسے نور چشم امام
کیا مجھ سے پھر بلند اپنا ہاتھ
ملا میری آنکھوں پہ جب سے پلک
عجب دست الطاف مولا پھرا

ملا مجھ سے بھی آ کے اختصاص
گذر میں نے سوئے مدینہ کیا
ملا مرتبہ حج کا نہ اثر ہوا
سوئے حجت اللہ وحی الہ
عیاں جیسے روزن سے ہو آفتاب
جناب رضا کے ولیعہد کو
دیا پھر وہ مکتوب شاہ دہر
سخن نہ ہوئے مشغل نہیں لکھی
پڑھوں شکل قرآن خط دلکشا
پڑھا شاہزادے نے نامہ تمام
کہ احوال ہے تیری آنکھوں کا کیا
نہیں نور کا میری آنکھوں میں نام
کرم مہربانی عنایت کی ساتھ
ہوئیں مہر و مہ کیطرح تابناک
گیا تھا وہاں کور بینا پھرا

فصل دوازدہم در معجزات نونہال حدیقۂ مصطفوی و گل سادات گلستان ہمیشہ بہار مرتضوی حضرت امام علی النقی علیہ الصلواۃ والسلام

علی نقی صاحب عز و شان
خدا کے پیمبر کے مقبول ہیں
بشر کے لیے اونسے بیعت ہو فرض
اطاعت ہیں ہو کیوں نہ عالم تمام
شجاع و جری ہیں وہ حیدر کی طرح
جو اونسے پھرا مصطفےٰ سے پھرا
جو اونسے ملا مصطفےٰ سے ملا
جسے اونسے اخلاص حاصل ہوا
عیاں اوس پہ راز خفی و جلی
فروغ بدن مہر نصف النہار
فصیحان عالم سے فائق ہیں وہ
سخن وہ ادا ہیں مصطفےٰ نے کہا
ہمیشہ دکھائی حقیقت کی راہ
شرافت کے دریا ہیں یکتا گہر
بلاغت سے اونکی بلاغت ہوئی
چمن علم کا تازہ اونسے ہوا
وہی یوسف مصر حسن و جمال
وہی موسی طور توحید رب
وہی حامی دین خیر الوریٰ

کہ جنکے لیے ہیں زمین آسمان
نبی کے حدیقہ ہیں وہ پھول ہیں
ملا آپ کو اونکی اطاعت ہو فرض
کہ سارے زمانے کے ہیں وہ امام
کریم و سخی ہیں پیمبر کی طرح
نبی سے پھرا جو خدا سے پھرا
نبی سے ملا جو خدا سے ملا
نصیب اوسکو ایمان کامل ہوا
سب اونمیں کمال نبی و علی
رخ آئینہ قدرت کردگار
حقیقت میں قرآن ناطق ہیں وہ
کہا ہیں وہی جو خدا نے کہا
جہان کو بتائی ہدایت کی راہ
نجابت کے گردون پہ ہیں روشن قمر
فصاحت سے اونکی فصاحت ہوئی
فصاحت کا آوازہ اونسے ہوا
وہی یونس بحر فضل و کمال
وہی عیسی چرخ علم و ادب
وہی شافع محشر ہیں خدا

وہی نونہال ریاض بتول وہی مخزن گنج علم رسول
نہوتے اگر وہ امام زمان تو قائم نہ رہتے یہہ ہفت آسمان
انھین کا بنا پہلی خلقت سی نور انھین کے سبب سے جہان کا ظہور
وہی جالس مسند سروری وہی وارث علم پیغمبری
پیمبر کو جسنے معظم کیا اوسی نے انھین فخر عالم کیا
یہی پیشوا ہین یہی پیشوا یہی مقتدا ہین یہی مقتدا
وہ مومن ہی جو تابع شاہ ہو کہ جنکے ملنے کی یہہ راہ ہی
انھین جان حق ہی جو ایمان پاک خلاف انکے جو ہو وہ پامال اسلاک
انھین سے تو رونق ہی اسلام کی دو عالم مین ہی دھوم اس نام کی
کرون معجزے کچھہ رقم اس جگہہ کہ ہین اہل ایمان بہم اس جگہہ

معجزہ ۱

کلینی سے مرقوم ہے یہہ خبر زمانے کو معلوم ہو یہہ خبر
وہ صالح جو تھا صالح ابن سعید روایت کا راوی ہو اہی اہل دید
کیا ہی بیان اوسنے اس طور سے نظارہ کرو دیدہ غور سے
گئے جس گھڑی سامرہ مین امام تو مین بھی گیا پیش شاہ انام
یہہ کی عرض مین نے کہ ای شاہ دین ہوئے ایسے درپی تمھارے لعین
کہ آخر یہان شہ کا آنا ہوا عجب ناموافق زمانہ ہوا
بھلا کب جگہہ تمکو شایان ہی یہہ محل نزول گدایان ہی یہہ
فرو ہیان مایہ و بے نشان سکونت پذیرا کے ہوتی یہان

ہوئے اسکے دریے سب اہل تنور
کمیں کر پیر کنشت را ہو
لگے کہنے تجھ سے امام زمان
گماں ہے یہ سمجھو کہ یہ جا ہے تنگ
خدا نے دو بخشی ہے رفعت بہو
عطا کیا ہے جو ہمسکو حشم
اوٹھا تا گماں دست شاہ ویدا
نظر کی تو دیکھا عجب برگ و ساز
ہزاروں گلستان نظر آگئے
ریاحین آثار سے انتہا
لیں نخل شاداب آراستہ
وہ نہریں کہ جن میں خدائی کا نور
یہ ساماں دیکھا تو حیرت ہوا
کہا شاہ نے کرندا اسکا عجب
بھلا دیکھ تو کون ساماں نہیں
جسے آج ہم ہی ہے بچہ و منزلت
غرض پھر تو یع امام زمین
دیکھا بہشت بیں شاہ نے
لب تبسم سے جب ہوا اتنا کہ

معجزہ

۲ وہ سید جو تھے ابن طاؤس نام / روایت یہ کرتے ہیں عالی مقام

کہ اوس عہد کا تھا جو حاکم لعین / ہمیشہ رہا درپئے شاہ دین

زیادہ کرو گر توکل پہ سیم / تو ظاہر ہو نام خبیث رجیم

ہوا اوس لعین کو یہ مد نظر / کہ ہو ہتک سلطان عالی گہر

کیا فتح خاقان کو اوسنے وزیر / کہ ہو ملک بحر و بر رونق پذیر

غرض اوسکا رتبہ بڑھانے لگا / امام زمان کو گھٹانے لگا

یہ در پردہ تھا اوسکو خاطر نشین / گرین مرتبے سے امام مبین

مگر فہم اتنا بھی اوسکو نہ تھا / کرے کیا جسے مرتبہ دے خدا

بھلا کسطرح سے وہ ہو پائمال / سر افراز جسکو کرے ذوالجلال

ہوا ایک دن وہ ستمگر سوار / دم گرمی مہر نصف النہار

دیا فتح خاقان کو رتبہ بلند / کیا ساتھ اپنے سوار سمند

کیا بند یہ چشم انصاف کو / دیا حکم اعیان و اشراف کو

سواری بھی ہمراہ اپنے نہ لین / سواری میں ہمراہ پیدل چلین

کسی سے نہ کچھ بن پڑی کوئی بات / چلے صاحب علم والا صفات

رئیسان نادیدہ روئے جفا / امیران اندوہ نا آشنا

کیا تنگ ہوکر پیادہ چلے / سواری میں جبراً پیادہ چلے

علی نقی شاہ عرش آستان / اونھین میں ہر دو تین پیادہ روان

زراقہ جو تھا حاجب دربان / وہ کرتا ہے اب اسطرح سے بیان

۲۸

کہ چھپ جائے بالکل امامت کا نور
کمال امام آشکارا ہو
کہ واقف نہیں تو ابھی ہو جوان
ہمارے لیے ہے وہ عار و ننگ
کہ تنگی میں بھی ہو فراغت ہمین
کوئی ایسی باتوں سے ہوتا ہی کم
اشارہ دیا ایک جانب کیا
کھلا جسپہ یہ قفل در قصر راز
نئے قصر و ایوان نظر آگئے
خیابان چمن زار بے انتہا
کہیں قصر رنگین تھے پیراستہ
کہیں حور و غلمان کا نور و ظہور
بہت مثل سنبل پریشان ہوا
جہان ہم ہیں یہ ساز و سامان
جگہ اپنی جانے گدایان نہیں
قدم تیرے زمین پہ فلک مرتبت
کئے حاکم عہد نے لاکھ جتن
رکھا اوسکو محفوظ اللہ نے
ہوا تیغ نفرین سے کافر ہلاک

کہ اوس بے ادب سے حضرت کو تھا سخت رنج
سپہر امامت کو تھا سخت رنج

پیادہ ہو روان اور غرق عرق
عیان شمع کے طور غرق عرق

کہا میں نے حضرت بخور ہا ہے
زیادہ نہ تکلیف فرمائیے

سخن کو ہوئے یون لب لعل شاہ
کہ مجبور ہون میں خدا ہے گواہ

اگر اس جماعت میں آتا نہ میں
امان اسکے ہاتھون سے پاتا نہیں

نہیں یہ رعایت جو ساماں ہے یہ
فقط میری خفت کا خواہان ہے یہ

پر اتنا نہیں جانتا بے ادب
کہ ایذا میرے جسم کی ہے غضب

حضور خداوند لوح و قلم
نہیں ہے یہ صالح کے ناقے سے کم

تردد یہ کرتا ہے اس کا کلام
سنے میں نے جب یہ کلام امام

نہایت طبیعت کو گذرا ملال
دگرگون ہوا میرا اس سے حال

سوار ہو کے گھر کو پھر آیا میں جب
فروزان تھا سینے میں داغ تعب

معلم جو تھا میرے اطفال کا
نہان دوست تھا حیدر آل کا

کہے میں نے اوس سے مفصل بیان
کلام امام فلک آستان

وہ کہنے لگا مجھ سے دیکر قسم
کہ سچ ہو یہ تھا قول شاہ امم

صداقت ہے میں نے قسم یاد کی
عیان مجھ سے اوس نے یہ روداد کی

کہیں ہو چکا سارا قصہ تمام
نہیں ہے اب اس سلطنت کو قیام

قضا آچکی حاکم کے حال کی
حفاظت کر اپنے زر و مال کی

فقط زیست حاکم کی ہے تین روز
جلائیگی گھر آتش خانہ سوز

کہا میں نے اوس سے بھلا کیا سبب
بیان کر مفصل مجھے اسکا سبب

وہ بولا کہ ہے شکر صانع جہان
کیا جن بعضوں سے تنہا گروہ
کہ بالک ہیں طفل و جوان و مسن
ہوے تیغ عدوان میں جو بالکل ہلاک
سنا جب متوکل نے ہیں یہ مقال
یہاں تک مصیبت پہ ڈالا اوسے
مگر وہ متوکل جو باہر ہوا
کہ شاید پھر اوسکا حکم ابتر ہو
رہو تینوں اسی طرح سے بے خبر
پراگندہ اپنا خزانہ کیا
رہا تین دن تک یہی انتشار
غرض تیسرا دن جو پیدا ہوا
کہ فرزند حاکم کی نیت پھری
غلامان و اتراک باہم گئے
ہوا داخل [illegible]
کیا پہلے حاکم کا ٹکڑے بدن
کیا قتل حاکم کو پھر [illegible]
سنا تھا جو کل اوس سے سابق ہوا
ہوا آنکھوں سے دیکھا یہ سارا فساد

یہ کہتا ہے قرآن میں رب جہان
یہ مذکور ہے اونکی مذمت میں ہے
تمتع گھروں میں ہے اب تین دن
قضا نے کیا اونکو پیوند خاک
ہوا ناگوار اسے ظاہر کمال
کہ دشنام دیکر نکالا اوسے
یہ اندیشہ مجھکو سرایت ہوا
بیان جو کیا ہے کہ وہ راست ہو
ہوا وہ کوئی مجھکو پہنچے ضرر
حفاظت کی سوجھی ٹھکانا کیا
کہ ہوتا ہے کیا دور لیل و نہار
عجب شور محشر سے پیدا ہوا
ہوئی حرص دولت طبیعت کو [illegible]
سپاہی کو لا وہ فراہم کئے
[illegible] سر بیچ [illegible]
پشیمان ہوئے [illegible]
بدن سے لیا سر جدا [illegible]
متوکل کا کہنا مطابق ہوا
امامت کا مجھکو ہوا اعتقاد

ہوا آکے حاضر مین پیش امام | معلم کا کہنا کہا بالتمام
ہوا حکم عالی کہ شک اسمین کیا | معلم نے جو کچھ کہا سچ کہا
ہوا ہے جو یہہ سانحہ جلوہ گر | کیا میرے نفرین نے ظاہر اثر
خدا نے دعا کی مری مستجاب | ہوا وہ لعین پاے بند عذاب

معجزہ ۳

سنو فضل سے نقل یہہ معتبر | کہ ہے احمد کاتب اوسکا پدر
کہ اکدن مین وقت طلوع سحر | ہوا اوج خورشید جب جلوہ گر
گیا بزم حاکم مین معشر کے ساتھ | اوٹھا پھر بتسلیم معشر کا ہاتھ
سر کرسی زر تھا حاکم مکین | ولیکن غضبناک عین بر جبین
غضب خشم سے تھا جو مغرور مست | دیا اوسنے اوسکو نہ حکم نشست
کھڑا رہگیا معشر نیک نام | پس پشت معشر تھا میرا مقام
عجب حال اوسوقت آیا نظر | کلام ترش مشورہ ہمدگر
کہ تھا فتح خاقان جو اوسکا وزیر | خفا ہوکے کہتا تھا اوس سے شریر
کہ وہ مرد کرتا ہے دعوی دروغ | مٹاتا ہے ہر وقت میرا فروغ
کرونگا نہ جبتک اوسے زیر تیغ | گراونگا جبتک نہ خون بیدریغ
جدا کرکے تیغون سے اعضاے تن | نہ جبتک جلاونگا اوسکا بدن
اسیطرح پہنچیگا اوس سے گزند | نہ رخنہ مرے ملک کا ہوگا بند
وزیر اوسکو کرتا تھا چندے نرم | مگر اور ہوتا تھا مردود گرم
بخشم اسدرجہ انجام کار | کہ بلواے ترکی غلام اوسنے چار

دیا حکم ہر ایک کو دیکھے تیغ — رواں خون ناحق کرو بیدریغ
جب آئیں علی نقی نیک خو — کرو قتل اونکو مرے روبرو
خفا ہو کے سرہنگ سے پھر کہا — کہ جا جلد اونکو اسیوقت لا
خبر دی یہہ حجاب سنے ایک بار — وہ آئے وہ آئے شہ نامدار
غضب اوس لعین کا زیادہ ہوا — گرائے لہو یہہ ارادہ ہوا
یہہ کرتا ہے احوال راوی بیاں — کہ داخل ہوے جب امام زماں
بدستور تھا رنگ روے امام — دعا کوئی پڑھتے تھے شاہ امام
تہا روے انور پہ کچھ اضطراب — خراماں خراماں واں تھے جناب
جو حاکم نے دیکھا کہ آتے ہیں شاہ — ہوئی خود بخود اوسکی سیدھی نگاہ
فراموش سارا غضب ہو گیا — عدو خیر کا خود سبب ہو گیا
ہوا جلد کرسی سے اوٹھکر رواں — گیا آپ پیش امام زماں
بڑھا کر قدم اوسنے تعظیم کی — جھکایا سر شخص تسلیم کی
رہی حد زائد حسام دو سر — دیا بوسہ دست عطا پاش پر
کہا اے سرافراز اے ابن عم — فروغ دو چشم رسول امم
بہی گفتگو بعد تعریف کی — کہاں آئے کیوں تم نے تکلیف کی
کہا شہ نے تو نے بلایا مجھے — جسے تو نے بھیجا وہ لایا مجھے
جھکا کر سر شخص بولا غلط — بلایا نہیں میں نے حاشا غلط
ابھی آپ گھر کی طرف جائیے — زیادہ نہ تصدیع فرمائیے
پھرے جس گھڑی خسرو نیک ذات — امام زماں سرور کائینات

کیا اوس نے خویش و اقارب کو ساتھ — کہ دیر تک وہ کھینچا کیے ہاتھوں ہاتھ
مقرر کیے تھے جو ترکی غلام — کہ کھینچے ہوئے تھے وہ ظالم حسام
جو آئی حضور نظر شاہ کے — گرے تب خود بخود پاؤن پر شاہ کے
غرض جب گئے شاہ عالی نسب — کیا اون غلامون کو آونسے طلب
مقرر کیا سامنے ترجمان — کہ جو کچھ کہیں وہ کرے یہ بیان
کیا اون غلامون سے اوسدم سوال — کہ کیون تمنے کھینچی نہ تیغ قتال
سبب کیا ہوا کیا نظر آگیا — دلون مین جو خوف و خطر آگیا
کہا اون غلامون نے حق ہے یہ بات — جو ظاہر ہوئے شاہ والا صفات
رہا دل کو باقی نہ مطلق قرار — کیا ہیبت نے بے اختیار
تماشا عجب رعب دکھلا گیا — کہ دل پر سحاب الم چھا گیا
کہین کیا کہ گرد شہ با وقار — نظر آئین شمشیرین ہفت ہزار
عجب جلوۂ برق اظہار تھا — کہ آنکھین ملانا بھی دشوار تھا
عداوت کا دلمین ٹھکانا کہان — قدم پر گرے ہاتھ اوٹھانا کہان
یہ چھایا ہی رعب امام زمن — کہ اب تک لرزتا ہے سارا بدن
سنی جبکہ حاکم نے یہ گفتگو — سوے فتح خاقان کیا اوسنے رو
کہا دیکھے ہوتے ہین [illegible] — ہوا فتح خاقان بہت شادکام
[illegible] — کرے دشمنی اوس سے مخلوق کیا
عداوت سے [illegible] — رہے مہر پر خاک پڑتی نہین

لکھا ہے کہ واثق تھا اک بادشاہ — کہ تھی ترک دیلم سے اوسکی سپاہ
سپہ بے عدو لشکر بے شمار — سوار اوسکے ہمراہ نوے ہزار
کیا ایک منزل پہ اکدن نزول — ہوا وارد دشت مانند غول
کیا خاک سے ایک ٹیلا بلند — ہوا اوسپہ استادہ وہ خود پسند
مسلح سواران جنگ آزما — ہوا موج زن بحر بے انتہا
دلاور یری مجتمع فوج فوج — جدھر دیکھتے آب آہن کی موج
امام نقی کو بلایا وہاں — کہ دیکھیں یہ سب لشکر بیکران
نظر آئی اقبال شوکت عروج — رہی دل میں باقی نہ قصد خروج
جناب نقی نے جو دیکھی وہ فوج — کہا کیون دکھاؤں نہ اپنا ہی فوج
نظر میں نہ لی خوب تیری سپاہ — دکھاؤں میں دیکھیگا میری سپاہ
وہ بولا تمہارا ہی لشکر کہاں — فقط آپ تنہا ہیں یاور کہاں
کہے شاہ نے زیر لب حرف چند — کیے ہاتھ گردوں کے جانب بلند
نمایاں ہوئی قدرت ذوالجلال — چلی صرصر تند طوفان مثال
ہوا بین ہوا طرفہ سامان اوج — زمین سے فلک تک فرشتوں کی فوج
مسلح ملایک بشکل حبیب — سلاح اوسپہ عجیب و غریب
عیاں صورت ابر زیر فلک — عجب فوج مشرق سے مغرب تلک
نظر کی جو وہ کثرت بے قیاس — سر خاک واثق گرا بے حواس
جو آیا اوسے ہوش بولے امام — کہ دیکھی مری فوج تونے تمام
نہیں ہے مگر مجکو قصد نبرد — کہ یاں دل ہو دنیا کی جانب سے سرد

کروں تجھ سے میں یہ نہ کہنا خیال | کہ منظور مجھکو نہیں خود جدال

معجزہ

خرائج میں لکھتے ہیں یوں قطب اب | ۵ | سنے وہ جو ہے نور ایمان طلب
یہ کہتا ہے راوی کہ آغاز کار | نہ تھا مذہب حق پہ میرا مدار
سمجھتا تھا میں بھی ان شیعوں کو بد | مجھے دشمنی انسے تھی بلکہ کد
یہاں تک کہ تھا ایک حاکم رحیم | سنو نام اوسکا توکل پہ میم
گئے اوسکے سوئے مدینہ روان | جوان تھے سو ہمر شاہ زمان
اونہیں میں تھے سو میں تھا میں بھی ہمر | سنو حال تجھ سے ذرا [illegible]
کہ لیکر امام زمان کو چلے | نہ تھا شاہ سے کچھ عقیدہ مجھے
ہوا ایک صحرا میں سب کا گذر | کہ تھی گرم واں ریگ فری سفر
تعب سے گئے ہم کہ منزل تھی سخت | نہ آب رواں تھا نہ آوس جا درخت
زمیں دھوپ میں لوگ جلنے لگے | ہوئی تشنگی دم نکلنے لگے
عجب سہکہیں پر مشقت یہ شور تھا | زمیں سخت تھی آسمان دور تھا
کہا شاہ نے دیکھکر سب کا حال | کہ ہے قطع منزل تمہیں اب محال
ٹھہر جاؤ زیر شجر لو قرار | کرو استراحت لب چشمہ سار
نہ تھا سایہ و آب کا اسکے نام | ہوئے لوگ حیران یہ سنکر کلام
ہوئے ناگہاں دو شجر آشکار | کہ طوبی کی صورت تھے وہ سایہ دار
رواں ایک چشمہ بھی زیر شجر | بلند دست میں شکر صفا میں گہر
گئے اون درختوں کے نیچے لو سب | زیادہ ہوا ایک سب کا عجب

پیاسے تھے وہ اب شیرین و سرد — بلکہ سخت حیران بیابان تو وہ
کہ گذرے تھے اوس راہ سے شبیر — نہ چشمہ تھا اوس جا نہ کوئی شجر
ہوئے صرف آرام خرد و کلان — ہوا مجکو بد نظر امتحان
کمال دل سے ہو یہ کمال امام — یہی آزمایش کا ہے بس مقام
تہ خاک کی تیغ اپنے نہان — دبی لا کے وہ اپنے سنگ میں
جو آسودہ سارے سپاہی ہوئے — تو آخر کو اوس جا سے راہی ہوئے
چلے ایک فرسخ مسافر جو راہ — پھرا میں وہان سے بہ یک تیغ تا
جو پہنچا پھر اوس جا پہ آیا نظر — کہ تا پایہ چشمہ ہے نہ تھا شجر
نہ سایہ شجر کا نہ وہاں نہر آب — فقط ایک صحرا و گرم آفتاب
دکھا ایک جا دو تو دیکھے جو سنگ — نکالی وہ شمشیر آئینہ رنگ
چلا تیغ لیکر جو مجبور ہیں — ملا ساتھیوں سے بہ صد زیب و زین
ہوا صاف ظاہر جو اعجاز شاہ — ملا گنج دین رسالت پناہ
ہوئی دل میں حب امام امم — ہوا دین حق میں ثابت قدم
ہوئے کچھ سے گویا امام زمان — کہا ای شخص تونے کیا امتحان
کہا میں نے ہاں اے امام مبین — ہوا دور شک مجکو آیا یقین
درخشندہ سخنم مقدر ہوا — ملا گنج ایمان تونگر ہوا
کہا شہ نے سب شیعہ با وقار — نظر میں ہیں ہم جانتے ہیں شمار
عیان نام میں سب کے واقف ہیں ہم — نہ ہوتے ہیں اونمیں زیادہ نہ کم

۶
امالی میں ہے شیخ طوسی سے نقل
وہ راوی ہے اسکا جو مشہور ہے
وہ کہتا ہے یونس تھا حکاک ایک
برآمد ہوئے ایک دن بوالحسن
تبہ حال روتا ہوا دردناک
مجھے پیش آیا ہے اسدم سفر
تبسم سے بولے شہ خوش خصال
وہ بولا کہ ہے ایک مرد امیر
دیا تھا مجھے کھودنے کو نگین
لگا نقش کرنے جو میں خستہ تن
کھودت کیا عجب رنج شامل ہوا
خبر پائیگا اب جو وہ پر غرور
کوئی راہ چارہ گری کی نہیں
کہا شہ نے اتنی نہ تشویش کر
گیا گھر میں بیٹھا وہ آشفتہ حال
سحر کو پھر آیا حضور امام
کہا شاہ سے غم نے کھایا مجھے
ہوا حکم جا تو نہ ڈر زینہار
گیا وہ پھر آیا شگفتہ جبین

سنے گوش دل سے ذرا اہل عقل
سحر خیز دیں نامور کا نور ہے
بڑا مومن و شیعہ پاک و نیک
وہ آیا حضور امام زمن
کہا اے شہ پاک روحی فداک
مری زوجہ کی لیجئے اب خبر
کہ ہے اس سفر کا مجھے کیوں خیال
بہت مردم آزار بد خو شریر
بہالی ہمیں جسکی قیمت نہیں
ہوا مجھ سے دو ٹکڑے اے بوالحسن
کہ سو ٹکڑے جس سے مرا دل ہوا
مجھے اسکی تعذیر دیگا ضرور
کوئی صورت اب جانبری کی نہیں
کہ جو خبر پہنچے گا اوس سے نہ ڈر
مگر رنج و تشویش لیں کمال
بدن اوسکا دہشت سے لرزاں تمام
کہ ہے اوسنے اسدم بلایا مجھے
کہ ہے یاد رو یا سر دو نگار
کہا شہ سے وہ اے ہادی راہ دین

زہے لطف قربان حکم امام　　بلائیں مری ہوگئیں وہ تمام
گیا میں جو پاس اُسکے اُسنے کہا　　کہ ہے اُس نگیں سے عجب ماجرا
پری رو جو ہیں مہر سے سمجھا یہ دو　　نزاع اوسپہ ہے ایک سے ایک کو
دو بارہ کرے تو اگر وہ نگیں　　بلا سے میری جان چھوٹے کہیں
عجب پیچ دونوں کو ہیں متصل　　نگیں تو جو توڑے تو ٹوٹے نہ دل
کہا میں نے مہلت مجھے کر عطا　　کرونگا وہی میں جو تونے کہا
امام زمن نے کہا شکر ہے　　دعا رد نہ کی یا خدا شکر ہے
کہاں تک کرے شکر کوئی ترا　　عنایت ہے بندوں پہ بے انتہا

معجزہ ۷

سنو طبری سے روایت ذرا　　کہ ہے مایۂ عقل و دانش سوا
سعید اسکا ہے راوی معتبر　　کہ تھا کشور بصرہ میں اوسکا گھر
وہ کہتا ہے تھا ایک جعفر بنام　　کہ اوسکا بھی میرا وطن تھا مقام
نہ رکھتا تھا وہ اعتقاد درست　　کہ تھا مذہب واقفیہ میں چست
کیا میں نے اوسنے جو یا ہم سفر　　ہوا عاقبت سامرہ میں گذر
مرے ساتھ جاتا تھا وہ ہم وطن　　ملے راہ میں ناگہاں بوالحسن
کیا لطف سے شاہ نے یوں خطاب　　کہ جعفر ہو بیدار کب تک یہ خواب
قدم دیر سے تو اوٹھاتا نہیں　　سوے کعبۂ اللہ آتا نہیں
وہاں سے جو گذرے امام ہدا　　تو مجھ سے یہ اوس واقفی نے کہا
سنا تونے فرمودۂ بوالحسن　　اثر کر گیا میرے دل میں سخن

قضارا اوس دن اک عالم کے گھر	ہوا حکم خالق سے پیدا پسر
ہوئی اوسکے گھر دعوت خاص و عام	رئیسان و اشراف آئے تمام
علی نقی شاہ والا حسب	عیاں جب ہوئی صورت آفتاب
اوٹھے اونکی تعظیم کو سب کے سب	کہ واجب تھا حضرت کا سبکو ادب
اوڑے رعب حضرت سے سبکے ہوش	باادب سر نیچے کیے خموش
مگر اک جوان بیچ مجلس وہ کو	کہ بکتا تھا وہ قہقہے مارتا تھا جو
نہ اوٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی	نہ کچھ اوسنے کی نہ تسلیم کی
لگا ہنسنے قہقہہ وہ بے اختیار	کہا شہ نے اے مرد غفلت شعار
تری عمر باقی ہے کل تین روز	چلا جائیگی خرمن تپ خانہ سوز
یہہ گفتار سنکر وہ چپ ہو گیا	پڑا دل پہ خنجر وہ چپ ہو گیا
جو اوس واقعی نے سنے یہہ مقال	کیا دل میں اپنے یہہ اوسنے خیال
اگر راست ہوئیگا یہہ کلام امام	تو بے شبہہ و شک ہے حجت تمام
وہ وقت سے ہوؤنگا بیزار میں	کرونگا امامت کا اقرار میں
غرض تیسرے دن وہ مرد جوان	جو تھا خندہ زن خرم و شادمان
تپ آئی ہوا اوسکو غش سے ہلاک	گئی جان مدفون ہوا زیر خاک
سبھی خانہ کو سبکو روشن ہوا	کہا تھا جو حضرت نے روشن ہوا

[illegible]

سنو تم قصہ یہہ اکمل صحیح	جو تھے عالم دین بلیغ و فصیح
یہہ استم کو ... سمجھے [illegible]	کہ ... راست گو متبحر

وہ راوی یہہ کرتا ہے اظہار حال — کہ تھا میں حضور شہ خوش خصال

زہے معجز خسرو بحر و بر — دیا ایک اعمی کو نور بصر

کف پاک میں لیکے پہر مشت گل — کیا مرغ طیار تسریان بہہ دل

پڑی جان اوس مرغ میں جو اوٹھا — ہوا گرم پرواز سوے ہوا

کہا میں نے اسے ہادی راہ دین — ذرا فرق عیسی میں تم میں نہیں

ہوا حکم سلطان عالی کہ ہان — ہم اونسے ہیں وہ ہمسے ہیں بیگمان

ملی ہے جسے دولت اعتقاد — سمجھتا ہے وہ خوب یہہ اتحاد

غرض عقل ناقص کو طاقت کہان — کرے جو کمالات حضرت بیان

تجہیں پالک انتظام زمن — نظر مجہہ پہ بہی یا امام زمن

فصل سیزدہم در ذکر برخے از معجزات سرور اولیا و مفخر اوصیا الامام الہمام حجۃ اللہ الملک العلام حضرت ابو محمد حسن بن علی عسکری علیہ الصلواۃ والسلام ما تعاقب الضیاء والظلام

ذرا ذرہ رایت سروری — حسن جانشین علی عسکری

امام مبین وہ گیارہوین امام — چراغ ہدایت علیہ السلام

چراغ اونکی محفل کا ہی آفتاب   فلک اونکے بحر کرم میں حباب
وہ قدرت تھی شاہ سرافراز کو   شرف ذات سے اونکے اعجاز کو
کرم عادت شاہ عالی نہاد   سخاوت جسے کہتے ہیں خانہ زاد
عبادت میں حاصل وہ قدر بلند   کرے جسکو خلاق عالم پسند
سکھایا ادب ذات آداب کو   شرف اونکے سجدے سے محراب کو
سہی سرو گلزار شیر خدا   گل تازہ گلشن مصطفے
ہدایت سے اونکی ہدایت کی زیب   شریعت سے اونکی شریعت کی زیب
خدا عامے شاہ عالی جناب   عبادت قبول و دعا مستجاب
علی اونپہ راز خفی ہو گیا   خدا سے کہا جو وہی ہو گیا
نہ رخ سوے دنیا کیا شاہ نے   کیا رجس سے پاک اللہ نے
رہی صرف یاد خدا صبح و شام   عبادت میں اوقات کاٹی تمام
خدا نے وہ عالی مراتب کیا   کبھی منہ نہ دنیا کی جانب کیا
عجائب کا مظہر ہی ذات امام   غرائب کا مخزن صفات امام
جو ختم الرسالت میں اعجاز تھی   وہی ذات حضرت میں اعجاز تھی
جو طاقت تھی حاصل ید اللہ کو   وہی زور بازو دیا شاہ کو
کیا یاد حاجت روائی ہوئی   لیا نام مشکل کشائی ہوئی
رخ روشن شاہ نور خدا   اسی نور سے ہی ظہور خدا
چراغ ہدایت وہ روشن کیا   کہ دین محمد کو گلشن کیا
رہ راست پیرو شاہ ہے   جو پیرو نہیں ہے وہ گمراہ ہے

جو رتبہ کہ سب اوصیا کو ملا — وہی عمدہ شاہ ہدا کو ملا
یہ سب ایک گلزار کے ہیں ثمر — یہ سب ایک ہی شجر کے ہیں گہر
خدا نے دیا ہے یہ عز و شرف — کہ ہیں حامی انبیائے سلف
بواسطہ خاک اونکے لیئے — ہوئی خلق افلاک اونکے لیئے
جو انوار سارے زمانے کے ہیں — یہ مختار ہر کارخانے کے ہیں
یہی حاکم خاک و آب و ہوا — یہی مالک خلق وارض و سما
رضا آپکی ہے رضائے خدا — ولا آپکی ہے ولائے خدا
بیان آپکا ہے بیان نبی — زبان آپکی ہے زبان نبی
دُر انور درج اسلام ہیں — مہ روشن برج اسلام ہیں
کرے وصف حضرت کوئی کیا مجال — ثنا خوان ہے قران میں خود ذوالجلال

معجزہ ۱

ابو ہاشم جعفری مرد نیک — کہ تھا اعتقاد و محبت میں ایک
یہ کرتا ہے وہ صدق آئین کلام — کہ اکدن گیا میں حضور امام
کیا شکوہ فقر و فاقہ بیان — کہ تھی تنگدستی سے نوبت بجان
عیان حال سب بے تکلف کیا — امام زمان نے تاسف کیا
کھڑے تھے لیے تازیانہ امام — فلک قدر شاہ زمانہ امام
لگایا زمین پر اوسے ایک بار — ہوئی ایک شئے اوس جگہ آشکار
عنایت مجھے شاہ نے کی وہ شئے — بہا اوسکے دینار تھے پانچ سے
کہا لے اسے ہے کفایت تجھے — جو تکلیف کی ہے شکایت تجھے

گلی سے طبیعت کو اب دور رکھ — نکر بعد ازین مجھکو عنفد ور رکھ

معجزہ

۲

سنین آج مشتاق والا گہر — ابو القاسم معتبر سے خبر
کہ کہتا ہو یون بو علی مطہری — نوا سنج گلزار دانشوری
کہ بین نے حضور امام ھدا — رقم تھا دسیہ سے نامہ کیا
یہ مضمون تھا دسمین رقم سر بسر — کہ اے باعث خلق جن و بشر
روان حاجیون کا ہوا کاروان — پہنچنا ہو دشوار تا کاروان
رہے ہین جو ہم گرد واماندہ دلم — پریشان ہو خاطر برنگ غبار
کرین کس روش قطع راہ سفر — کہ رستے ہین ہے تشنگی کا خطر
کرے پیاس کا غم نہ ہمکو ہلاک — کہین ہون نہ رستے مین ہم نذر خاک
امام زمان نے لکھا یون جواب — روانہ ہو لازم نہین اضطراب
نہ پہنچیگا کچھ تشنگی سے گزند — بفضل خدائے سماء بلند
پڑھا جب یہ خط سب ہوئے شاد دل — رہے تھے جو باقی ہوے وہ روان
مسافر رہے شادمان راہ بھر — نہ تھا تشنگی کا نشان راہ بھر
ہوئی قطع اچھی طرح سے وہ راہ — نہیں پیاس سے کی نہ حالت تباہ
اوٹھائی نہ تکلیف تک راہ مین — رہے تر زبان شکر اللہ مین

معجزہ

۳

ابو قاسم راوی باصفا — علی سے ہی اوسنے یہ قصہ لکھا
علی تھا حسن کا پسر ذی شعور — حسن جو فضل یمانی کا پور

کہ تھا جعفری ایک مرد دلیر
ہوا ایک دن او سپہ بلوا سے عام
سپہ اوسکا ہر طرف چھا گیا
شکایت لکھی اونکی پیش امام
دعا کیجیے راہ بتلا ئیے
لکھا شاہ نے اوسکے خط کا جواب
پہنچی ہیں جو تحقیق اودھر تمہین
یہہ خط پڑھکے نکلا وہ سردار
اودھر تھین الف آدمی مجتمع
ہزاروں زرہ پوش خنجر گذار
وہ رستم لڑائی پڑی ان میں تھے
ہوا سامنا تیر چلنے لگے
نظر آئی ایسا ہوا خون رواں
دلاور دلاور سے لڑنے لگے
غرض تھی اودھر گرچہ کثرت سوا
ادھر اوسکے ہمراہ فوج قلیل
ہوئی فیض ارشاد شاہ امام
سر و دست اونکے قدم اوکھڑ گئے
ہوئے منہزم اہل بدعت تمام

صفا پیشہ اولاد جعفر ہیں شیر
ہوے مجتمع اہل بدعت تمام
جو دیکھی یہہ کثرت وہ گھبرا گیا
کہ مجھکو نہیں طاقت انتقام
کروں اس جگہ کیا ہیں فرمائیے
کریگا تجھی کو خدا فتحیاب
کہ تائید باری سے کم نہین
رفیق اوسکے ہمراہ تھے کل ہزار
لڑائی کے خواہاں صلے کی طمع
نیستاں سے بھی بڑھکے تھے نیزہ دار
وہ سہراب جنگ آزمائی میں تھے
نیاموں سے خنجر او نکلنے لگے
شفق گوں زمیں صورت آسمان
زمیں کانپ اوٹھی کھیت پڑنے لگے
ہزاروں جری مرد جنگ آزما
نہ تھی فتحیابی کی کوئی سبیل
بن آیا اسی سے دم جنگ کام
لڑائی سے دل ایک قلم اوٹھ گئے
ملی خاک میں انکی شوکت تمام

ہوئی فتح شہ کے ہوا خواہ کی | اثر تائید رب تھی دعا شاہ کی

معجزہ

محمد سمٰعیل کا تھا پسر | وہ لکھتا ہے یہہ قصہ معتبر
کہ قیدی ہوئے جو محمد حسن | شہ ہر دو عالم امام زمن
خدا و نبی سے پھرے روسیاہ | گرفتار اونکو کیا بے گناہ
ہوئے گرگ طینت پہ صورت جفا | پھینسا قید میں یوسف مرتضیٰ
نگہبان زندان جو خود کا تھا | علی کا تھا دشمن علی نام تھا
بڑا دشمن آل احمد کا تھا | عدو خاندان محمد کا تھا
نہ سنتا تھا اوصاف شاہ حجاز | زبان اوسکی بدگوئیوں پر دراز
سکھایا تھا اوسکو یہہ کفار نے | جفا پیشہ قوم ستمگار نے
کہ حضرت کو ایذا رسانی کرے | اہانت کرے بدزبانی کرے
شہ ہر دو عالم کو تکلیف دی | امام مکرم کو تکلیف دی
مگر جب وہ آیا حضور امام | کیے شاہ نے اوس سے ایسے کلام
کہ افعال بد سے پشیمان ہوا | خجالت سے سر در گریبان ہوا
یہہ تاثیر اوسکو نظر کر گئی | کہ حضرت کی صحبت اثر کر گئی
ہوا نرم اس درجہ اکدن کے بعد | کہ لائے رہ راست پر بخت سعد
گرا پاے شہ پر موافق ہوا | پھرے صحبت کاذب سے صادق ہوا
نہ تھی فرصت اکدم بھی تکریم سے | اوٹھاتا نہ تھا آنکھ تعظیم سے
بدی چھوڑ دی ہو گیا مرد نیک | ہزاروں میں کیا بلکہ لاکھوں میں ایک

ام دوستی شتہ سے بھرنے لگا ائمہ کے اوصاف کرنے لگا
بیان ہو لئے اوسیہ راز نہان سدا ایسے مناقب سے تھی تر زبان
ار دوستی اوسیہ جو بار تھا امام دو عالم کا اعجاز تھا
بیسے شاہ جا میں اثر کیوں نہو صدف لعل قطرہ گہر کیوں نہو

معجزہ

ابو ہاشم جعفری سے ہے نقل سنیں گوش رغبت سے ارباب عقل
گرفتار زندان تھا وہ سپہر د بہت سختی قید سے تھا دلمیں درد
درازی تھی زندان میں تنگی کمال بہت تنگ دل تھا بہت تنگ حال
اسی پیچ زندان میں تقدیر سے رہائی کہاں طوق و زنجیر سے
امام زمن کو لکھا اپنا حال کہ ہوں قید خانے میں عاجز کمال
پھنسا ہوں میں حاجت روائی کرو بڑا وقت مشکل کشائی کرو
دیا رحم حضرت نے لکھا جواب رہا ہو گا جلدی نکر اضطراب
نہیں کچھ رہائی میں عرصہ دراز ادا گھر میں کر وقت پیشین نماز
غرض وقت پیشین جو داخل ہوا ہوا قید سے وہ اوسی دم رہا
ہی پیش آیا جو شہ نے کہا خدا نے دکھایا جو شہ نے کہا
وہ کہتا ہے غم سے پریشان تھا میں بہت تنگدستی سے حیران تھا میں
ہے جا یا لکھوں پیش شاہ عرب کروں خرچ پر مصارف طلب
مگر شرم سے اپنا حال تباہ نہ لکھا خجالت ہوئی سد راہ
گیا اپنے گھر میں جو آگیا ہوئے میرے آنے سے واقف امام
عنایت مروت میں کب تھی کمی میرے پاس بھیجا وہیں آدمی

کہون کیا جو الطاف تھے تو بتو — عنایت کئے مجھکو دینار سو
لکھا مجھکو جاے خجالت نہین — لکھے اس نے مانے مین حاجت نہین
نکو بعد ازین وقت تشنگی جیا — لکھا کر مجھے ہو کے حاجت روا
سخی سے ہو کیا احتیاج سوال — اوسے خود ہے معلوم سائل کا حال

معجزہ

حسین ایک تھا شخص ابن ظریف — یہہ معقول ہے اوس سے نقل لطیف
کہ رکھتا تھا ہیرا اپنے دلمین خیال — کرون شہ سے دو مسئلو کا سوال
یہہ دونون مین تھا اونمین مسئلہ — مسائل ہین حبل المتین مسئلہ
کرینگے جو مہدی ہادی ظہور — عیان ہوگا جہر امامت کا نور
کرینگے وہ کسطرح اجراے حکم — بیان کیجیے طرح اقضاے حکم
سوال دوم تھا یہ شہ سے مرا — بتائین تپ ربع کی کچھ دوا
غرض مین نے کی ایک عرضی تمام — سوے بادشاہ ملا ایک خادم
کیا درج عرضی مین پہلا سوال — سوال دوم کا نہ آیا خیال
پڑھی جب وہ حضرت نے عرضی تمام — لکھا اسطرح سے جواب پیام
کہ سن قائم آل احمد کا حال — نمایاں جو ہونگے وہ فیض خصال
جو جاری کرینگے وہ مقبول رب — فقط علم سے اپنے احکام سب
سر شرع پر علم اونکا ہے تاج — نہ ہوگی گواہون کی کچھ احتیاج
ظہور علی سے ہے مقصود حکم — کرینگے وہ مانند داؤد حکم
لکھا تو نے جو اسے عقیدت مآب — اوسیکا دیا مین نے تجھکو جواب
سوال دوم کا بھی جو قصد تھا — فراموش تو نے اوسے کیون

مگر کچھ بیان کی نہیں احتیاج
تب رنج کا ہے یہ سن لے علاج

ورق پر رقم کر بصدق و صفا
وہ آیہ کہ جسکا ہے یہ مدعا

کہ پایا ہو جلد یہ درود و سلام
براہیم یہ سن کر جو عالی مقام

کیا حسب ارشاد کے توسل
ہوا دور شکوہ کہ تھا یہ خلل

زہے فیض سلطان والا صفات
کہ کچھ ہم نے پائی نجات

معجزہ

علی ابن عبد اللہ یہ نشست
بیان نقل کرتا ہے یوں [illegible]

کہ حضرت سے اک روز بصد انکسار
ملاقی ہوا میں سر بلند [illegible]

کیا عرض فاقہ کا میں نے گلا
صد افسوس یہ اپنی قسمت کی ادا

کہ رہتا ہوں میں مفلسی سے اداس
بجز یکدرم کچھ نہیں میرے پاس

یہ ہے فکر اے بادشاہ انام
کہ دن کو صبح اور اسکو پاؤں شام

کہا شہ نے تیری قسمت ہو دریغ
کہیں ہوش کو بھی ہوا ہے فروغ

عبث کہہ رہا ہے غلط اے بد
ترے پاس دو سو ہیں دینار زر

کیا ہے تہ خاک انکو نہاں
نہ ہوں تا کسی دوسرے پہ عیاں

نہیں اسلئے یہ ہمارا کلام
کریں [illegible] غلام

کسی سمت کو پھر اشارہ کیا
یہ خادم سے اپنے اشارہ کیا

ترے پاس ہو جمع [illegible]
حوالے کر اسکو اسی دم وہ زر

امام دو عالم نے احسان کرکے
کہ سو اور تھے دینار مجھکو دیے

ہوئے پھر تو مجھسے گرم مقال
کہ [illegible] تجھے کیا ہو بیان

یقین کر لہ برباد جائیگا وہ
ترے ہاتھ ہرگز نہ آئیگا وہ

تجھے ہوگی جب احتیاج شدید　　زمین سے وہ ہوجائیگا ناپدید
کہا جو امام سرافراز نے　　دکھایا وہی بخت ناساز نے
ہوا تنگدستی سے میں دردمند　　ہوئے مجھ پہ دروازۂ رزق بند
ہوئی ایکدن احتیاج اسقدر　　یہ چاہا نکالوں اوسے کھود کر
جو دیکھا تو وہ مال اوس جا نہ تھا　　زمین میں جو پنہان تھا پیدا نہ تھا
ہوئی مجھکو تشویش اوسدم کمال　　ہوا بعد چندے یہ معلوم حال
کہ تھا اوس سے آگاہ میرا پسر　　جگہ پائی وہ لیگیا کھود کر
کسی شہر کو ہوگیا وہ فرار　　مجھے ہاتھ آیا نہ کچھ زینہار

معجزه

ابوہاشم نامور سے سنو　　روایت یہ اوس معتبر سے سنو
کہا اوسنے پیش امام زمان　　کوئی شخص حاضر ہوا ناگہان
کیا اوسنے اوس مسئلہ کا سوال　　کہ اے آفتاب سپہر کمال
سبب کیا کہ زن ضعف میں ہے بعلم　　ہوئے مرد سے کیوں قسمت میں کم
جو دو حصے میراث میں مرد کے　　تو زن کو فقط ایک حصہ ملے
کیا ختم سائل نے جسدم سوال　　تو کہنے لگے یوں شہ خوش خصال
ہوا حصہ مرد اس سے زیاد　　کہ حق نے کیا زن کو ساقط جہاد
یہ مرد پر ہے رنج فکر معاش　　کہ ہے نفقۂ زن کی اسکو تلاش
جو زن کا سر مرد پر بار ہے　　بجا ہے کہ دو حصہ مقدار ہے
یہ کہتا ہے راوی کہ وہ ذی وقار　　یہ مسئلہ کہ چکے آشکار
کیا جب بیان امام ہدا　　مجھے قول صادق بھی یاد آگیا

جو پوچھا تھا یہ مسئلہ انتخاب — دیا تھا یہی اُس ولی نے جواب
مرے دل میں گذرا یہ جس دم خیال — زباں پر نہ لایا تھا میں یہ مقال
کہا شہ نے سچ ہے کہ صادق نے بھی — جواب اس سخن کا دیا تھا یہی
شک اسمیں نہیں ہے اے عقیدت مآب — کہ ہم سب کو ہے ایک علم کتاب
خبر ایک ہے مستند ایک ہے — جواب ایک ہی مسئلہ ایک ہے
ہمیں سب میں موقوف سب کا ہے حق — ہمیں سب میں داناے اسرار حق
نہیں دوسرے کو یہ ممکن شرف — نبی و علی کو ہے لیکن شرف

معجزہ

ابوہاشم اور ایک کرتا ہے نقل — سماعت سے جسکی کھلے چشم عقل
کہ اک دن میں ہمراہ شاہ زماں — چلا سیر صحرا تفرج کناں
ہوئی قطع جس وقت تھوڑی سی راہ — تو یاد آگئی شدت قرض خواہ
تصور یہی میرے دل میں بندھا — کہ کیونکر کروں قرض اپنا ادا
ہوئے مجھ سے گویا شہ نامدار — کریگا ادا قرض پروردگار
جھکے اسپ سے پھر شہ بحر و بر — کیا تازیانے سے خط خاک پر
کہا مجھ سے لے ہاتھ اپنا بڑھا — جھکا میں تو ہاتھ آیا مجکو طلا
طلا میں نے رکھا تہ آستیں — چلا بیٹھ کر راست بالاے زیں
ہوئی خرمی گرچہ دل کو کمال — دوبارہ مجھے آگیا یہ خیال
ہوا قرض میرا تو بیشک ادا — نہیں پاس لیکن لباس شتا
ہوا کچھ نہ ساماں تو میری عیال — زمستاں میں کھینچیگی ایذا کمال
ہوا اُس تصور میں جب دل غمیں — مخاطب ہو مجھ سے پھر شاہ دیں

جھکے شاہ گھوڑے سے پھر خاک پر
کیا تازیانے سے خط دگر

کہا مجھ سے کر ہاتھ اپنا دراز
کرے رفع حاجت تری بے نیاز

بڑھا ہاتھ جب حکم حضرت کی ساتھ
لگا شوشۂ سیم بھی مجھکو ہاتھ

جو حضرت کی یہہ مہربانی ہوئی
نہایت مجھے شادمانی ہوئی

کہا شہ نے لے تو ہو جا بے نیاز
ولیکن نکرنا یہہ افشاے راز

غرض جب وہ سلطان والا گہر
سدھارے بخانہ شاہ معلا گہر

ہوا میں بھی رخصت گیا اپنے گھر
درخشاں جبیں مثل مہر سحر

بیان کیا کروں معجزہ شاہ کا
زہے مرتبہ نور اللہ کا

کہ ہاتھ آگیا تھا جو مجھکو طلا
ہوا قرض اوس سے سبھی کا ادا

جو وہ شوشۂ سیم تھا میرے پاس
زمستان اوس سے بنایا لباس

بمقدار حاجت تھا شہ کا کرم
وہ سیم و طلا تھا زیادہ نہ کم

معجزہ ۱۰

روایت ہے راوی سے اب یہہ رقم
لکھا ہین نسخۂ منقبت شاہ امم

کیا اس سخن پر وہ نامہ تمام
اماموں کی خاطر بھی ہوا اختتام

مرے دل میں لیکن یہہ آیا خیال
کہ ناحق ہے معصوم سے یہہ سوال

سما نقطہ دہان میں یہ انکلام
وساوس سے شیطان کے کیا کام ہے

[illegible]
[illegible] انکے سیر شتاب

[illegible]
کہ پیدا ہے ان سے عین ہم خواہ کیں

جو گذرا ہے دلمیں وہ روشن ہے
عقیدہ ترا سب کم و کاست ہے

انکو اور کچھ اپنے دلمیں خیال
نہیں خواب سے ہمکو تغییر حال

معجزہ

ابو ہاشم اسطرح کہتا ہے اب
گیا میں حضور امام عرب

کوئی نامہ لکھتے تھے اور سر امام
کہ تھیں کاغذ کل جو سطرین تمام

ابھی لکھ چکے تھے نہ مکتوب شاہ
اور تھے پھر طاعت شہ دین پناہ

ہوئی صرف طاعت جو شاہ ہدا
تو دیکھا یہ میں نے نیا ماجرا

کو بے ہاتھ جنبش ہوئی یا قلم
جو نامہ تھا باقی کیا سب رقم

زہی صرف طاعت امام انام
قلم نے کیا لکھ کے نامہ تمام

تماشا وہ انداز تحریر تھا
وہ خامہ نہ تھا کلک تقدیر تھا

معجزہ

یہ کہتا ہے اک راوی معتبر
گیا میں حضور شہ بحر و بر

پھر اگرچہ حضرت کہ نیت تھی حج کا
کیا میں نے کعبہ کا گویا طواف

رخ پاک پیری جو میں نے نظر
تو آنکھوں نے پایا فروغ بصر

کیا خدمت شہ میں جا حاصل شرف
چلا جس گھڑی وانسے گھر کیطرف

امام زمان نے دیا مشت زر
یہ کہنے لگے شاہ جن و بشر

کہ اس زر سے لو مول کوئی کنیز
کہ لونڈی تری مرگئی اے عزیز

تعجب میں آیا پڑا مجکو شک
کہ وہ خادمہ تھی نہ بیمار تک

ہوا تا در خانہ جب دم گذر
تو آیا غلام ایک با چشم تر

یہ رو کر خبر دی مجھے ای عزیز
ابھی ہوگئی فوت تیری کنیز

کہا میں نے اوسکو مرض تک نہ تھا
ہوئی فوت کیونکر سبب کیا ہوا

وہ بولا پیا تھا فقط اوسنے آب	نکلے ہیں وہ انکا ہوا اضطراب
گئی اوسکی سوئے عدم جان زار	وہ پانی تھا یا خنجر آبدار

فصل چهاردهم در ذکر بعضے از معجزات حضرت صاحب الزمان و خلیفة الرحمان حجة الله فی خلقه و کلمة الباقیة بین خلیقته القائم بقسط الله الناطق بامر الله الذی ببقائه بقیت الدنیا و بیمنه رزقت الوری و بوجوده ثبتت الارض و السما الامام الهادی ابی القاسم محمد بن الحسن المهدی صلوٰة الله علیه

امام زمن شاہ آفاق گیر	ہوا دین حق جسسے رونق پذیر
شہ پاک طینت ثریا مقام	ہوئی جسسے حجت خدا کی تمام

وہ گیارہ اماموں کے ہیں جانشین — دل و دیدۂ خاتم المرسلین
وہ آرائش مسند سروری — وہ زیبائش افسر برتری
وہی قاسم رزق اہل زمین — وہی مالک ملک دنیا و دین
انہیں سے ہے قائم زمانہ تمام — انہیں سے ہے ارض و سما کا قیام
انہیں کے ہے حکم پہ سارا مدار — شریعت کا ان سے سرانجام کار
انہیں سے ہے منسوب یہ شمس و قمر — وہی آبرو بخش لعل و گہر
جہاں کو ہے شہ باغ خلق وسیع — ملک حاجب بارگاہ رفیع
زمیں کے زمانے کے عالم وہی — کلام الٰہی کے عالم وہی
وہی ہیں جو ہیں وہ خاص الٰہ — قضا و قدر تابع حکم شاہ
امامت کی محفل میں ہیں شمع چراغ — تر و تازہ ان سے خلافت کا باغ
ملک ہیں وہی حق کے دربار میں — معظم محمد کی سرکار میں
خدا و پیمبر کے کرتے ہیں کام — یہاں بھی وہاں بھی مدار المہام
بڑے معتمد صاحب اختیار — سلیمان کا ایسا کہاں اقتدار
جو ہوتا ہے حکم امام انام — وہی خضر و الیاس کرتے ہیں کام
مقرر انہیں کی طرف سے صریح — زمیں پر خضر آسماں پر مسیح
ملک خاصۂ بارگاہ امام — گذرتے ہیں اخبار عالم تمام
عریضے گذرتے ہیں صبح و مسا — کشادہ در فیض ہے باب عطا
معین عالم شہنشاہ دین — امان میں بلیات سے مومنین
خلافت مصطفی کے گھر آتے ہیں — خلیفہ خدا کی زمانے میں ہیں

طریقے یہہ ہیں وہ روشن شاہ کے
تبرک ائمہ کے ہیں اونکے پاس
نہو وسپہ اونکی نشانی اگر
چہپاتا ہے حکم معلا جناب
قمر بے اجازت نکلتا نہیں
چہپاتا ہے حکم امام زمان
نہ پائے اگر حکم سلطان دین
ہو لنگر نہو شاہ دین کا شکوہ
نہو گر رضائے شہ انس و جان
نہ بلکہی جو مرضی تو پھر حشر تک
نہ ہے بارگاہ امام جہان
ملک شمع محفل پہ پروانہ وار
الٰہی ہو قایم کا جلدی ظہور
بدستور جاری ہوں احکام دین
دکھائے خدا ہم کو عہد جناب
کوئی شخص تھا قاسم بن علا
وہ کہتا ہے یہہ اسنے [illegible]
کیا میں نے ہر بار خط کو رقم
عنایت سے اپنی اسے بے نیاز

کہ سب کام کرتے ہیں اللہ کے
شریعت پناہ و امامت اساس
نہ جاری ہو منشور حکم قدر
نکلتا ہے مشرق سے تب آفتاب
کوئی نخل بے حکم پہلتا نہیں
برستا ہے تب ابر گوہر فشان
کرے سبز دانہ نہ ہرگز زمین
زمین پر نہ ثابت رہے یا کہ کوہ
سمائے نہ قالب میں روح روان
کرے قبض ارواح کیونکر ملک
کہ ہے عرش بھی کر رہے آستان
بلا گرد قربان تصدق نثار
نمایاں ہو بدر دجے محمد کا نور
عدالت سے بہر جائے بالکل زمین
سواری میں آنکھوں سے تھا [illegible]

معجزہ

نہایت عجیب امام ہدا
کئی مہر لقا جو ظلمت لیے
دعا کیجیے یا امام امم
عنایت کریں رشتہ عمر دراز

رہے جب شہنشاہ عالی جناب
مرے خط کا لکھا نہ کچھ بھی جواب

وہ لڑکے تجھے جتنے ہوے سب تلف
ہوا تیر غم کا مرا دل ہدف

ہوا بعد اون سبکے پیدا وہ گہر
مرے گھر مین اک طفل رشک قمر

مرے دل کو حاصل ہوا اوس سے چین
ہوئی خرمی نام رکھا حسین

لکھا شاہ کو پھر دعا کیجیے
عنایت امام ہدا کیجیے

مرے خط کا حضرت نے لکھا جواب
خوشی کی جگہ ہے نکر اضطراب

یہہ باقی رہیگا نہ ہوگا ضرر
نہال تمنا مین آیا ثمر

خدا کی عنایت یہہ شامل ہوی
کہ عمر دراز اوسکو عطا ہوی

اثر ظاہر اپنا دعا نے کیا
جو شہ نے کہا وہ خدا نے کیا

معجزہ ۲

علی جو محمد کا فرزند ہے
دل اوسکی روایت سے خرسند ہے

کہ تھا ایک مومن محب امام
وطن کشور آوہ عالی مقام

عقیدے سے پیش شہ خوش خصال
تحائف مین بھیجا کچھ اسباب و مال

فقط ایک شمشیر بھولا مگر
کہ تھا بھیجنا اوسکا مد نظر

جو آیا وہ تحفہ حضور امام
نگاہ مقدس سے گذرا تمام

لکھی شاہ والا نے اوسکی رسید
کہ پہنچا ترا تحفہ سب اے سعید

کوئی چیز باقی کہاں رہگئی
فقط ایک شمشیر ہان رہگئی

نہ پہونچے جو ہمراہ ہدیہ یہان
فراموش تجھکو ہوئی اے جوان

بتانا تھا کیا چیز تلوار کا
کہ حضرت کو تھا علم اسرار کا

معجزہ ۳

وہ یوسف محمد کا تھا جو پسر | ۳ یہہ کرتا ہے اظہار تازہ خبر
کہ یوں شاہ سے میں ہوا مبتلا | طبیبوں کو سوجھی نہ جسکی دوا
عجب ایک ناسور پیدا ہوا | کہ درد اوس میں ہر دم ہویدا ہوا
طبیبوں کا میں نے کیا گو علاج | کسی طرح لیکن نہ سنبھلا مزاج
کہوں کیا مرض کی جو شدت ہوئی | بنی جان پر اور نوبت ہوئی
امام دو عالم سے کی التجا | لکھا شاہ کو میں نے پھر دعا
خط شاہ آیا مرے نام پر | کہ تجھکو نہیں اس مرض سے خطر
نہیں خوف تجھکو نہ کر اضطراب | شفا ہوگی فضل خدا سے شتاب
اوسی دم سے ہونے لگی اوس شفا | دعا ہو گئی میرے حق میں دوا
نہ مجھکو آیا کہ صحت ہوئی | مجھے درد و غم سے فراغت ہوئی
وہ ناسور جس سے تھی نوبت بجان | رہا اوسکا باقی نہ مطلق نشان
طبیب ایک تھا جو مرا آشنا | بلایا اوسے حال میں نے کہا
وہ بولا کہ ہے فی الحقیقت یہہ بات | دوا اور ویسے مشکل تھی تیری نجات
بڑا اوس اسکا دعا نے کیا | بڑا فضل تجھپر خدا نے کیا
شفا اسطرح کی خدا سا زہے | یہہ صحت کرامت ہے اعجاز ہے
ولی ہے تجھے جسنے اچھا کیا | حقیقت میں کار مسیحا کیا

معجزہ ۴

علی ایک مرد خجستہ سیر | زیاد ضمیرے کا تھا جو پسر
گیا وہ حضور امام زمن | جناب تقی سے یہ مانگا کفن

کہ ہے یہ اب منفعت ہو تجھے
عطا جائزہ آخرت ہو تجھے

کہا شہ نے کیا اسکی حاجت تھی
تری عمر ہے ایک مدت ابھی

تری عمر کے اے خجستہ خصال
گذر جائینگے جبکہ ہفتاد سال

کفن کی تجھے ہوگی تب احتیاج
مناسب نہین تجھکو تعجیل آج

کہا شہ نے جو لا محالہ ہوا
کہ وہ مرد ہفتاد سالہ ہوا

اوسی سال مین شہ نے بھیجا کفن
کہ آگاہ تھے بادشاہ زمن

غرض وہ اوسی سال آخر ہوا
کہا تھا جو حضرت نے ظاہر ہوا

شرف اونکو شاہ نجف سے ملا
ملا جو خدا کی طرف سے عطا

معجزہ ۵

محمد کا فرزند تھا جو علے
یہ مشہور ہے اوس سے اہل حیا

کہ اک مرد مومن تھا اہل وفاق
کہ تھا ساکن سرزمین عراق

روانہ کیا اوسنے کچھ مال و زر
سوئے صاحب الامر عالی گہر

امام زمان نے کیا اوسکو رد
کہ ہے غیر کے حق کا اتلاف بد

لکھا اوسکو خط مین یہ شہ نے جواب
کہ کر دل مین اپنی طرف سے حساب

اسی مال مین چار سو ہین درم
کہ بے شبہ ہین وہ حق ابن عم

حق اوسکا جو ہے پہلے بھیجا اوسے
رہے پیش حق تا نہ دعوی اوسے

گیا پاس اوسکے جو وہ کردہ مال
ہوئی مرد مومن کو تفتیش حال

کیا غور اوسنے جو حد سے سوا
تو آخر کیا اوسنے ثابت ہوا

کہ تھا اوسکی قبضے مین اک بیت شک
حق ابن عم اوسمین تھا بیشک

دیا تھا نہ حصہ اوسے لاکلام
تھا سب ہوا تو زیادہ نہ کم
جو آگاہ وہ ہو چکا حال سے
کیا فرض اوسکا بہ رغبت ادا
رہا پاس اوسکے بقیہ جو مال
گیا شاہ نے مال اوسکا قبول
کیا تھا اوسے خود تصرف تمام
وہ مقدار مین چار سو تھے درم
نکالا حق ابن عم مال سے
سبکبار بار گران سے ہوا
وہ بھیجا مظفر دستہ خوش خصال
ہوا اوسکو اوج سعادت حصول

معجزہ

علی محمد سے مرقوم ہے
کہ تھا ابن صالح جو مرد جوان
گیا شہر بغداد مین ایک سال
روانہ جو ہونے لگا کاروان
گیا صاحب الامر کے پاس مین
کہا شہ سے ہوتا ہون مین بھی روان
ہوے تھے جو حضرت بھی سد راہ
تردد رہا مجکو دس بیس روز
ہوا پھر یہہ حکم امام زمان
چلا مین جو حضرت کی ارشاد سے
یہی مجکو آتا تھا ہر دم خیال
۴ بتیقن سے تشکیک معدوم ہے
وہ کرتا ہے یون نقل تازہ بیان
ضرورت تھی در پیش مجکو کمال
اوس اقلیم سے جانب نہروان
کرون دفع تا دل کا وسواس مین
سوے نہروان ہمرہ کاروان
ہوے دل مین واقع ہوا اشتباہ
توقف کیا مین نے بائیس روز
کہ ہو چار شنبہ کو بہا نسے روان
سوے نہروان شہر بغداد سے
کہ تا کاروان ہی ہو پہنچا محال

مگر یاہیر تھا جو فرمان شاہ / ہوئی چند ساعت میں لیٹے وہ راہ
ہوا آگے وارد اود مصر کاروان / اود مصر میں ہوا داخل شہروان
فروکش ہوا قافلا ہر طرف / دیا میں نے اشتر کو اپنے علف
عنایت سے شہ کی کوئی راہ بھر / نہ پہنچا مجھے اوس سفر میں ضرر

(معجزہ)

وہ فرزند شاہ وان محمد بنام / روایت یہہ کرتا ہی اک خاص و عام
کہ اک تھیلے میں پاس میرے درم / ہوئی مجتمع پانچ سو بیس کم
لکھی تھی نہ مد نظر زینہار / کیا ایک مدت تلک انتظار
کہ پورے جو ہوں پانچ سو وہ درم / تو بھیجوں حضور امام امم
درم بیس اپنے زر و مال سے / ملائے بہم اوسمیں اضافہ کئے
غرض ہو چکے جب وہ پورے درم / تو بھیجے سوئے شاہ عالی ہمم
نہ لکھا مگر یہہ سمجھکر فضول / مرے مال سے بیس کا ہی شمول
رقم کی یہہ حضرت نے مجکو رسید / کہ پہونچا زر مرسلہ اے سعید
مگر ہم ہیں واقف اس احوال سے / کہ ہیں بیس اوسمیں ترے مال سے

معجزہ

علی نامور راوی معتبر / حسین یمانی کا ہے جو پسر
فصیحوں میں ہے وہ نہایت فصیح / روایت یہہ کرتا ہی ظاہر صحیح
کہیں شہر بغداد میں تھا مقیم / اوس اقلیم آباد میں تھا مقیم
کیا قافلے نے وہاں سے سفر / مجھے ساتھ جانا تھا مد نظر
کلھا میں نے سوے امام زمان / کہ ہوں ساتھ اس قافلے کی روان

ہوا اسطرح مجکو حکم امام
نجا ساتھ اس قافلے کے نجا
کیا مین نے آخر کو ترک سفر
کہ تھی ایک قوم بنو حنظلہ
جو کچھ مال و اسباب تھا لٹ گیا
کیا مین نے پھر شاہ سے یہہ بیان
کرون ساتھ اس قوم کی مین سفر
کہا شہ نے یہہ بھی مبارک نہین
رہا اوس ارادے سے بھی باز مین
گیا جبکہ تھوڑا سا عرصہ گذر
کہ قوم ہوازن نے غارت کیا
نہیں شک جو دنیا مین اوسکو غلط

مناسب ہے کوئی دن یہین تیرا قیام
نہیں یہہ سفر تیرے حق مین بجا
ملی بعد چندے یہہ مجکو خبر
ہوئی آگے سندرہ تھا قافلہ
سر راہ وہ قافلہ لٹ گیا
نہ پہونچی ہین کچھ کشتیان ادہر ان
اگر میرے حق مین نہو کچھ ضرر
مناسب ہے مجھکو یہین ہولین
سمجھتا تھا وہ حکم اعجاز مین
سنین کشتیونکی یہہ مین نے خبر
غریبون کو یا سبہ غارت کیا
جیسے قول حضرت یہہ ہی کچھ محل

معجزه

9
علی محمد یہہ کہتا ہے اب
مرے گھر مین پیدا ہوا ایک پسر
طہارت اسے دون کہین حجاب
ہوا سا تو مین آٹھوین روز وہ
لکھی مین نے شہ کو خبر موت کی
لکھا شہ نے مجکو نکر اضطراب

وہ تو تھی تھے ارشاد حضرت کے سب
لکھا مین نے اے شاہ جن و بشر
ندی شاہ دین نے یہہ لکھا جواب
عدم مین ہوا وہ تو بعد افرین
مصیبت سب اوس طفل کے فوت کے
کریگا خدا رحم تجھپر شتاب

نہایت تجھی ہوگا جلدی یسر — کہ جعفر ہے نام اوسکا ای خوش سیر
ہوا تھا جو کچھ حکم شاہ عرب — ہوا بعد چندے وہی حال سب
زہے قول شاہِ جہانگیر کے — کہ گنجینے ہیں راز تقدیر کے

معجزہ

مفید اب یہہ لکھتے ہیں اپنے شاد ہیں — تفاوت نہیں اسکے اسناد میں
کہ پیدا ہوئی با صد اقبال و جاہ — شب نیمۂ ماہ شعبان شاہ
سنین سال ہجرت تھی انکے بیچ — کہ تھی دو صد اور پنجاہ و پنج
ہوئی عمر جب عسکری کی تمام — تو تھے پانچویں سال میں وہ امام
سماۃ نرجس تھیں حضرت کی ماں — بزرگی میں عصمت میں مریم نشان
رہے رتبۂ شاہ والا مقام — ہوئی گود کے میں مہدی و امام
ہوئے چشم عالم سے غائب مگر — دہ و نہ بعد وفات پدر
کرینگے کسی وقت حضرت ظہور — کہ ہوجائیگا ظلم عالم سے دور
جہاں میں ہیں وہ شاہ عالی وقار — قیامت تلک حجت کردگار
کسی نے یہہ باقر سے آکر کہا — کرو نام قائم سے آگہہ شہا
کہا سرور دین نے اوس سے خموش — کہ چاروں طرف دشمنوں کا ہے جوش
غرض غیبت شاہ دنیا و دین — ہے اک اولیں دوسری آخرین
جو سو غیبت اولیں کی ہیں سال — تو آخر کی گنتی ہے امر محال
رہا غیبت اولیں میں یہہ رنگ — سفیروں کی دل تھی نہ اسد رہ تنگ
جو ارباب تھے صاحب اختصاص — پہنچتی تھی وہ تا بدرگاہ خاص

جو صاحب ثنا تھے عقیدت پناہ
کتاب عقیدت بن بابویہ
تو وا آیہ فرما گئے ہیں صحیح
وہ کہتا ہے یوں ایک دن بالضرور
یہ کی عرض یا شاہ دین و ملک
کسی معتمد کا نشان مجکو دو
کہا شہ نے بوعمر ہے معتمد
ہوئی بوالحسن سے جو خالی زمین
کیا میں نے اوسکو بھی پہلا سوال
کہ بوعمر ہے معتمد بے گمان
غرض پائی بوعمر نے جب وفات
ہوا بادشاہ زمن کا وکیل
ہوئی قائم آل حسیم نشان
رہا تب بھی وہ متقی واسطہ
محبوں کے اکثر سلام و پیام
غرض وہ بھی جس وقت ہالک ہوا
گیا جب زمانے سے وہ بھی گذر
یہ چار ون کہلان شاہ زمان
سفارت تھی چاروں کی سکو قبول

او حصین اکثر آتا تھا فرمان شاہ
ور علم و حکمت بن بابویہ
کہ ہے احمد اسحاق راوی فصیح
گیا میں جناب نقی کے حضور
پہنچتا ہوں مشکل سو میں تم تلک
کر پوچھا اگر وان میں جو مقصود
سمجھ قول کو اوسکے بے شک سند
حسن بعد اونکے ہو شاہ دین
لگے کہنے مجھ سے شہ خوش خصال
کہے جو سمجھ تو ہماری زبان
محمد پسر اوسکا عالی صفات
زمانے کا شہ کی طرف سے کفیل
تہ ابر خورشید اعظم نہان
وہی درمیان تھا فرخ واسطہ
وہ پہنچاتا تھا پیش شاہ انام
حسین ابن روح اوسکا مالک ہوا
علی محمد ہوا تا سر بسر
رہے ایک مدت تلک درمیان
کہ تھی شیعہ جانشین رسول

با محمد خجستہ صفات
یہہ فرمان مہدی نے پایا صدور
علی محمد حشم دار ہو
چھٹے دن جہاں سے تری ہو وفات
بہت تجھ پہ ہی لطف پروردگار
یہی ابتدا سے کسی کو نہ کر
یہہ غیبت ہے کبری بحکم خدا
نہاں اب رہیگا امامت کا نور
بھریں گے قساوت سے دل پر غبار
جو آیا یہہ فرمان شاہ امم
یہہ کہتا ہے راوی کہ روز ششم
علی محمد وہ شہ کا سفیر
یہہ پوچھا کسی نے دم احتضار
کہا تو زبانسے یہ اوسنے کہا
یہہ کہکر جہاں سے روانہ ہوا
وہ احمد جو اسحاق کا تھا پسر
کہ ایک دن گیا میں حضور حسن
ارادہ تھا دل میں کہ پوچھوں یہاں
سمجھکر وہ سلطان روشن ضمیر

زبانسے ہی کرنے لگا عسکری بات
سنیں اوسکے مضمون کو اہل شعور
قریب آچکی موت ہشیار ہو
کہ شش روز میں اس جہاں سے چلے..
کہ تیرا ہے سب ہو منقطع شمار
کہ مسدود ہو اب سفارت کا در
گئی صبح چھٹا ہے وقت مسا
کہ تنگ کسی کا وقت تجھ پر ظہور
نکالیں گے ہم راست عدل کا داد
ہوا ہم مشغول کو ٹرا رنج و غم
ہوا اما یہہ عیش عالم سے کم
ہوا عازم جنت دلپذیر
سفارت نے اب کسی نہ پایا قرار
کہ دست خدا میں ہے کار خدا
یہہ پیش غم سے زمانہ ہوا
وہ دنیا ہے وہ صدق آئین خبر
کہ جو عسکری تھے امام زمن
خلف کون ہے اس شہ کا ثبات
سخن مجھ سے کرنے لگے دل پذیر

کہ ہے قدرت حق تعالیٰ مبین
پئے شفیع الشان جن و ملک

کہا میں نے سچ ہے امام انام
سنو خانہ حضرت عسکری تب روان
سہ سالہ تھا اک طفل پاکیزہ رو

کہا مجھ سے لے تیرے جاگے نصیب
نہایت ترا بخت یاور ہوا
مرا جانشیں ہے محمد ہے نام
رہیگا یہہ کودک میان جہان
بہت مدت غیبت اسکی ہو طول
جو منکر ہو اسکا وہ ہے بد نہاد
کہا میں نے اے شاہ دنیا و دین
اب ایسا کوئی امر پائے ظہور
ہو اطمینان یہہ پارہ گرم بیان
کہ میں نے بقیہ حق پاک کا
زبان سے یہہ جسوقت کہنے لگا تیغ
بھر دیگا یہہ سارا جہان عدل سے
یہہ کہتا ہے راوی جو دیکھا یہہ حال
گیا پھر پس امام زمان

رہیگی نہ حجت سے خالی زمین
خلیفہ خدا کا ہے بخشش الٰہ

تمہارا ہی اب کون قائم مقام
سراپا ہو مجھ پر شناسا جہان
قمر جسکا اک بندہ حلقہ بگوش

تو مجھ پہ لطف خدا ہے عجیب
کہ دیدار اسکا میسر ہوا
محمد کی سیرت ہے اسکی تمام
نظر کیطرح سے نظر سے نہان

یہہ ہے امتحان بہر اہل قبول
مقر ہو جو اسکا وہ ہے رستگار
مجھے چاہیے کچھ نشان مبین
کہ شبہہ مرے دل کا ہو جاے دور
بیان اسکا ملک عرب کی زبان
کل سر سید فہم و ادراک کا
گرا دیگا خون عدو سے تیغ
جہان ہوگا باغ جنان عمل سے
پھر اب پائے خوشی تھی کہاں
کیا شاہدین نے یہہ مجھ سے بیان

نہایت تھا اقبال تیرا رسا ۔ کہ ستر نہان تجھ پہ ظاہر ہوا
رہی تجھکو یہ بیر اظہار سے ۔ کہ حال عدا سے عنید ابہے

معجزہ

وہ احمد جو ہے راوی معتبر ۔ پدر اوسکا عبد اللہ نامور
یہ کہتا ہے جب بو محمد حسن ۔ ہوئی جانب خلد پہ تو فگن
ہوا حاضر وقت میں اشکبار ۔ جگر قرۃ شاہ دین سے فگار
دکھائی کسے یہاں جو یہ بیکسی ۔ جنازہ پہ تھے سی و نہ آدمی
کوئی نوحہ گر تھا کوئی نوحہ خوان ۔ ہوا ناگہان ایک کودک عیان
بمقدار وہ مشت بوٹا سا قد ۔ شفاعت کی گیسوے مشکین سند
چھپے ہوے پیرہن میں نہال ۔ بدن اوسکے گل برگ گل پیرہن
جو بیٹھے تھے اوس جا صفا دیکھا ۔ اوٹھی بہر تعظیم سے اصفیا
کسی کو نہ مفہوم ہرگز ہوا ۔ کہ ہے کون یہ کودک مہ لقا
جنازے کی پڑھنے لگا وہ نماز ۔ ہوے مقتدی صاحبان نیاز
جو حاضر تھے وان سب نے کی اقتدا ۔ ہوئی طاعت رب باری ادا
فراغ اوسکو جس وقت حاصل ہوا ۔ وہ پھر دوسرے گھر میں داخل ہوا

معجزہ

سنو شیخ طوسی سے نقل صحیح ۔ تھے بیرون خانہ میں تھا فصیح
کہ تھا یوسف جعفری ایک مرد ۔ تھا نام اوسکا ایسک مرد
روایت یہ کرتا ہے وہ شکار ۔ کہ تھی میری نانی میں جا قرار

سے سال اوس جلبہ کے چکا تھا قیام
ہوئی ایکدن درمیان سفر
بین محمل سے اوترا کے پڑھو نماز
مجھے اور اک محمل آیا نظر
سو وہ بہت خوب اوسکا جمال
ہوا وقت یاب حیرت جو باز
ہوا حرف زن مجھ سے چار و نچین ایک
نہیں یاد تجھکو سجدہ آلہ
کہا مین نے یہ تو کرو جلوہ گر
وہ بولی کہ ہے یہ مجھے آرزو
جو ہین صاحب عصر تیرے امام
کہا مین نے کیا اس سے بہتر ہے بات
بتایا مجھے اوسنے چار و نچین ایک
بتا کر مجھے یہ کیا یہ کلام
کہا مین نے تب مجھہ نشان چاہیے
وہ بولی کہ اچھا یہہ ہوگا ابھی
مجھے تو اگر ہو زمین سے روان
وگرنہ یہہ محمل ہمیان ہوا
کہا مین نے دونون دلیلین ہین بہت

ہوا رہ سپر جانب ملک شام
قضا مجھ سے سہواً نماز سحر
کروں دشت دین ولایت سے نیاز
کہ تھی اوس مین چار آدمی جلوہ گر
ہوا دیکھکے اونکو حیران کمال
رہا مجھ پہ باقی نہ شک نماز
کہ کیون یہ سراسیمہ ہے اے مرد نیک
خلاف اپنی مذہب کے چلتا ہے کیا
ہوئی ہمکو مذہب کی کیونکہ خبر
مشرف ہو دیدار سے جلدی تو
زیارت کرے اونکی اے نیک نام
کہ دیدار مولا ہے آب حیات
کہ تھی شکل ویسی ہی چار و نچین ایک
کہ یہہ ہین ترے مقتدا و امام
دلیل امام زمان چاہیے
کہ اعجاز ہوگا ہویدا ابھی
یہہ اشتر یہہ محمل ہوے آسمان
اودری ہشت اشتر ہوکر جدا
سواری ہین یہہ پیش ہم دوستو

وہ اشتر بکایک حضور نظر ۔۔۔ اوڑا صورت طائر تیر پر
اوسی شخص نے پھیر لیا تھا کام ۔۔۔ اشارہ کیا مجکو سوئے امام
جو کی غور سے میں نے اوس پر نگاہ ۔۔۔ وہ تھی گندمی رنگ وہ میں سیاہ
چمکتا تھا چہرہ وہ مثل قمر ۔۔۔ جبیں پر تھا سجدہ کا ظاہر اثر

روایت یہہ لکھتے ہیں ایسا یاد ہے
کہ کہتا ہے اک راوی باصفا
جو کی جانب راستی نے نظر
عیاں سطوت و عظمت اقتدار
سخن اوسکا شیریں تھا مثل شکر
کسی سے وہاں میں نے پوچھی یہہ بات
وہ کہنے لگا ہے یہہ ابن بتول
نکلتا ہے ہر سال یہہ ایک دن
ادب سے گیا میں تب اوسکے قریب
یہہ کی عرض اے نخل باغ صفا
ہوں تمسے یہہ صرف ہمت تجھے
سوال اوسنے جس وقت میرا سنا
میں باہر جو نکلا تو صاحب تمیز
کیا میں نے منتی کو اتنی جو دا

صفا پیشہ تھا اور با ادب با الہ
کہ کرتا تھا میں طوف بیت خدا
تو دیکھا جوان ایک رشک قمر
جہان کرد بالی کی صورت تمام
گراتا تھا یاقوت لب سے گہر
کہ ہے کون یہہ زبدۂ کائنات
زمانے کو ہے قول اسکا قبول
اسیطرح ہوتا ہے محفل فروز
ہوئے مجھے بیت اور جاکے نصیب
تمہی سے ہے التماس دعا
کرو دعا جس سے ہدایت مجھے
سکھے سنگریزے مجھے کچھ عطا
ہوئی گرد میرے کہ کیا ہے یہہ چیز
تو وہ سنگریزے تھے یا لعل طلا

چلا خانہ کعبہ سی شاد و شاد ہوا خوش کہ دل کی بر آئی مراد
سنا پیشہ وہ مرد مانند ماہ ملاقی ہوا مجھ سے با بین براہ
کہا اب ہوئی مجھ پہ حجت تمام گیا سنتے ہی دل سی سہنے کلام
مین ہون کون تو جانتا ہی مجھکو ادھر دیکھ بھیجا سنا ہی مجھے
کہا مین نہ واقف ہون حضرت نہیں میسر کبھی کی زیارت نہیں
کہا شاہ نے دیکھ مجھکو عیان مین ہون مہدی دین امام زمان
جو غیبت کی مدت گذر جائیگی عدالت سی سب خاک بھر جائیگی
ستم کو کرونگا زمانے سی دور ظہور عدالت ہی میرا ظہور
جہان حجت حق سی خالی نہین زمین نور مطلق سی خالی نہین
یہ کہتا ہی راوی بصدق و ثبات ہوا مجھ پہ جب یہ در فیض بات
مجھے یاد ہی یہ زروی ادب اکٹھے تین سو سال ہجرت کی تب

خاتمہ

ہوئی ختم یہ مثنوی شکر رب کہ ذکر ائمہ مین ہے سب کی سبب
چھپے کیون نہ سچے سے مین فوق قلم ہوئے معجزات ائمہ رقم
لکھے جو ملے اوسکو بیشک ثواب کہ ہی مدح آل رسالت مآب
پڑھے جو ملے اوسکو دار السلام کہ ہی وصف آل پیمبر تمام
لکھو سکھے میں سطر راہ نجات سب اسرار ائمہ کے ہین معجزات
لکھی اسلیئے نظم یہ صاف صاف کہ منظور تھا کچھ نہ لاف و گزاف
بکھانتا ہی وقت کی اہل فہم سخن خاص وہ ہی جو ہو عام فہم

کتابوں میں جو دیکھا لکھا جسقدر
نہیں اسمیں دخل طبیعت سے کام
کریں قائم آل احمد قبول
اگر ایک بھی شعر منظور ہو
پڑھے اسکو جو شیفتہ مرتضے
کرے میرے حق میں دعا نجات
الٰہی بحق رسول کبیر
الٰہی بحق علی و ولی
الٰہی بحق جناب بتول
الٰہی بحق امام حسن
الٰہی بحق امام حسین
الٰہی پئے حق زین العباد
الٰہی پئے باقر مقتدا
الٰہی پئے جعفر حق سرشت
الٰہی پئے موسی نیک ذات
الٰہی بحق امام رضا
الٰہی بحق امام تقی
الٰہی بحق علی و نقی
الٰہی پئے عسکری شاہ دین

کیا ترجمہ میں و عن سر بسر
جو دیکھا لکھا لکھہ دیا وہ تمام
تو ہو خلعت فخر مجھکو حصول
لی مغفرت مجھکو منشور ہو
یہہ اوس مرد مومن سے ہے التجا
کہ ہو مہربان خالق کائنات
حکیم و رحیم و بشیر و نذیر
کہ اعجاز انکے ہیں سب پر جلی
سرور دل و نور چشم رسول
کہ ظاہر ہے حضرت کا خلق حسن
شفیع قیامت شہ مشرقین
امام ہدا اختر راہ رشاد
کہ جن و ملائک کے ہیں پیشوا
کہ ہیں قاسم سلسبیل بہشت
صفات محمد ہیں جنکے صفات
کہ ہیں آئینہ دار صدق و صفا
کہ ہیں زاہد و عابد و متقی
کہ اسلام ہے دوستی نقی
کہ وہ گیارھوین ہیں امام مبین

الٰہی بلائے جہدی یا صفا | کہیں صاحب العصر دم مقتدا
اونھون نے ہین مانے سے با اعتقاد | رہی نزع کے دم آخر کی یاد
گنہ عفو آسان ہو نزع و حشر | شفاعت کریں جو ائمہ اثنا عشر
اسے میری دنیا میں بھی آبرو | کہ بر آئے سے التجا آرزو
بخشیں خاک شفا میں ملے | کہ مدفن مجھے کربلا میں ملے
رہیوں شر اعدا سے محفوظ ہیں | بلیات دنیا سے محفوظ ہیں
وہ نواب ذی جاہ والا ہمم | کہ یوں نام نامی ہے جنکا رقم
ملے لفظ امداد سے گر حسین | تو اظہار ہو اسم با زیب و زین
الٰہی الٰہی سلامت رہیں | با اقبال و با جاہ و حشمت رہیں
نہ تنہا یہ دنیا کی دولت ملے | انھیں ملک عقبیٰ کی دولت ملے
اسیر سخن سنج اب ہو خموش | کہاں تک کہاں تک طبیعت کا جوش

زبان قلم سے دم اختتام
صدا آ رہی ہے کہ بس والسلام

تمت

در ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق نومبر ۱۸۹۴ء مقام لکھنؤ محلہ فراش خانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع اثنا عشری سید عابد علی مالک دفتر اخبار

اطلاع

یہ کتاب معارج الفضائل شیعہ گروہ کے واسطے چھپی اہل سنت ہرگز خرید نہ فرمائیں اور نہ دیکھیں فقط

راقم سید عابد علی رضوی مالک و مہتمم مطبع وزیر گنج

